نوادرات محدث اعظم پاکستان

جلد اول

محمد جلال الدین قادری

زیر سعادت

محمد لطیف شاہ نازی کھاریاں ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوادرات

محدث اعظم پاکستان

جلد اول

محمد جلال الدین قادری

دارِ سعادت
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

نام کتاب: نوادرات محدث اعظم پاکستان (جلد اول)
حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز
مؤلف: مولانا محمد جلال الدین قادری
زیر سرپرستی: پیر طریقت قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
زیر نگرانی: مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ: مفتی محمد محمود احمد
خصوصی معاونت: مولانا قاری محمد حبیب احمد و مولانا غازی محمد مسعود احمد
ناشر: مولانا قاضی حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
محلّہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات
ہدیہ: -/[illegible] روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى بَدْرِ التَّمَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الظَّلَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى شَفِيْعِ جَمِيْعِ الْاَنَامِ

يَااِمَامَ الرُّسُلِ وَيَاسَنَدِىْ

اَنْت بَابُ اللّٰهِ وَمُعْتَمَدِىْ

فَبِدُنْيَاىَ وَبِاٰخِرَتِىْ

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِىْ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	تقریظ از استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور	10
2	عرض مؤلف	11
3	عرض ثانی	14
4	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا خاندان اور بچپن کے حالات	15
5	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے کردار کی چند جھلکیاں	25
6	احکام شریعت کی پاسداری	26
7	تلامذہ پر کرم نوازی	33
8	شہرت سے نفرت	40
9	کتب دینیہ کا ادب واحترام	45
10	اولیاء اللہ کا ادب واحترام	48
11	حاضر جوابی	55
12	انداز تبلیغ وتربیت	61
13	شیخ الحدیث......مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد	72
14	فوائد حدیثیہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے چند مثالیں	77
15	صحیح بخاری جلد اول	124
16	العلوم الغیبیۃ وغیرھا	124
17	فیہ الاختیار والفضائل	143

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
18	حاضر وناظر	158
19	کرامات ومعجزات	163
20	اصول حدیث، اسماء الرجال، تقلید شخصی وغیرہ	170
21	فضائل صحابہ واہل بیت	180
22	صحیح بخاری جلد دوم	195
23	صحیح مسلم جلد اول	253
24	صحیح مسلم جلد دوم	265
25	نسائی شریف جلد اول	291
26	نسائی جلد ثانی	312
27	سند اجازت جمیع سلاسل وخلافت امام احمد رضا بریلوی، بنام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی، محررہ ۱۸، ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۸، اکتوبر ۱۹۱۵ء	314
28	سند اجازت جمیع سلاسل وجمیع علوم دینیہ وخلافت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری نوری بریلوی، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۵۹ھ	318
29	سند اجازت جمیع سلاسل وجمیع علوم دینیہ وخلافت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفی رضا خان قادری بریلوی، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ	319
30	سند اجازت صحاح ستہ ومرویات شیخ العلماء محمد الحافظ التیجانی، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، محررہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	320

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
31	سند اجازت جمیع احادیث ومرویات شیخ المحدثین عمر حمدان المحرسی (مجاز امام احمد رضا بریلوی)، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۴۶ء	321
32	سند اجازت طریقہ وحاضری مزار حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال محررہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ	
33	سند اجازت احادیث وجمیع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا محمد سعید، مانگٹ، ضلع گجرات محررہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	322
34	سند اجازت احادیث وجمیع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا عبدالقادر، مانگٹ، ضلع گجرات محررہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	323
35	سند اجازت احادیث وتذکرہ خصوصی امتیاز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا محمد سعید، مانگٹ، ضلع گجرات محررہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	324
36	سند اجازت وامتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا عبدالقادر، مانگٹ، ضلع گجرات محررہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	325
37	سند اجازت احادیث وجمیع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات، محررہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ	326

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
38	سند اجازت احادیث وامتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات محررہ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ	327
39	سند اجازت احادیث ومرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام محمد جلال الدین قادری، چوہدو، ضلع گجرات (مولف اوراق ھذا) محررہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ	328
40	سند اجازت قرات دلائل الخیرات ۰ الاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال محررہ ۶ شوال المکرّم ۱۳۷۸ھ	329
41	سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا عبدالرشید محررہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ	329
42	سند اجازت قرات دلائل الخیرات شیخ الدلائل احمد بن محمد رضوان المدنی، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۲۲ ذی الحجہ	329
43	سند اجازت مرویات وسلاسل طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا ابوالمعالی معین الدین شافعی محررہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۶ھ	330
44	سند اجازت اوراد برائے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ	331

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
45	سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا محمد عبدالغفار ظفر محررہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ	332
46	سند طریقہ بیعت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا ابوداؤد محمد صادق، گوجرانوالہ محررہ (غالباً) محرم الحرام ۱۳۷۴ھ	333
47	سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام صوفی اللہ رکھا، سراجی، دیال گڑھی	334
48	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی، بنام مولانا محمد سعید، مانگٹ، ضلع گجرات محررہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	335
49	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی، بنام مولانا عبدالقادر، مانگٹ، ضلع گجرات محررہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	336

﴿تقریظ﴾

از استاذ العلماء مولانا **محمد عبدالحکیم شرف** قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

محقق اساتذہ اور مدرسین کا عام طور پر یہ معمول رہا ہے کہ جو کتابیں ان کے زیر درس ہوتی تھیں ان پر جہاں ضرورت محسوس کرتے وضاحتی نوٹ لکھ دیتے تھے' امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ چونکہ عبقری شخصیت تھے اس لئے انہوں نے مختلف کتابوں پر لکھے ہوئے نوٹس الگ کاپیوں پر نقل کرالئے تھے' اس کا عظیم فائدہ یہ ہوا کہ وہ نوٹس ہم تک بھی پہنچ گئے ورنہ پوری کی پوری کتابیں کسی طرح ہم تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے عظیم محدث تھے' انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے میں صرف کیا' احادیث مبارکہ سے اہل سنت کے عقائد و مسائل کے استنباط کا انہیں حیرت انگیز ملکہ تھا' راقم کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں پر ضرور خصوصی نوٹس لکھے ہوں گے' لیکن خواہش کے باوجود ان کتابوں تک رسائی نہ ہو سکی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے' چند روز پہلے حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی (کھاریاں) کے صاحبزادے عزیزم محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور نے مجھے فوٹو سٹیٹ کے چند صفحات دیئے اور بتایا کہ یہ ''نوادرات محدث اعظم پاکستان'' کا ایک حصہ ہے' مجھے اتنی خوشی ہوئی جتنی متاع گم گشتہ کے مل جانے سے ہوتی ہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی طویل عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں' لیکن ان کی ہمت مردانہ انہیں مسلسل مصروف عمل رکھتی ہے' ان دنوں وہ احکام سے متعلق آیات قرآنیہ کی تفسیر بھی لکھ رہے ہیں' اور ساتھ ہی وقت نکال کر ''نوادرات محدث اعظم پاکستان'' کی شرح اور ان کا پس منظر بھی لکھ رہے ہیں' اللہ تعالیٰ ان مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عوام وخواص کے لئے فائدہ مند بنائے' اور حضرت مولانا کو صحت و تندرستی کے ساتھ ''تفسیر احکام القرآن'' مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

﴿عرض مؤلف﴾

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم الامین وعلی اله وصحبه واتباعه اجمعین الی یوم الدین

شوال' ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ/ نومبر ۱۹۷۴ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام اہل سنت و جماعت لائل پور (اب فیصل آباد) میں علمائے کرام نے بڑی شدت سے محسوس کیا کہ نبراس المحدثین شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز بانی و مہتمم جامعہ مذکورہ کے سوانح حیات جدید انداز میں جمع کئے جائیں' چنانچہ علمائے کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ متفرق مواد جمع کرنا اور اسے جدید انداز میں ترتیب دے کر ایک مکمل سوانح حیات کی شکل میں پیش کرنا تھا' حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت اور سوانح کے بارے میں اس سے پہلے بھی چند کوششیں ہوئیں اور چند کتابچے بھی شائع ہوئے مگر مکمل سوانح حیات کی تدوین کی ضرورت باقی رہی۔

سن مذکور میں پاکستان کے قومی روزناموں نوائے وقت' جنگ' مشرق وغیرہ اور دیگر رسائل و جرائد میں یہ اعلان شائع کرایا گیا کہ جس کے پاس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت' احوال و آثار اور کرامات وغیرہ کے بارے میں جو معلومات ہوں یا تاریخی و سوانحی مواد ہو وہ جامعہ رضویہ میں پیش کر دے' مضامین اور ذاتی یادداشتوں پر مشتمل تحریریں جمع ہونی شروع ہوئیں' مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اعلیٰ علمی و روحانی شخصیت کے پیش نظر جس بھرپور تعاون کی ضرورت تھی وہ میسر نہ آسکا' جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تحریریں' یادداشتیں اور مضامین جامعہ رضویہ میں پڑی رہیں' ان سے سوانحی تذکرہ مرتب کرنا ممکن نہ ہو سکا۔

علاوہ ازیں چند علمائے کرام نے ذاتی طور پر ہمت کی اور حضرت موصوف کے سوانح حیات کو جمع کرنے کا عزم کیا مگر ان کی ہمتوں نے ان عزائم کا ساتھ نہ دیا' نتیجۃً ان کی یادداشتیں اور ان کے پاس جو بھی سوانحی مواد تھا وہ ابھی تک اسی حالت میں پڑا ہے' حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سوانح اور تذکرہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب ان یادداشتوں اور دستاویز سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

محرم الحرام ۱۴۰۴ھ/ اکتوبر ۱۹۸۳ء میں پیر طریقت الحاج پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی خلف اکبر و خلیفہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بھرپور تعاون' مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کے اصرار پر ''محدث

اعظم پاکستان'' کی تدوین کا سلسلہ شروع ہوا' جو بحمدہ تعالی چند سالوں کی کوشش کے بعد دو ضخیم جلدوں کی شکل میں منظر عام پر آیا' اس تذکرہ کی تدوین میں بہت سے علمائے کرام اور احباب نے علمی تعاون فرمایا' تذکرہ کو جدید انداز میں مرتب کرنے اور متعلقہ سوانحی مواد کی فراہمی میں حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسی امرتسری چشتی ضیائی نے بے مثال تعاون فرمایا' مولا کریم ان سب حضرات اور احباب کو جزائے خیر دے۔

اسے اتفاقی حادثہ کہیے یا میری خوش بختی کہ ''محدث اعظم پاکستان'' کی تدوین و ترتیب کے دوران ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء جمع ہونے والے سوانحی مواد سے فقیر غفرلہ لقدیر استفادہ نہ کر سکا' کوشش کے باوجود وہ جمع شدہ مواد دستیاب نہ ہو سکا' اب تھوڑا عرصہ پہلے وہ مواد دستیاب ہوا' اس کے مطالعہ کے دوران بعض مفید معلومات حاصل ہوئیں' اور ادھر ''محدث اعظم پاکستان'' کی اشاعت کے دوران بہت سی قیمتی دستاویزات' کتاب کے حجم کے بڑھ جانے کے پیش نظر' شامل اشاعت نہ ہو سکیں' اب ان دو قسم کے تاریخی مواد نے زیر نظر اوراق کی طرف ہمت دلائی' بحمدہ تعالی چند ماہ کی کوشش کے بعد یہ مجموعہ آپ کے سامنے ہے' اس کی افادیت تو قاری کو مطالعہ کے بعد ہی ہو سکے گی۔

اس سلسلہ میں اتنی گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ زیر نظر مجموعہ میں بہت سی دستاویزات اصل قلمی صورت میں ہیں' ان کا عکس بنوا کر' پیش کی جا رہی ہیں' اصل دستاویزات کی تاریخی اور تحقیقی حیثیت اہل علم و نظر سے پوشیدہ نہیں' اس مجموعہ اوراق میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قلمی مکتوبات' فتاوی' سندات اجازت' اوراد و اشغال اور دیگر دستاویزات ہیں' معاصرین کے نام مختلف مکتوبات اور معاصرین کے آپ کے نام مکتوبات کا عکس شامل کیا جا رہا ہے۔

اس مجموعہ کا اہم حصہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائد حدیثیہ پر مشتمل ہے' جو آپ نے اپنے زیر مطالعہ کتب احادیث کے ابتدا میں زائد اوراق لگا کر لکھے ہیں' یہ فوائد علماء اور درجہ حدیث کے طلبہ کے لئے مفید ہوں گے' علاوہ ازیں کسی مسئلہ پر احادیث سے دلائل کے متلاشی حضرات کے لئے یہ ذخیرہ خاصا مفید ہوگا' ان شاء اللہ۔

اس مجموعہ میں چند دستاویزات توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائیں گی' ان کا تعلق دشمنان دین و ملت نصاری اور ہنود سے نفرت و حقارت کی بنا پر ہے' تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت کے کردار کا مطالعہ کرنے والے حضرات کے لئے یہ دستاویزات نہایت اہم ہیں۔

ان اوراق کے جمع کرنے اور ان کی تدوین میں بہت سے احباب اور حضرات نے تعاون فرمایا ہے' بالخصوص

پیر طریقت الحاج قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی زیب آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بے شمار قیمتی دستاویزات مہیا فرمائیں' ان سے استفادہ اور افادہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

محترمی محمد رفیق شاہد القادری منصرم دفتر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی وساطت سے مختلف یادداشتوں پر مشتمل ایک فائل مہیا ہوئی۔

مولانا محمد یونس رضوی' مولانا حکیم گلزار احمد آسی' صوفی گلزار احمد اور آستانہ عالیہ سے وابستہ بہت سے احباب نے بھرپور تعاون فرمایا۔

حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسی امرتسری' لاہور کے پیہم اصرار اور تعاون نے ان اوراق کی تدوین اور ترتیب میں ہمت افزائی فرمائی۔

یہ تمام حضرات شکریہ کے مستحق ہیں' مولا کریم اپنے حبیب لبیب رؤف و رحیم نبی ﷺ کے صدقہ میں ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال والاکرام تو اپنے محبوبوں کے طفیل اس مجموعہ کو امت مرحومہ کے لئے مفید بنا اور فقیر غفرلہ القدیر مؤلف اوراق ہذا کی لغزشوں کو معاف فرما۔ آمین۔

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

کھاریاں

۱۲/ربیع النور ۱۴۱۵ھ

عرض ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب الھدی علی ماھدی

والصلوۃ والسلام علی رسول الھدی وعلی الہ وصحبہ واصحاب الھدی

''تذکرہ محدث اعظم'' دوجلدوں میں پہلی بار ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء منظر عام پر آیا' کچھ وقفہ بعد ''نوادرات محدث اعظم'' کی ترتیب وتالیف سے ربیع النور ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء کو فراغت پائی' اور ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء میں ''کرامات محدث اعظم'' ترتیب پا کر شائع ہوگئی' الحمد للہ علی ذلک۔

''نوادرات محدث اعظم'' کا یہ مجموعہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے' ارادہ یہی تھا کہ یہ مجموعہ جلد منظر عام پر آجاتا' مگر انسانی ارادے تائید ربانی کے بغیر پورے نہیں ہوتے' ہر کام کا وقت مقرر ہے' ''نوادرات محدث اعظم'' کی اشاعت کی ذمہ داری ایک ادارے نے از خود قبول کرلی' اس کا کچھ حصہ کتابت بھی ہوگیا تھا مگر اشاعت کا مرحلہ تاہنوز باقی رہا' بار بار یاد دہانی بھی کام نہ آئی' بالآخر اس ادارے نے اس کی اشاعت سے معذرت کرلی اور مسودہ اور کتابت شدہ صفحات واپس کردیئے' یہ فقیر غفرلہ اس ادارے کے اراکین کا شکر گزار ہے کہ اتنا عرصہ انہوں نے مسودہ کی حفاظت فرمائی اور مکمل حالت میں واپس فرمادیا۔

''نوادرات محدث اعظم'' کی جلد اشاعت کے لئے یہ طے ہوا کہ ضخیم جلد کو دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے اور ایک حصہ ابھی آپ کی خدمت میں حاضر کردیا جائے اور دوسرا حصہ بھی مناسب وقت پر پیش کردیا جائے' اس منصوبہ کی اجازت فضل المشائخ حضرت پیر ابوالفیض قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ العالی سے لینا لازمی تھی' موصوف نے از راہ شفقت اس کی اجازت مرحمت فرمادی' جزاہ اللہ تعالی فی الدارین۔

چنانچہ ''نوادرات محدث اعظم'' حصہ اول آپ کے پیش نظر ہے' دوسرے حصہ کی جلد اشاعت کے لئے بارگاہ رب العزت جل وعلا سے دعا کی درخواست ہے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم

فقیر قادری عفی عنہ

۲۳ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ/ ۷ فروری ۲۰۰۲ء

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کا خاندان
اور
بچپن کے حالات

نبراس المحدثین مولانا ابوالفضل **محمد سردار احمد** قدس اللہ اسرارنا بسرہ النوری مشرقی پنجاب بھارت کے ضلع گورداسپور کے قصبہ دیال گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد چوہدری میراں بخش کاشتکاری کرتے تھے۔ جٹ سیہول کے یہ فرد فرید نہایت محنت سے کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ دیہاتی ماحول کی قباحتوں سے ہمیشہ اجتناب فرماتے۔ یہ خاندان، علاقہ بھر میں، اپنی شرافت، دیانت، محنت، سادگی پاکبازی اور مہمان نوازی جیسی صفاتِ حسنہ کی بدولت ممتاز تھا، غیبت تہمت اور بہتان تراشی نام کی کوئی برائی آپ کے خاندان میں نہ تھی۔ مقدمہ بازی اور باہمی عداوت کا دور دور تک نشان نہیں ملتا، خاندان کے اکثر افراد سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کے دامن سے وابستہ تھے۔ اولیائے کاملین بالخصوص حضور غوث اعظم جیلانی قدست اسرارھم کی محبت اور عقیدت نے خاندان بھر کو محبت، مودّت اور وقار کا مظہر بنا رکھا تھا۔ [1]

[1] حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے خاندانی حالات درج ذیل حضرات کے بیانات

(حاشیہ)

اور قلمی یادداشتوں سے ماخوذ ہیں۔

ا۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای۔ایس۔ I) سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب، مقیم ناظم آباد فیصل آباد۔ محررہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء، مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ب۔ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک ۴۲ آر، بی باہمنی والا فیصل آباد۔ محررہ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ج۔ قلمی یادداشت محترمہ حرمت بی بی زوجہ چوہدری نعمت علی دیال گڑھی مقیم چک ۵۶ آر بی فیصل آباد محررہ ۳ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

د۔ قلمی یادداشت چوہدری محمد حسین دیال گڑھی مقیم مغل پورہ لاہور مخزونہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ہ۔ روایت چوہدری محمد اسمٰعیل برادر خورد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مقیم فیصل آباد

و۔ روایت چوہدری بشیر احمد دیال گڑھی، مقیم فیصل آباد۔

ز۔ روایت صوفی اللہ رکھا سراجی دیال گڑھی، مقیم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

یہ حضرات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے ہم وطن اور ہم عمر ہیں۔

[2] روایت چوہدری محمد اسمٰعیل سراجی برادر خورد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز۔

[3] قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب مقیم فیصل آباد۔ محررہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

[4] قاضی الحاجات، مرتبہ پروفیسر بشیر احمد قادری لاہور (قلمی) ص ۲۶۱

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے والد ماجد چوہدری میاں بخش چشتی علیہ الرحمہ قریباً بچاس بیگھہ مزروعہ اراضی کے مالک تھے۔ اِس میں سے نصف زمین چاہی تھی اور اتنی ہی بارانی تھی[1] یہ زمین نہایت زرخیز تھی۔ اِس میں عمدہ فصل اور اعلیٰ قسم کا کماد پیدا ہوتا تھا۔[2]

چوہدری میاں بخش علیہ الرحمہ کا وصال ۷ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ/ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۸ء بروز پیر ہوا۔[3]

والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے برادر بزرگ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ نے گھر کا انتظام سنبھالا اور بہترین خاندانی روایات کو زندہ رکھا۔ آپ ہمسایوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ بچوں پر شفقت فرماتے، یتیموں کی پرورش میں بڑا اہتمام فرماتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مدرسہ کے ساتھی آپ ہی کی بیٹھک میں آکر مدرسہ کا آموختہ یاد کرتے۔ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ ان سب کے آرام و آسائش کا پورا خیال رکھتے۔ اپنے کھیت سے کماد لاکر ان کو دیتے تاکہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام و دہن کی لذتوں سے بہرہ ور ہوسکیں۔

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد فیصل آباد اپنی قلمی یاد داشت میں لکھتے ہیں۔

"مولوی سردار احمد صاحب بچپن سے میرے دوست تھے ہمارے اور ان کے گھر کے دروازہ کا فاصلہ قریباً پچاس فٹ ہوگا وہ مجھ سے تعلیم میں ایک سال پیش تھے۔ جب وہ دسویں میں تھے تو میں نویں میں تھا۔ رات کو ان کی بیٹھک میں ہم اکٹھے پڑھا کرتے تھے ان کے برادر حقیقی چوہدری حیات محمد صاحب کا ان کی تعلیم و تربیت پر خاص الخاص دھیان رہتا تھا۔ ہر قسم کی ضروریات مہیا کرتے

[5] چوہدری میراں بخش علیہ الرحمہ کی اولاد کی تفصیل "محدثِ اعظم پاکستان" جلد اول مطبوعہ لاہور میں خاندانی حالات کے باب میں موجود ہے۔

مرتبہ محمد جلال الدین قادری

تھے۔ بیٹھک میں کماد کی کھوری کا اہتمام کر دیا کرتے تھے اور اس پر صف (چٹائی) مہیا کر دیتے اور چارپائیاں بھی۔[6]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ زہد و اتقا، عبادت و ریاضت اور عفت و عصمت کا پیکرِ نورانی تھیں اسی وجہ سے انہیں بارگاہِ خداوندی میں قربِ خاص حاصل تھا[7] مہمان نوازی، ہمسایہ سے حسنِ سلوک، ایثار اور یتیموں کی دستگیری کے اوصاف کی مالکہ تھیں۔ چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد، فیصل آباد اپنے بچپن کے حالات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میری والدہ صاحبہ، جبکہ میں سات آٹھ سال کا تھا، فوت ہوگئیں اور ان کی (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) اور میری والدہ صاحبہ کی آپس میں محبت تھی۔ لہٰذا میرے ساتھ مولوی صاحب کی والدہ ماجدہ بہت شفقت سے پیش آتیں اور اکثر مجھے کھانا اور ساگ کھلایا کرتیں"[8]

بچہ وہی کچھ کرتا ہے جو اس کے والدین بڑے بہن بھائی اور اساتذہ کرتے ہیں۔ والد ماجد کے انتقال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے اپنی والدہ ماجدہ اور بڑے بہن بھائیوں بالخصوص

[6] قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب محررہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

[7] والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے زہد و اتقا، ریاضت و عبادت اور مہمان نوازی کا تفصیلی بیان "محدث اعظم پاکستان"، جلد اول میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں ہفت روزہ محبوب حق فیصل آباد مجریہ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۳ء ملاحظہ ہو۔

مرتبہ محمد جلال الدین قادری

[8] قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ کو جن روایات کا کاربند پایا آپ نے بھی وہی روایات اپنائیں۔ مہمان نوازی، خلوص للّٰہیت، خود داری، ہمسایوں سے حسن سلوک، برابر والوں سے حسن معاشرت اور ان پر احسان، ایسی صفات حسنہ آپ نے بچپن ہی میں اپنا لیں تھیں، بے ہودہ کھیل سے نفرت، گالی گلوچ سے کلی اجتناب آپ کی فطرت و عادت کا جزو بن چکی تھیں۔ گویا آپ کا بچپن ہی آپ کے بہترین مستقبل کا غماز تھا۔

کھیل اور ورزش کے دوران شریعت مطہرہ کی پاسداری، ستر عورت وغیرہ امور کا لحاظ، بالعموم ان امور کا دھیان نہیں کیا جاتا حالانکہ کھیل اور ورزش سے مقصود تو جسم و جان کی تیاری برائے جہاد ہونی چاہیئے۔ ورزش سے وقت کا ضیاع، فحش حرکات، ستر عورت کی بے باکانہ نمائش اور دولت میں اسراف مقصود نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کے ساتھی مدرسہ کے ساتھی، کھیل کے ساتھی اس حقیقت کو کس وثوق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ان سب برائیوں سے ہمیشہ دور رہتے تھے۔ ہمیشہ اخلاق، حسن سلوک، حسن معاشرت اور شریعت مطہرہ کی پاسداری ملحوظ خاطر رہی۔ یہ سب خداداد صلاحیتوں کے علاوہ خاندانی روایات کا اثر تھا۔

جن حضرات نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کو دیکھا ان میں سے چند حضرات کی گواہی سن لیں، پڑھ لیں۔

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II) مقیم ناظم آباد، فیصل آباد، اپنے بیان میں لکھتے ہیں۔

"اکثر صبح صبح مجھے اپنے بیلنے پر لے جایا کرتے، ٹھنڈی اور لذیز رس پلایا کرتے۔ ان میں اپنے دوستوں کو خوش رکھنے اور رس پلانے اور خندہ پیشانی سے پیش آنے، خاطر و مدارت کی خاص صلاحیت تھی، بچے کھیلتے کھیلتے اکثر گالی گلوچ کرتے ہیں ایسے بچوں سے نفرت کرتے اور ان کے ساتھ کم کھیلتے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور دوسروں کے مداح اور دلدار تھے "دل بدست آور کہ حج اکبر است" کا خاص ملکہ تھا۔ آپ نے کبھی کسی کو ایک دفعہ بھی گالی نہ دی، نہ ہی کسی کی غیبت اور چغلی کرتے۔ چھلانگ لگانے، دوڑنے، پتھر پھینکنے اور تیرنے، گھوڑ سواری میں تمام ہم عمر بچوں سے آگے رہتے۔ مجھے ایک دفعہ، جبکہ قبلہ صوفی حضرت شاہ سراج الحق صاحب (چشتی صابری گورداسپوری علیہ الرحمہ) گاؤں تشریف فرما تھے، کہنے لگے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں پیر و مرشد صوفی سراج الحق جیسا ہو جاؤں۔ اس تمنا کا شدت سے اظہار فرمایا کرتے تھے۔" [ے]

موصوف الذکر چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II) کی قلمی یادداشت کا ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"ہمارا سارا خاندان اور مولوی صاحب (شیخ الحدیث قدس سرہ)

ے قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

کا بھی قبلہ حضرت سراج الحق صاحب کے مرید تھے۔ میرے والد صاحب چوہدری حیات محمد، تایا صاحب چوہدری شاہ دین صاحب اور دادا صاحب چوہدری نظام دین صاحب مولوی صاحب سے بہت محبت کرتے تھے۔ مولوی صاحب اکثر ان بزرگوں کے پاس اُٹھتے بیٹھتے۔" [۱۰]

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مزید لکھتے ہیں۔

"میرے والد صاحب نے دو جلد میں بہت بڑی تختی کا مترجم بزبان فارسی کا قرآن شریف دادا صاحب کو لا کر دیا ہوا تھا تکیہ کے قریب ہی میرے چچا صاحب چوہدری غلام رسول کا گھر تھا۔ دادا صاحب اکثر مولوی صاحب سے وہ قرآن شریف گھر سے منگوایا کرتے تھے، صبح و شام اکثر ایسے ہی ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دادا صاحب جو بہت متشرع بزرگ تھے، مولوی صاحب سے خاص انس رکھتے تھے اور مولوی صاحب بھی بزرگوں کے قریب ہی رہتے تھے۔" [۱۱]

چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک ۲/۷ آر بی باہمنی والا فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ہم عمر اور بچپن کے ساتھی ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

"بچپن کی زندگی آپ نے اس طرح گذاری ہے کہ بچے اکٹھا کھیلا کرتے ہیں، ہم بھی اکٹھے رہتے رہے ہیں۔ آپ نے بچوں میں کھیلتے ہوئے کسی بچے کو گالی گلوچ نہیں کی۔ جب کسی لڑکے سے کشتی لڑتے

[۱۰] قلمی یادداشت، چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

[۱۱] ایضاً

اگرچہ وہ دوگنی قوت کا ہوتا یہ ضرور اسے پچھاڑ ہی دیتے۔ کشتی کے وقت یہ قید لگا دیتے تھے، میں لنگوٹا نہیں کروں گا، مع شلوار اور کرتہ ہی کشتی کروں گا۔" [۱۲]

بچپن میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی خودداری اور شرم و حیا کی عادت کو بیان کرتے ہوئے چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی لکھتے ہیں۔

"شرمیلے اس درجہ کے تھے کہ (مدرسہ سے واپسی کے وقت) جب "آدھی کی کھوئی" پر بچے پہنچنے لگتے تو آپ ایک دو کیلے (بیگھے) پہلے بچوں سے بچھڑ کر اور راستہ اختیار کر کے پہلے ہی گاؤں پہنچ جاتے ایسا کیوں کرتے؟ اس لیے کہ کوئی لڑکا مجھے اپنے گھر روٹی کھانے پر مجبور نہ کرے بعد میں پتہ چلا کہ وجہ یہ تھی آپ مادر زاد ولی تھے۔"

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کا بچپن کتنا پیارا اور معصومانہ تھا اس میں آپ کی ولایت کی جھلک نظر آرہی تھی، اس کے ساتھ ساتھ آپ کی بچپن کی عادات و اطوار پر خاندان، والدین اور بہن بھائیوں کی عادات اور روایات کی چھاپ محسوس ہوتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اولیائے کاملین کی محبت اور قدوۃ السالکین حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کی تربیت نے اس پورے خاندان بلکہ علاقہ بھر کے ماحول

[۱۲] قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم باہمنی والا فیصل آباد محررہ ۹ دسمبر ۱۹۷۲ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

[۱۳] قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

کو اسلامی رنگ میں رنگ دیا تھا۔

کاش! آج کے اس سفاکانہ اور وحشیانہ ماحول کے والدین اِس حقیقت کو پالیں کہ اِسلامی انقلاب اور امن کی دولت اولیائے کاملین کی اتباع اور محبت میں ہے۔ والدین نے اپنی نجی زندگیوں کے معمولات میں ہر شے کو شامل کر رکھا ہے جو دستیاب ہے مگر اولیائے ربانیین سے تعلق محبت کو بے کار شے سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا معاشر میں تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے تمام وسائل ہونے کے باوجود امن وسلامتی عنقا ہے۔ یاد رکھیے وعدہ ربّانی سچا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِاللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

اور اہلِ نظر کا فیصلہ بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔

لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ

(اولیائے کاملین کے دامن سے وابستہ رہنے والا محروم نہیں رہتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
کے
کردار کی چند جھلکیاں

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی سیرت واخلاق کے ہمہ جہت پہلو ممکن ہے محسوس تو ہوسکیں مگر ان کو احاطہ تحریر میں لانا مجھ جیسے ہیچ مداں کے لیے ممکن نہیں۔ آپ کی زندگی میں عشقِ مصطفےٰ ایسا رچ بس گیا تھا کہ پوری زندگی اسوۂ حسنہ کا حسین منظر تھی۔ اخلاق اور کردار کی ایسی عظمت بہت لوگوں کے حصّہ میں آئی۔ جو لوگ آپ کے اعتقادی طور پر مخالف تھے۔ اپنی مخالفت ...... بلکہ مخالفت میں شدّت کے باوجود آپ کی ذاتی زندگی، سیرت وکردار میں عظمت کے قائل تھے۔ آپ کا بڑے سے بڑا مذہبی مخالف بھی آپ کی سیرت کے کسی پہلو کو حرف تنقید نہ بنا سکا۔ **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم**۔

سیرت وکردار کی عظمت کے چند منظر "محدثِ اعظم پاکستان" میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ مزید چند مناظر دیکھیے اور انہیں اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش فرمائیں۔

احکامِ شریعت کی پاسداری

مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور اٹک لکھتے ہیں۔

علالت کے دوران آب وہوا کی تبدیلی کی غرض سے جب آپ ہری پور ہزارہ میں مقیم تھے، آپ کو کھانا پیش کرنے کی سعادت مجھے ملتی۔ ایک روز کھانا تناول فرماتے ہوئے طبیعت پر بوجھ محسوس فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ بیٹھ کر کھانے کی وجہ سے گرانی محسوس ہو رہی ہے۔ تکیہ اُٹھا کر پیچھے رکھنا چاہا تو نفی میں سر مبارک ہلا کر فرمایا۔

نحن لانا کل متکئا

ہم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے۔ یہ شریعت میں منع ہے۔

چنانچہ آپ نے بغیر سہارا بیٹھے کھانا تناول فرمایا۔ [1]

مولانا محمد ریاض الدین مزید لکھتے ہیں

" ہری پُورہ قیام کے دوران ایک دن نمازِ جمعہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے قبلہ سیّد محمد زبیر شاہ صاحب (سابق مدرس جامعہ رحمانیہ ہری پور) حال شیخ الجامعہ چکوال کی اقتدا میں ادا فرمائی،

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور، محررہ نومبر ۳، ۱۹۷۰ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد۔

میں آپ کے ساتھ ہی ایک صف میں کھڑا تھا۔ دُعائے مسنونہ کے بعد فوراً آپ نے عربی زبان میں مجھے مخاطب ہو کر فرمایا

أُعِيدُ الصَّلٰوةَ

میں نماز لوٹاتا ہوں۔

حقیر نے عرض کیا

لِمَ يَا سَيِّدِي

حضور! کیوں

فرمایا

اَنَّهٗ يُقَصِّرُ اللِّحْيَةَ۔

کیوں کہ وہ (شاہ صاحب مذکور) داڑھی کٹاتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو یہ شُبہ اس وجہ سے ہوا کہ قبلہ شاہ صاحب کی داڑھی ٹھوڑی کے نیچے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے پوری طرح دکھائی نہیں دیتی تھی۔ حالانکہ اصل میں وہ سُنت کے مطابق پُوری تھی۔

حقیر نے عرض کیا:

لَا يُقَصِّرُ بَلْ اَنَّهَا مَسْتُوْرَةٌ

شاہ صاحب داڑھی کٹاتے نہیں بلکہ ان کی داڑھی پوشیدہ ہے۔ نظر کم آتی ہے۔

تب آپ نے اعادہ نماز کا عزم ترک فرمایا۔ [2]

[2] ایضاً

اس واقعہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ احکام شریعت کا آپ بے حد پاس فرماتے۔ نیز اسی واقعہ میں عزیزوں پر کرم نوازی کا پہلو بھی واضح ہے۔ مولانا سیّد محمد زبیر شاہ صاحب کی عزت وحرمت پر حرف آنے کا احتمال تھا۔ آپ نے گفتگو عربی زبان میں فرمائی تاکہ عامۃ الناس عُلماء سے بدظن نہ ہوں۔

ہری پُور قیام کے دوران ایک جمعہ کے موقع پر مولانا معین الدین شافعی نے تقریر فرمائی۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ موجود نہ تھے۔ نماز جُمعہ کی امامت کے متعلق حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد ریاض الدین کو حکم فرمایا۔ مولانا محمد ریاض الدین نے ازراہِ آداب عرض کیا کہ مولانا معین الدین ہی امامت کرائیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

" وہ شافعی ہیں اور ہم حنفی۔ بلا وجہ ان کی اقتدا کیسے جائز ہے "

اِس طرح آپ نے مولانا سیّد محمد زبیر شاہ کی اقتدا میں نمازِ جُمعہ ادا فرمائی۔ [3]

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی حضورؒ داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی ایک حاضری کا واقعہ لکھتے ہیں۔

[3] - ایضاً۔

حضرت کی لاہور تشریف آوری کی اطلاع پاکر پروگرام کے مطابق میں اسٹیشن پر استقبال کے لیے پہنچا، تو آپ نے اسٹیشن پر فرمایا کہ پہلے لوہاری میں جامعہ نظامیہ رضویہ جائیں گے۔

حسبِ ارشاد لوہاری دروازہ کے لیے تانگہ لیا گیا۔ لوہاری بازار میں بھیڑ کی وجہ سے آپ دروازہ پر ہی تانگہ سے اُتر گئے، اور پیدل ہی بازار میں چلنے لگے۔ میں نے آپ کے آگے سے لوگوں کو ہٹانا چاہا تاکہ آپ حسبِ عادت اپنی رفتار کو جاری رکھ سکیں۔ (سُنت کے مطابق آپ اپنی رفتار کو چلنے میں ذرا تیز رکھتے) اس پر آپ نے مجھے فرمایا۔

مولانا ! مسئلہ بھول گئے؟

" بازار مشترکہ راستہ ہے، اس میں سَب کا حق برابر ہے۔ آپ کسی کو بازار کے کسی بھی حصّہ میں چلنے سے منع نہیں کر سکتے۔ ہم راستہ کے پابند ہیں، راستہ ہمارا پابند نہیں کہ ہم لوگوں کو ہٹائیں " [1]

خدام بالعموم اپنے اکابر کے لیے راستہ کو کشادہ کرنے کے لیے ہٹو بچو کے کلمات سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات تو راہ گیر اس عمل سے پریشان بھی ہوتے ہیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مسافروں کی ایذا کو ناپسند فرماتے۔ نیز راستہ پر اپنا حق سب راہگیروں

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی محررہ ۵ دسمبر ۱۹۸۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ منظرِ اسلام فیصل آباد

کے برابر بتا کر شریعت مطہرہ کی پاسداری کا عملی درس دیا۔

مولانا ابوالبدر محمد شمس الزماں خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ بیڈن روڈ لاہور، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے تقوی کے واقعات کو بیان کرتے ہیں، لکھتے ہیں۔

" ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس کی تقریر کا پروگرام کمالیہ (ضلع فیصل آباد) میں تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا:

مولانا! آپ میرے ساتھ چلیں گے کیونکہ یہ آپ کا علاقہ ہے۔ بندہ تیار ہوگیا۔ مقررہ تاریخ جب چلنے کا وقت ہوا تو طلبہ کے لنگر کا کھانا تیار ہو چکا تھا۔ مگر آپ کے گھر میں کھانا تیار ہونے میں دیر تھی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مجھے فرمایا

مولانا! آپ کھانا کھالیں۔ بندہ کی روٹی ابھی گھر میں تیار نہیں ہوئی۔ چلو، آگے دیکھا جائے گا۔

مولانا شمس الزمان جو ان دنوں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں زیرِ تعلیم تھے، نے غلطی سے عرض کیا۔

"حضور میں لنگر سے کھانا لے آؤں"؟

فرمایا:

اے بندۂ خدا! یہ کھانا طلبہ کے لیے ہے۔ فقیر طلبہ کا حق کبھی نہیں کھاتا"۔ ۵ے

۵ے۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں لاہور محررہ ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

صوفی ولی محمد قادری رضوی چک ۲۰۱ رکھ، فیصل آباد۔ بیان کرتے ہیں کہ نمازِ عصر کے بعد حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے، جن لوگوں کو مسجد کے اندر آپ سے مصافحہ کا موقع نہ مل سکا وہ باہر انتظار کر رہے تھے۔ ایک خوش بخت نے پاؤں کا جوڑا سامنے رکھا۔ باقی لوگ جوق در جوق مصافحہ کے لیے آگے بڑھے۔ ایک شخص، جن کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا دایاں ہاتھ خالی نہ مل سکا، اس نے ایک روپیہ بطور نذر آپ کے بائیں ہاتھ میں دینے کی کوشش کی۔ جس وقت آپ نے محسوس کیا کہ کسی نے میرے بائیں ہاتھ میں کچھ دینے کی کوشش کی ہے، آپ نے فوراً اپنا بایاں ہاتھ کھول دیا۔ نذر کا وہ روپیہ نیچے گر گیا، اس پر آپ نے فرمایا:

" اُلٹے ہاتھ میں لینا اور اُلٹے ہاتھ میں دینا خلافِ سُنت ہے"۔

اس طرح آپ نے انتہائی معمولی سے واقعہ میں بھی اتباعِ سنت کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔ ۶ے

یہی صوفی ولی محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عرس امام احمد رضا قدس سرہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ شاہی مسجد میں رنگ و روغن ہو رہا تھا۔ رنگ ساز نے مسجد سے بچا ہوا رنگ

۶ے۔ قلمی یادداشت صوفی ولی محمد چک ۲۰۱ فیصل آباد۔ محررہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

آپ کے مکان کے دروازہ پر لگا دیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
نماز کے بعد جب گھر تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے مکان کے
دروازے کا رنگ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ مسجد کا بچا ہوا رنگ استعمال
ہوا ہے۔ آپ نے رنگ ساز کو بلا کر استفسار حال کیا۔ اس نے مسجد
سے بچا ہوا روغن استعمال کرنے کا اقرار کیا۔ آپ نے اظہار ناراضگی
فرماتے ہوئے اِس کو مسئلہ سمجھایا اور رنگ کی قیمت مسجد میں ادا
فرما دی۔ ؎

تلامذہ پر کرم نوازی

یوں تو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے تمام متعلقین، مُریدین
اور متوسلین پر بڑے شفیق اور مہربان تھے۔ ہر ایک کی ضروریات
اور حاجات پوری کرنے کی کوشش کرتے، مگر آپ طالبانِ علوم دینیہ
پر حد درجہ مہربانی فرماتے، اِن کی ضروریات پوری فرماتے۔ اِن کی
مالی اعانت فرماتے، ان کے اعزاز و اکرام کو دوبالا فرماتے۔ اگر کوئی
طالب علم بیمار ہو جاتا تو مقدور بھر اس کا علاج فرماتے۔ دُور دراز
میں مقیم طلبہ کی تیمار داری اور علاج کے لیے اپنا نمائندہ بھیج کر
اس کی ضرورت پوری فرماتے۔ طلب علوم دینیہ میں حوصلہ افزائی
کے ساتھ ان کی ہر ممکن امداد فرماتے۔ بعض اوقات انہیں قیمتی
کتابیں خرید کر عطیہ دیتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی شخصیت
کے اس پہلو پر چند واقعات پڑھیے۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، دارالعلوم حزب الاحناف
لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ
کے ایما پر جامعہ حنفیہ قصور میں مدرس مقرر ہوئے۔ تدریسی کام کی کثرت
سے مفتی محمد عبدالقیوم کی صحت گر گئی اور آپ بیمار ہو کر اپنے والدین
کے پاس چک ۱۲۶ گ۔ب جڑانوالہ میں چلے گئے۔ اس امر کی اطلاع

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو فیصل آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد
کے حالات مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے الفاظ میں پڑھیے۔

آپ نے مولانا محمد انوار الاسلام صاحب، جو اس وقت
جامعہ رضویہ لائل پور میں زیر تعلیم تھے، کو میرے پاس گھر عیادت
کے لیے بھیجا اور ساتھ ہی علاج کے لیے لائلپور شریف حاضر ہونے
کا پیغام بھی دیا۔ چنانچہ مولانا محمد انوار الاسلام مجھے اپنے ہمراہ ہی
لائل پور لے آئے۔ حاضر ہونے پر میرے لیے حضرت نے جامعہ کی
دُوسری منزل پر اپنے مخصوص کمرہ میں قیام کا اہتمام فرمایا۔ حکیم کو
طلب فرمایا۔ حکیم صاحب کے مشورہ سے حضرت نے مجھے واپس گھر
جانے کی اجازت دے دی۔ ادویہ وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک سو
روپے مرحمت فرمائے اور فرمایا:

"دُودھ وغیرہ کے لیے دے رہا ہوں"

حضرت کی اس شفقت پر مجھے آنسو آگئے جس پر حضرت نے
مجھے حوصلہ دیا اور صحت مکمل ہونے تک آرام کا مشورہ دیا۔ [۱]

مولانا ابوالبدر محمد شمس الزماں قادری خطیب جامع مسجد
پاک حنفیہ بیڈن روڈ لاہور، اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے
ہیں کہ جن دنوں میں جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں منتہی

۱۔ قلمی یاد داشت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

درجہ کی کتابیں پڑھتا تھا۔ میر زاھد ملا جلال وغیرہ میرے اَسباق تھے،
ان دنوں مجھے لقوہ ہو گیا۔ چند دن تو میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔
مُنہ پر کپڑا لپیٹ رکھا۔ یہ اس لیے کیا تاکہ اسباق میں ناغہ نہ ہو۔
مولانا مفتی نواب الدین ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ کی وساطت سے
اس کی خبر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو ہوئی، تو آپ نے مجھے
طلب فرمایا اور فرمایا، علاج کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا۔ اَسباق
میں ناغہ کا ڈر ہے، اس لیے نہ کسی کو بتایا اور نہ علاج کی طرف توجہ
دی۔ آپ نے جامعہ رضویہ کے خادم صُوفی اللہ رکھا سراجی کو حکم
دیا کہ اسے سِول ہسپتال لے جاؤ اور اس کا علاج مدرسہ کی طرف سے
کراؤ۔ کئی دن علاج کے باوجود جب افاقہ نہ ہوا تو میں آپ کے
مشورہ سے اپنے ماموں ملک محمد یعقوب کے ہاں گڈیاں نزد ستیانہ
بنگلہ پہنچا۔ وہاں دیسی طریقۂ علاج جاری رہا لیکن یہاں بھی حضرت
شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد حسین سکھروی کو میری عیادت
کے لیے روانہ فرمایا۔ بندہ نے عرض کیا، ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔
مولانا محمد حُسین نے واپس آکر حضرت سے صُورتِ حال عرض کی،
آپ نے انہیں اِسی وقت واپس تعویذ دے کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ
نے اِسی شب آپ کی کرامت کے صدقہ شفا دی۔ اِس طرح
آپ نے اپنے تلامذہ پر کرم نوازی کی عُمدہ مثال قائم فرمائی۔ [۲]

۲۔ قلمی یادداشت مولانا محمد شمس الزماں قادری محررہ ۲۱ اگست ۱۹۸۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ایام علالت میں جب حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے۔ یہ سفر اگرچہ تبدیلی آب وہوا اور تعلیم وتدریس سے ایک گونہ آرام کے لیے تھا مگر اس سفر میں بھی کتب دینیہ کا ایک ذخیرہ اپنے ساتھ فیصل آباد سے لائے۔ اس میں آپ کے ذوق تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے تلامذہ پر شفقت کا پہلو بھی عیاں تھا، کیوں کہ ان دنوں مدرسہ مذکورہ میں حضرت مولٰنا سید محمّد زبیر شاہ اور مولانا محمد ریاض الدین مدرسین میں تھے۔ یہ حضرات آپکے اجلّہ تلامذہ میں سے ہیں۔ یہ کتابیں، جو ہمراہ لائے تھے، ان سے مختلف موضوعات دینیہ پر دلائل تھے۔ دلائل پر مشتمل عبارات آپ نے مذکورہ علماء کو نوٹ کروائیں تاکہ یہ حضرات آپ کے حاصل مطالعہ سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ حضرت مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ نے اس سلسلہ میں لکھا۔

"افاقہ ہوا تو فرمایا کہ میں اِس ارادے سے چند کتابیں ساتھ لایا ہوں کہ آپ کو چند حوالہ جات نوٹ کرا جاؤں۔ اسطرح سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اوصاف مبارکہ کی ایک گونہ تبلیغ بھی ہو جائے گی تو سفر رائیگاں نہیں جائے گا۔ میں نے قبلہ عالم (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) کے حکم سے آپ کا سامنے رکھا ہوا صندوق کھولا تو آپ نے فرمایا اس میں سے تفسیر نسفی اور مدارج النبوت دیکھ کر نکال لاؤ میں نے منقولہ کتابیں لاکر دیں تو آپ نے تفسیر نسفی سے مندرجہ ذیل

عبارت نکال کر مجھے نقل کرنے کو فرمایا اور فرمایا کہ کسی وقت کام آئیں گے۔ اِس کے بعد مولانا موصوف نے دس صفحات پر مشتمل بہت سے حوالہ جات نقل فرمائے ہیں۔ [۳]

اپنے ایک مکتوب میں مولانا موصوف ان عبارات کی افادیت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

"یہ آپ کی کرامت سمجھئے کہ فقیر کو سُورہ نُور کی تفسیر لکھتے ہوئے اُم المومنین (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا) کی شان اور پاکیزگی کے بیان میں وہی حوالہ جات بخوبی کام آئے، جو اب ان شاءاللہ العزیز تفسیر ریاض القرآن کی تیسری جلد میں عنقریب منظرِ عام پر آرہے ہیں۔ [۴]

دَورہ حدیث شریف کے دَوران اگر کوئی طالب علم کسی وجہ سے غیر حاضر ہو جاتا تو اس کی دلجوئی اور پاسداری کی خاطر بعض اسباق کو موخر کر دیا کرتے تھے تاکہ ان اسباق میں وہ بھی شمولیت کرے جو اِس وقت حاضر نہیں۔ اِسی نوعیت کا ایک واقعہ مولانا محمد ریاض الدین، اٹک کے حوالہ سے پڑھیں۔

"بخاری شریف کی پہلی جلد جب ختم ہونے پر آئی تو ان دنوں

[۳] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الجامعہ جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام اٹک محررہ ۱۹۰۲ء، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

[۴] مکتوب مولانا محمد ریاض الدین بنام فقیر قادری عفی عنہ مولف تذکرہ محررہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ

حقیر اور مولانا محمد صدیق صاحب (خطیب پیرودھائی راولپنڈی) مذکور گھر آئے ہوئے تھے۔ ختم ہونے میں غالباً دو اوراق باقی تھے تو قبلۂ عالم نے ہمارے ہم سبق احباب کو فرمایا کہ اسے اب باقی رہنے دو۔ احباب نے اصرار فرمایا کہ قبلہ آج ہی ختم ہو جانی چاہیئے تو قبلہ عالم نے ہم دونوں کی رعایت فرماتے ہوئے فرمایا۔ جب وہ آئیں گے تو ختم کریں گے۔"[5]

آپ کے تلامذہ میں سے یا کوئی اور عالم آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو جاتا تو آپ اسے علم دین کی تعلیم و تدریس کی اہمیت واضح فرما کر اسے تاکید فرماتے کہ تعلیم، تدریس اور تبلیغ ہی کو وظیفۂ حیات بنا لو۔ اگرچہ سلاسل طریقت کے اوراد و اشغال کی اسے تلقین فرماتے مگر تاکید علم دین کی تعلیم و تدریس کی فرماتے۔ ایک موقعہ پر مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی نے، جو آپ کے تلامذہ اور مریدین میں شامل ہیں، عرض کی کہ حضورؐ میں شجرہ شریف اور پنج گنج قادریہ پابندی سے پڑھتا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور وظیفہ پڑھنے کے لیے دیں تو آپ نے فرمایا:

"ارے مولانا! علماء کے لیے پڑھنا اور پڑھانا ہی بڑا وظیفہ ہے اس سے بڑھ کر کون سا وظیفہ ہو سکتا ہے؟ بس علم دین پڑھو اور

5۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین اٹک، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

پڑھاؤ۔ دین حقہ کی خدمت کرو۔ میں تو علماء کرام کو شجرہ شریف اور پنج گنج قادریہ پڑھنے کی بھی تاکید نہیں کرتا۔[6]

6۔ قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

شہرت سے نفرت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ فنافی الرسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
اور فنا فی اللہ (جل وعلا) کی منزل پر فائز تھے۔ اسی فنائیت کی برکت
تھی کہ آپ کی ذات مبارکہ کو لبقائے دَوام نصیب ہوا۔ آپ کے
ذکرِ خیر کے چرچے دُور و نزدیک ہر زبان پر جاری ہوئے۔ رب کریم
نے آپ کی محبت کو ہر مومن کے سینے میں رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ
ہر عام و خاص مُسلمان آپ کا متوالا و شیدا بن گیا تھا۔ آپ پر جاںنثاری
اس کا شیوا بن گیا۔ یہی وجہ ہے جہاں بھی آپ کی آمد متوقع ہوتی
لوگ انتظار میں بیٹھ جاتے۔ بلکہ آپ کی محبّت لوگوں کے دِلوں
میں یہاں تک راسخ ہو چکی تھی کہ مسجد سے نکل کر جب بھی آپ
درِ اقدس کا رُخ فرماتے یا جُمعہ کے روز مرکزی سُنی رضوی جامع مسجد
سے جمعۃ المبارک کی نماز سے فراغت حَاصل کرتے۔ عاشقانِ مُصطفیٰ
صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [اس فدائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم] کی زیارت اور ملاقات کے لیے پروانہ وار جمع
ہو جاتے۔ زائرین کے ہجوم کی وجہ سے مسجد سے مکان شریف تک
کا چند قدم کا فاصلہ بہت مشکل سے کافی وقت میں طے ہوتا۔ سفر
کے دَوران آپ کے استقبال کے لیے آنے والوں کا ہجوم دیدنی ہوتا
تھا۔ فلک شگاف نعروں سے آپ کے پروانے آپ کے راستہ میں

قلب و نظر فرش راہ کرتے........ مگر اس کے باوجود آپکو شہرت
سے طبعی طور پر نفرت تھی۔ حتی الامکان کوشش فرماتے کہ انتہائی خاموشی
سے اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔

اس سلسلہ کے چند واقعات آپ کی سیرت سے پیش ہیں۔

عاشقِ مدینہ جناب محمد عظیم سرہندی نقشبندی رضوی سرائے
عالمگیر علیہ الرحمہ اپنی یادداشت میں "شہرت اور جاہ پسندی سے گریز"
کے عنوان سے ایک چشم دید واقعہ لکھتے ہیں۔ آپ انہی کے الفاظ میں پڑھیے!

ایک دفعہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں حضورؔ کی تشریف آوری ہوئی،
تشریف آوری سے قبل حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت
برکاتہم العالیہ نے شہر میں حضور کی آمد کا اعلان فرمایا کہ بذریعہ ریل ۲ بجے
گوجرانوالہ اسٹیشن پر (حضرت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہ العالی) تشریف لا رہے
ہیں۔ عقیدت مند پروانہ وار اسٹیشن پر ریل آنے سے کافی وقت پہلے
آنا شروع ہو گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب اہل سنت حضور
محدثِ اعظم کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قرار تھے۔ کسی کے
ہاتھ میں سبز پرچم تھا کسی کے ہاتھ میں دو چھڑیوں والا جھنڈا (بینر)
جس پر لکھا تھا۔

اے آمدنت باعث آبادی ما

کسی کی جھولی میں پھولوں کی پتیاں تھیں کسی کے ہاتھ میں گلاب
کے پھولوں کے ہار تھے۔ الغرض جس طرف نگاہ جاتی تھی انسانوں کا

ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔

گاڑی اپنے وقت پر گوجرانوالہ پہنچ گئی۔ عقیدت مندوں نے گاڑی کے تمام ڈبوں کو دیکھا مگر حضرت تشریف نہ لائے۔ گاڑی اسٹیشن پر رُکی اور چلی گئی۔ اتنے میں کچھ طالب علم جامعہ سراج العلوم کے بھاگے ہوئے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ حضرت جامع مسجد میں پہنچ چکے ہیں۔ تمام لوگ ایک دُوسرے سے پہلے دست بوسی کی غرض سے مسجد کی طرف بھاگے۔ حضرت کی زیارت ہوئی۔ لوگوں نے پروانہ وار آپ کے مبارک ہاتھوں کو چومنا شروع کیا۔ جب تمام لوگ زیارت سے مشرف ہو چکے تو غالباً حضرت علامہ ابُوداؤد صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ حضرت ہم لوگ آپ کا اسٹیشن پر انتظار کر رہے تھے۔ تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے بے چین اور بے قرار تھے۔ آپ کس چیز پر تشریف لائے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت کے چہرے پر رقت کے آثار نمایاں ہو گئے اور فرمایا:

مولانا! میں نہیں چاہتا کہ لوگ خواہ مخواہ مجھے نعروں کی گُونج میں زندہ باد، زندہ باد کرتے۔ ایک جلوس کی شکل میں لاتے۔ اس لیے میں لاہور سے بجائے ریل کے موٹر پر سوار ہو کر گوجرانوالہ اڈا پر اُتر کر تانگہ میں سوار ہو کر مسجد میں پہنچ گیا ہوں۔

حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ رب العزت کے حضور دُعا فرمائی۔

اے الہ العالمین! یہ تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت لیے ہوئے اور مجھے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سمجھتے ہوئے آئے ہیں۔ یا اللہ! ان کو اپنا بندہ اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم بنا دے۔ [1]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب سید الاولیا حضور داتا گنج بخش ہجویری قدس سرہ کے مزار پر حاضری دیتے تو حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ نوری، بانی نوری کتب خانہ لاہور سے وہیں مُلاقات کرتے۔ حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ نوری علیہ الرحمہ کی رہائش دربار شریف کے قریب ہی تھی۔ اِن کا اکثر وقت دربار شریف پر ہی بسر ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور آپ کے ہمراہ آپ کے خدام کو کھانا کھلاتے ہوئے فرمانے لگے۔

حضرت! جب بھی آپ کا پروگرام حاضری کا ہو، پہلے سے اطلاع فرما دیا کریں تاکہ کھانا کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکے۔ اِس پر آپ نے فرمایا:

شاہ صاحب! فقیر حضور داتا قدس سرہ کی حاضری کے لیے لاہور آتا ہے۔ فقیر آئے تو حاضری کے لیے، اور آپ سے لکھے کہ فقیر آ رہا ہے۔ فقیر کا مقصد تو حاضری دینا ہے نہ کہ استقبال کرانا۔ یہ نہیں

[1]۔ قلمی یادداشت جناب محمد عظیم سرہندی رضوی سابق عالمگیر محررہ ۳ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ہو سکتا ۔[1]

جناب خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی شہرت سے نفرت اور مخلوق خدا پر شفقت کا واقعہ جناب حکیم تاج الدین امرتسری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ لائل پور سے میلسی جانے کے لیے سمہ سٹہ پسنجر گاڑی سے صبح چار بجے جہانیاں تشریف لائے، کیونکہ یہاں سے آگے بس کا سفر تھا۔ سب احباب استقبال کے لیے اسٹیشن پر جمع ہو گئے۔ جب حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ گاڑی سے اُترے تو استقبال کرنے والوں نے آپ کی آمد پر استقبالیہ نعرے لگانے شروع کیے۔ بڑا عجیب سماں بندھا۔ جس وقت حضرت غلہ منڈی میں داخل ہوئے تو آپ نے نعرہ لگانے والوں کو منع فرمادیا کہ اب نعرے نہ لگائیں اس لیے کہ لوگ گھروں میں اس وقت سوئے ہوئے ہیں۔ ان کے آرام میں خلل نہ آئے۔ ہجوم چپ ہو گیا۔ آپ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے مسجد میں آگئے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نمود و نمائش بالکل پسند نہ فرماتے اس لیے آپ نے لوگوں کو استقبالی نعروں سے منع فرمادیا[3]

[2] قلمی یادداشت صوفی محمد عمر دراز قادری پرانی غلہ منڈی فیصل آباد محررہ ۹ ستمبر ۱۹۷۲ء مخزونہ جامعہ رضویہ (مظہر اسلام) فیصل آباد

[3] قلمی یادداشت خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی محررہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۲ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

کُتبِ دینیہ کا اَدب واِحترام

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی عادت تھی کہ کُتب دینیہ کا ادب و احترام خود بھی فرماتے اور دُوسروں کو بھی اِس کی تبلیغ فرماتے اس سلسلہ میں معمولی سی غلطی پر بھی انتباہ فرماتے۔

مولانا محمد فیض احمد منڈی فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ اپنے ایک مکتوب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا قرآن مجید کے ادب و احترام کا واقعہ یوں لکھتے ہیں۔ دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد میں قائم سُنی رضوی کُتب خانہ کا اہتمام جن دنوں میرے اور مولوی غلام رسول عرف سائیں تبرک کے سپرد تھا۔ ایک روز عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنی معمول کی نشست پر جلوہ فرما تھے، کافی لوگ موجود تھے۔ ایک آدمی نے ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان طلب کیا۔ یہ ترجمہ نوری کُتب خانہ لاہور سے تازہ چھپ کر آیا تھا۔ لوگ اسے تیزی سے حاصل کر رہے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

”مولانا کوئی قرآن پاک کا نسخہ ہے۔“

بندے نے عرض کیا

”میرے پاس ایک نسخہ پڑا ہے“

ارشاد فرمایا
توبہ کرو۔ لفظ "پڑا" قرآنِ مجید کے متعلق نہ کہنا چاہیئے۔ بلکہ یوں کہو کہ رکھا ہوا ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ با ادب رکھا ہوا ہے۔

اِس ارشاد سے میری اور حاضرین کی اصلاح ہوگئی۔ [1]

اس سِلسلہ میں مولانا محمد ریاض الدین، شیخ الجامعہ جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمبل پور (اٹک) فرماتے ہیں کہ ہری پور قیام کے دوران جب بھی ذرا افاقہ ہوتا تو آپ کا دریائے علم وعرفان رواں ہوجاتا۔ آپ ارشاد فرماتے کہ مولانا! فلاں کتاب نکالو۔ اِس کے فلاں صفحہ کی عبارت نوٹ کرلو۔ آپ کی تدریس، تقریر، تبلیغ اور تصنیف میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ آپ کی بتائی ہوئی عبارات آج تک ہماری راہنمائی کر رہی ہیں۔

حسبِ معمول ایک روز مجھے مخاطب ہوکر فرمایا:

"مولانا! بخاری شریف لاؤ۔"

تعمیل ارشاد کی تو فرمایا:

"فلاں صفحہ نکالو"

میں نے آپ کے قریب پڑی ہوئی چارپائی پر بیٹھ کر بجائے

[1] قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد، منڈی فتح پور، ضلع مظفر گڑھ محررہ ۱۹، نومبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ہاتھوں پر بخاری شریف اُٹھانے کے اسے کھول کر، عام لوگوں کی طرح رانوں کے سہارے پر رکھ لیا۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا:

"ایسا نہیں، حدیث پاک کا بہت زیادہ احترام کرنا چاہیئے، کتاب کو ہاتھوں پر اُٹھا لو۔ جب کوئی صفحہ نکالنا ہو تو سینے سے لگا کر ایک ہاتھ سے کتاب تھام لو اور دوسرے ہاتھ سے صفحہ نکال لیا کرو۔" [2]

[2] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمبل پور۔ محررہ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

اولیاءاللہ کا ادب و احترام

اولیائے کاملین کی محبت اور عقیدت نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عظمت کو دوبالا کر دیا، تمام سلاسل طریقت کے اکابر اولیاء آپ کی عقیدت کا مرکز تھے، مگر جن اولیائے کاملین کا تعلق آپ کے سلاسل بیعت سے تھا ان کی عقیدت اور احترام کمال درجہ سے فرماتے۔

مولانا مفتی ابوالانوار غلام سرور قادری رضوی مشیر مذہبی امور وفاقی شرعی عدالت پاکستان اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی اولیاءاللہ سے محبت کے پہلو کو واضح کرتے ہیں۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ دورانِ تعلیم جب میں جامعہ رضویہ لائل پور حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے فقیر کو تعارف کرانے کا حکم فرمایا۔ میں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا، بتایا کہ ہماری برادری کو حضور شیر ولایت، شہنشاہ طریقت سید جلال الدین سرخ بخاری علیہ الرحمۃ سے بیعت و ارادت تھی اسی تعلق کی وجہ سے ہماری برادری کشمیر سے اوچ شریف اپنے پیرو مرشد کے زیر سایہ آکر آباد ہو گئی۔ ہمارا سلسلہ طریقت

آباؤ اجداد سے سہروردی قادری تھا اور ہمارے آباء کو حضور سرخ بخاری سے خلافت کا شرف بھی حاصل تھا۔ اس زمانہ سے ہم اوچ شریف ہی میں سکونت پذیر ہیں۔

حضرت محدثِ اعظم قبلہ قدس سرہ نے اس ہیچ مداں اور نیاز مند پر خصوصی نظر عنایت فرماتے ہوئے بغل گیر فرما لیا اور فرمایا۔ "ہم آپ کی کنیت ابوالانوار تجویز کرتے ہیں۔ آپ اپنے نام غلام سرور کے ساتھ ابوالانوار لکھا اور کہلایا کرو"۔

حضرت محدثِ اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

"فقیر کو اوچ شریف سے بڑی عقیدت ہے جب فقیر بریلی شریف ہوتا تھا تو وہاں سے اوچ شریف حاضری دینے کے لیے آتا تھا۔"

مولانا مفتی غلام سرور رضوی فرماتے ہیں کہ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک کمرہ میں نیچے چٹائی پر سو گیا۔ حضرت محدثِ اعظم قدس سرہ اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سب کمروں میں طلبہ کا حال دریافت کرنے تشریف لائے۔ جب مجھے چٹائی پر سویا پایا تو ناظم مدرسہ سے فرمایا۔

"یہ مولانا ابوالانوار غلام سرور ہیں۔ اوچ شریف سے پھر سرکار سرخ بخاری کے خلفاء کے خاندان سے انہیں اوچ شریف کے اکابر اولیاء نے ہمارے پاس بھیجا ہے، ان کا خاص خیال رکھیں، ان کے لیے چارپائی منگوائیں اور نیچے سونے کی اجازت نہ دیں۔"

آخر چارپائی منگوائی اور مجھے اِس پر لٹا کر اطمینان حاصل
کر کے دُوسرے کمرے میں تشریف لے گئے۔ [1]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرّہٗ کی اولیاءاللہ سے عقیدت کا
مزید حال مولانا مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں۔

سالانہ جلسہ میں فقیر کو دستارِ فضیلت سے زیب بخشا اور
سند عطا فرمائی۔ جب میں رَوانہ ہوا تو بڑے ادب و احترام سے
رخصت کیا اور اتنے انعام سے نوازا کہ اس کی عظمت کے آگے میں
اپنی ہیچمدانی سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ یہ اوچ شریف
کے اکابر اولیاء سے محدثِ اعظم کی عقیدت کا کمال ہے اور یہ لوگ
تو اپنے بزرگان و محبوبانِ الٰہی کے در و دیوار کے خس و خاشاک تک کو
آنکھوں سے لگاتے ہیں اور یہ ہیچمداں تو ایک انسان ہے۔

پھر حضور محدثِ اعظم نے فرمایا۔

"اوچ شریف جاکر خانقاہ قادریہ پر میرا نہایت عاجزی سے
سلام و فاتحہ کا تحفہ عرض کرنا اور پھر خانقاہ سہروردیہ پر بھی اسی
طرح عرض کرنا"۔

میں جب اوچ شریف جاکر اسی طرح عرض کیا تو مجھے ایسے محسوس ہوا
اور قلب و بصیرت کے اُجالے میں نظر آیا کہ خانقاہ قادریہ غوثیہ اور

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، سابق مہتمم جامعہ رضویہ
ہارون آباد۔ مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

خانقاہ سہروردیہ میں حضرت محدثِ اعظم قبلہ کا سلام و تحفہ فاتحہ بڑی محبت
سے قبول کر لیا گیا ہے اور واپسی جواب سلام اور دُعاؤں سے آپ کو
یاد فرمایا گیا۔ [2]

مولانا مفتی غلام سرور قادری مشیر مذہبی امور وفاقی شرعی عدالت
پاکستان اس سلسلہ میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

فقیر سمجھتا ہے کہ حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان نے تھوڑے
سے عرصہ میں جو کمال و عروج حاصل کیا اور پاکستان کے کونہ کونہ میں
عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لہر دوڑا دی اور گستاخانِ نبوت کو
سر چھپانے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ یہ اعلیحضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں
بریلوی سرکار اوچ شریف اور دیگر ہند و پاک بلکہ عرب و عجم کے بزرگوں
کی روحانیت آپ کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے تھا۔ [3]

تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے وقت بریلی سے حکیم
تحسین رضا خان صاحب ہری پور میں آکر آباد ہو گئے۔ حکیم صاحب
موصوف کا تعلق امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان سے تھا۔ ان کے
بارے میں مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ
اپنی یادداشت میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قیام ہری پور
کے حالات میں لکھتے ہیں۔

[2] ایضاً [3] ایضاً

حضرت قبلہ عالم کی تیمار داری کے لیے جب بھی حکیم صاحب موصوف تشریف لاتے تو آپ باوجود تکلیف شاقہ کے احتراماً ان کے لیے اُٹھ بیٹھتے۔ بعض دفعہ فرماتے "حکیم صاحب! معاف فرمانا میں کھڑا ہونے سے معذور ہوں ورنہ اُٹھ کر اکرام بجا لاتا۔"

پھر حاضرین سے متوجہ ہو کر فرماتے۔

"مجھے ان کے خاندان سے سب کچھ ملا ہے۔ جب میں بریلی شریف ہوا کرتا تھا تو حضور اعلیٰحضرت کے گھرانے کی ذرہ نوازیوں کی وجہ سے ان کا ایک فرد سمجھا جاتا تھا۔ [۴]

اولیاءاللہ کا ادب و احترام صرف ان کی دنیوی زندگی تک محدود نہیں ہوا کرتا بلکہ بعد وصال بھی ان کا احترام اسی طرح لازم ہے جس طرح ان کی زندگی میں۔ اس کی وجہ عیاں ہے کہ اولیاءاللہ کے وصال سے صرف مکان بدلتا ہے۔ جس طرح ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہونے سے زندگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال اولیاءاللہ کے انتقال کا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب کسی مزار پر حاضر ہوتے تو اسی طرح صاحبِ مزار کا ادب فرماتے جس طرح اس کی دنیوی زندگی ادب کی متقاضی ہوتی۔ آپکی سیرت کے اس پہلو کو مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

[۴] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمل پور، محررہ دسمبر ۱۹۷۳ء
مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام آباد فیصل آباد

کے الفاظ میں پڑھیں۔

"آپ کی عادت کریمہ تھی کہ جب بھی کسی مزار پر حاضری دیتے یا کسی سجادہ نشین سے ملاقات کرتے تو ضرور آپ نذرانہ پیش کرتے اور آپ نذرانہ پیش کرنے میں کبھی یہ پرواہ نہ کرتے کہ کم ہے یا زیادہ۔ بسا اوقات صرف ایک روپیہ تک بھی آپ پیش کر دیتے جس پر میں تعجب بھی کرتا کہ اگر گنجائش نہ ہو تو یہ پابندی کیا ضروری ہے۔ مگر کتب حدیث میں یہ پڑھنے کے بعد " قلیل بالدائم کثیر غیر دائم سے بہتر ہے۔" آپ کا التزام سمجھ میں آیا۔ [۵]

علمائے ربانیین ہی اولیاءاللہ ہوتے ہیں جس طرح اولیاءاللہ کا ادب و احترام، توقیر و احتشام ضروری ہے اسی طرح علمائے کرام کا ادب و احترام لازمی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ علمائے کرام کی توقیر بجا لاتے اور پوری کوشش فرماتے کہ علمائے کرام کی توقیر عوام الناس کے دلوں میں راسخ ہو جائے۔ علمائے کرام کے وقار کی بحالی کا ایک واقعہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی زبانی سُنیے۔

کرشن نگر، آخری بس سٹاپ، لاہور کی جامع مسجد میں جہاں میں خطیب تھا، وعظ کے لیے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست

[۵] قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔
مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

پیش کی جس کو آپ نے قبول فرمالیا۔ ساتھ ہی میں نے عرض کی کہ جلسہ کی صدارت کے لیے مسجد کمیٹی کے صدر یا کسی اور صاحب حیثیت کو کہہ دیا جائے، اس پر آپ نے فرمایا۔

وعظ کی مجلس میں صدارت کی کیا ضرورت ہے، نیز علماء کرام کی موجودگی میں کسی غیر عالم کی صدارت موزوں نہیں ہوتی کیونکہ عالم دین ہی مجلس میں صاحب حیثیت اور صدر ہوتا ہے۔[۵۶]

[۵۶] قلمی یادداشت۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد۔

حاضر جوابی

حاضر جوابی ایک خوبی ہے اور عطیہ خداوندی ہے۔ بالعموم اس خوبی کے لیے دو بنیادی امتیازات ضروری ہیں

۱. علم وسیع
۲. ذہن رسا

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کو اللہ تعالی نے علم وسیع، ذہن رسا کے ساتھ ساتھ حاضر جوابی کی نعمت سے سرفراز فرما رکھا تھا۔ آپ کے جواب کی خوبی یہ تھی کہ سائل کے مدعا کو سمجھ کر اِس کا ایسا جواب عطا فرماتے کہ اس کا سوال حل ہوجاتا اور ساتھ ہی آپ کے علمی مقام کا وہ معترف ہوجاتا۔ بالخصوص آپ کی حاضر جوابی کے جوہر اس وقت کھلتے جب کوئی مخالف سوال کرتا یا کوئی طالب علم مخالفین کی طرف سے ہونے والے سوال کو پیش کرتا۔ اس سلسلہ میں آپ کے تمام مناظرات شاہد عدل ہیں۔ آپ کے مناظرات کی تفصیل "محدث اعظم پاکستان" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہاں آپ کی حاضر جوابی کے چند واقعات کو درج کیا جاتا ہے۔

مولانا مفتی غلام سرور قادری، لاہور بیان کرتے ہیں کہ حضرت محدث اعظم میں حاضر جوابی کا ملکہ از حد تھا۔ ایک روز ایک حدیث پر بحث

فرماتے ہوئے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت علم ہے اور یہ نعمت حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ و وسیلہ کے بغیر نہیں ملتی تو دوسری نعمتیں کیسے مل سکتی ہیں۔"

میں نے ازراہِ استفسار عرض کی۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْماً۔

ہم نے خضر علیہ السّلام کو اپنی طرف سے علم دیا۔ یہاں تو حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ نے بڑے جامع لفظوں میں فوراً جواب عنایت فرمایا۔

"عدمِ ذکر، عدمِ وجود کو مستلزم نہیں۔"

پھر وجد کرتے اور جھومتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

ے وَکُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

یعنی تمام انبیاء و رسل علیہم الصلاۃ والسلام حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اس طرح فیض پاتے ہیں جیسے پیاسا دریا سے پانی کا چلو لے کر، یا بارانِ رحمت سے چھینٹے پاکر پیاس بجھاتا ہے۔

تمام حاضر طلبہ نے بھی وجد کرتے ہوئے آپ کے ہمراہ یہ شعر پڑھا۔

اس طرح میرا عقدہ حل ہوا۔[1]

مولانا محمد فیض احمد قادری فتح پور تحصیل کروڑ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ نے فرمایا کہ وہابیہ کہتے ہیں

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔

اللہ ہی کے پاس علمِ قیامت ہے یعنی قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں اور وہ اس کا علم کسی کو عطا نہیں فرماتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید

عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

اللہ ہی کے پاس ہے اچھا ٹھکانہ

عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

اللہ ہی کے پاس ہے حُسنِ ثواب

تو وہابیہ کو چاہیے کہ کوئی نیکی نہ کریں کیونکہ حسن ثواب اور حسن مآب تو اسی کے پاس ہے۔ جس طرح عِنْدَهٗ وہاں ہے یہاں بھی عِنْدَهٗ ہے۔ اس سے تو وہابیہ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔[2]

[1] قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، لاہور۔ محررہ ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

[2] قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کروڑ پکا، ملتان
محررہ ۴ر رمضان ۱۴۰۹ھ مملوکہ فقیر قادری عفی عنہ

ایک دن دورۂ حدیث میں آپ نے حدیث پر تقریر کے کے دوران فرمایا۔

"عبرت عمومِ لفظ کی ہوتی ہے نہ کہ محل خاص کی۔"

مولانا محمد ریاض الدین (حال شیخ الجامعہ جامعہ معینیہ غوثیہ ریاض الاسلام اٹک) نے عرض کی۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی تفسیر میں ہم بتوں کی تخصیص کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ کے بیان فرمودہ قاعدے کے تحت صرف بتوں کی تخصیص کا کوئی معنی نہیں بلکہ بُت اور غیر بُت سب اِسی میں آسکتے ہیں۔ اس لحاظ سے مخالفین کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

اِس پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔

ہمارے ہاں اِس مسئلہ میں تخصیص نہیں یعنی ہم خلاف قاعدہ عمل نہیں کرتے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تعمیم اپنے پورے نوع کو شامل ہوتی ہے۔ غیر نوع پر اس کے عموم کا کوئی معنی نہیں تو اس لحاظ سے بُت خواہ کسی چیز کا ہو اور جس ہی شکل پر ہو اس کے پورے افراد پر یہ آیت صادق آتی ہے، تو تعمیم ثابت ہوئی نہ کہ تخصیص۔ تعمیم کا اگر مخالفین یہ معنی لیں کہ آیت کا اطلاق انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام پر ہو تو یہ معنی قطعاً مردود ہے اور مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کا اطلاق ان مقدس طبقوں پر ہرگز نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ یہ مقدس ترین جماعتیں حزبُ اللّٰہ میں شمار ہوتی ہیں نہ کہ مِنْ دُوْنِ اللّٰہ

میں۔ [۲]

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی۔

کیا ولی اللہ لڑکا دے سکتا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا

"ولی اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ ملتا ہے یا نہیں؟"

اس نے عرض کی: حضور ولی اللہ سے خدا ملتا ہے۔

ارشاد فرمایا:

بتاؤ اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا لڑکا۔

اس نے عرض کی:

اللہ تعالیٰ تو بڑا ہے۔

اِس پر ارشاد فرمایا

جب اولیاء اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے تو اُن کے ہاں سے اُن کی دُعا سے لڑکا ملنا کیا مشکل ہے۔ [۳]

[۲] قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین۔ اٹک محررہ ۱۹۷۴ء، مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد مولانا موصوف نے اپنے ایک مکتوب محررہ ۲۱ جمادالاولی ۱۴۱۴ھ بنام فقیر قادری عفی عنہ مولف اوراق ہذا میں اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے۔

[۳] قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کردڑ پکا۔ محررہ ۴ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

وہابیہ کہتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر ختم نہ پڑھو۔ پھر فرمایا، اُن سے پُوچھا جائے کہ کھانا سامنے نہ ہو اور ختم شریف پڑھا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔ اِس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اگر پُوچھا جائے کہ کھانا سامنے ہو اور ختم نہ پڑھا جائے تو جائز ہے یا نہیں اِس کے جواب میں بھی وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔

اگر دو جائز باتیں مل جائیں تو ناجائز کیسے ہوا۔ [۵]

۵۔ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کہروڑ پکا۔ محررہ ۴ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

انداز تبلیغ و تربیت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تبلیغ و تربیت کے ضمن میں "محدثِ اعظم پاکستان" میں متعدد مقامات پر تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے۔ اسی عنوان پر مزید چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا مُفتی غلام سرور قادری

مشیر وفاقی شرعی عدالت، اپنی طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

محدثِ اعظم پاکستان مدرسہ انوار الابرار ملتان کے جلسہ میں تشریف لائے۔ میں اس وقت مدرسہ انوارالعلوم مُلتان میں زیرِ تعلیم تھا مجھے سکھر والے جلسہ میں آپ کی تقریر سُنتے ہی آپ سے عقیدت ہو گئی تھی، اس لیے یہاں بھی شرفِ زیارت حاصل کرنے حاضر ہوا۔ تین جوان آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے انہیں مسلکِ اہلسنت پر قائم دائم رہنے، اس کی تبلیغ کرنے، نماز ہائے پنجگانہ پابندی سے پڑھنے کی تبلیغ و تلقین فرمائی۔ پھر انہیں داڑھی رکھانے اور مونچھیں کٹانے کا بڑے پیارے انداز میں حکم دیا اور فرمایا کہ جس طرح وتروں کی نماز کو واجب سمجھتے ہو، اسی طرح داڑھی بڑھانے کو بھی واجب سمجھو۔ ایک مشت رکھانا واجب ہے۔ اِس کے

خلاف کرنے یعنی کم کرنے پر گناہ ہوگا اور عذاب ہوگا۔ حضرت محدثِ اعظم کی حسین تلقین کا ان پر گہرا اثر پڑا۔ اُنہوں نے داڑھیاں رکھوا دیں۔ اب وہ بحمدہٖ تعالےٰ شریعت کے پابند ہیں اور بڑی وجاہت رکھتے ہیں۔ [1]

مَولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ہارون آباد میں اپنی طالبعلمی کے زمانہ کا حال سُناتے ہیں۔

1951ء، (۱۔۷۔۱۳۷۰ھ) میں حضرت علامہ استاذ العُلماء مَولانا غلام رسُول رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کو حضرت قبلہ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ ہارون آباد میں تدریسی فرائض کے لیے روانہ فرمایا۔ ساتھ ہی چند طلبہ کو فیصل آباد سے ہارون آباد بھیجا اور پھر سالانہ جلسہ پر حضرت صاحب ہارون آباد تشریف فرما ہوئے، تو اتفاق سے حضرت صاحب کے نواسے جناب محمد فضل حق صاحب کی ولادت ہوئی۔ حضرت صاحب نے اس خوشی پر طلبہ کو انڈوں کا حلوہ کھلایا اور چند پند و نصائح فرمائے جو دَرج ذیل ہیں۔

صبح کا وقت باتوں میں ہرگز ضائع نہ کریں۔ نماز کے بعد [تلاوت] بعدہ اپنے اسباق میں مشغولیت ان شاءاللہ العزیز سارا دن اچھا گزرے گا۔

جس قدر علم میں توجہ کرو گے اتنا ہی ترقی و عروج حاصل کرو گے۔

[1] علمی یادداشت مولانا مفتی محمد اسلم قادری، محررہ ۱۹۷۰ء، مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

علم دین کو ذریعہ دُنیا ہرگز نہ بنانا اگر بنایا تو نقصان اُٹھاؤ گے۔

اپنی کتاب کے ساتھ ہر وقت محبت رہے۔ اپنے اسباق کو چار پانچ مرتبہ تکرار کرکے چھوڑنا چاہیے۔ تعلیمی وقت ہرگز نہ اکارت کرو۔

سبق کو جتنا یاد کرو گے اتنا ہی فائدہ اُٹھاؤ گے۔ اپنی کتاب کے سوا کسی اور کو محبوب نہ بناؤ۔

جتنا دُنیا کے پیچھے دوڑو گے اتنا ہی یہ آگے بھاگے گی، جتنا دُنیا کو چھوڑ کر بھاگو گے یہ اتنا ہی تمہارے پیچھے بھاگے گی۔

کھانا، بستر، لباس، مکان ایک وقت نہ ملے تو نہ ملے اپنے اسباق میں مصرُوف رہو۔ اگر سُوکھی روٹی مل گئی تو اِس کے ساتھ گذارا کرکے پڑھائی میں مصرُوف رہو۔

ایسی باتوں کی طرف ہرگز نہ جاؤ جو فضول ہوں، علم دین پڑھو۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔

ہر ماہ میں گیارہ آنہ یا گیارہ پیسہ کی فاتحہ گیارھویں شریف دے کر آپس میں کھالو تو اس میں بھی علم کی ترقی ہے گیارھویں شریف کے پابند بن جاؤ۔ باہم جھگڑا ہرگز نہ کرنا۔ مسائل میں بحث ضروری ہونی چاہیئے۔ [1]

[1] مکتوب مولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف بھلوال، بنام مُعتبر قادری عفی عنہ محررہ ۵ر فروری ۱۹۹۲ء

صوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد فرماتے ہیں
ایک حبیب نامی شخص نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت قبلہ محدث اعظم سے بیعت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ چلو۔ میں حبیب نامی ساتھی کو لے کر بیعت کی غرض سے جامعہ رضویہ حاضر ہوا، اور حبیب کا مدعا پیش کر دیا۔ آپ کو دیکھتے ہی وہ ساتھی بہت متاثر ہوا اس کے دل کی مراد پوری ہوئی۔ وہ آپ کے قدموں میں گر کر قدمبوس ہوا۔ آپ نے اسے بیعت فرمایا۔ پھر پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام حبیب ہے۔ آپ نے فرمایا

"اے بندۂ خدا! ایسا نہیں کہا کرتے کہو کہ میرا نام محمد حبیب ہے"۔

اتنا سننا تھا کہ اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ آج وہ آپ کے کلمات کی لذت اپنے سینے میں پاتا ہے۔ [3]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی نمازِ عصر کے بعد کی مجلس میں طلباء، علماء کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات حاضر ہوتے اور استفادہ کرتے۔ اسی نوعیت کی مجلس کا حال مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

[3] قلمی یادداشت صوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ محررہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء۔ مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

بیان کرتے ہیں کہ حاضرین میں ملک کے نامور، دانشور وکیل اہلسنت جناب مختار احمد انور ایڈووکیٹ حاضر تھے۔ انہوں نے ایک استفسار پیش کیا کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے شجرہ قادریہ میں ایک شعر لکھا ہے۔

قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرتِ نما کے واسطے

شعر کا بظاہر مفہوم یہ ہے قادری کے علاوہ باقی سلاسل ہائے طریقت پسندیدہ نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جو خود چشتی قادری ہیں اور سلسلہ قادریہ میں حضور امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان میں شرفِ بیعت رکھتے ہیں نے اس استفسار کے جواب میں فرمایا۔

"قادری کر، قادری رکھ اور قادریوں میں اُٹھا" سے مراد یہ ہے کہ اے مولا کریم مجھے حضور سید الاولیاء حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے ماننے والوں میں سے بنا دے اور غوثِ اعظم قدس سرہ کے نام لیواؤں میں میرا حشر کرنا۔ اس طرح تمام نقشبندی، چشتی اور سہروردی بھی حضور غوث اعظم کے نام لیواؤں میں شامل ہیں۔ لہٰذا یہ دعا سب سلاسل ہائے طریقت کے لیے یکساں ہے۔ [4]

[4] قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی محررہ ۱۹۸۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

مولانا محبوب عالم بن عبدالرحمٰن خالصہ کالج فیصل آباد،
حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ خلفِ اکبر و خلیفہ
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مسند رشد و ہدایت پر فائز ہونے
کے واقعات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت محدث اعظم
علیہ الرحمہ اپنی علالت سے پہلی بار صحت یاب ہو کر کراچی سے
مراجعت فرمائے لائلپور ہوئے تو احباب کو ایک دو گھنٹہ ملاقات
زیارت کے لیے وقت عطا فرماتے۔ الحمدللہ ناچیز بھی ایک روز حاضر
تھا۔ فرمایا۔

" مولانا معین الدین (مدظلہ) اور مولانا عبدالقادر (مرحوم) کہاں
ہیں بلاؤ۔"

مولانا حاضرِ خدمت ہوئے۔ مجلس میں حاضرین کے سامنے
" فضل رسول" نام کی خوب خوب تعریف فرمائی۔

فرمایا: فضل رسول کتنا پیارا نام ہے۔ یو۔پی، سی۔پی
میں یہ نام مشہور و معروف ہے۔ نام محمد اور پکارنے کو فضل رسول
فضل رسول، فضل رسول ......"

حضرت آقائے نعمت بار بار نام لے رہے تھے کہ حاضرین
کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ۵ے

۵ے قلمی یادداشت مولانا محبوب عالم فیصل آباد۔ محررہ ۲۳ رمضان ۱۳۹۳ھ
مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی علالت اور نقاہت کے
پیش نظر حاضرین کو برخاست کر دیا گیا۔ مولانا محبوب عالم فرماتے
ہیں کہ فضل رسول نام کی تعریف کرنے اور اس نام کو بار بار دہرانے
میں اس امر کی تربیت تھی کہ حاضرین جان لیں کہ میرا جانشین
" فضل رسول" ہی ہے۔ مدظلہم الاقدس بحرمۃ سیدالجن والانس
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و بحرم غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے کمال اتباعِ سنتِ
مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی خلافت کے لیے اسی طرز ایما
کو اختیار فرمایا جو حضور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
نے اپنی نیابت و خلافت کے لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے بارے میں اختیار فرمایا۔

سبحٰن من زین العلماء العارفین بسنۃ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

پیارے پیارے ناموں کی عظمت اُجاگر کرنے کا ایک واقعہ
جناب فیض الرسول اختر، ساکن برنالہ ۱۰۳ ج۔ب، فیصل آباد بیان
کرتے ہیں۔

۱۳۷۸-۷۹ھ/۱۹۵۹ء کو جب بندہ اسلامیہ کالج لائلپور میں
پڑھتا تھا۔ اپنے والد محترم حاجی شیر محمد کے ہمراہ مولانا حافظ احسان الحق
رضوی سے ملاقات کے لیے جامعہ رضویہ پہنچا۔ معلوم ہوا کہ مولانا
موصوف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے کمرہ میں موجود ہیں۔

اور وہاں کتاب لکھ رہے ہیں۔ بندہ وہیں حاضر ہوا۔ سلام عرض کرنے کے بعد وہیں مولانا موصوف کے پیچھے بیٹھ گیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ پلنگ پر جلوہ افروز تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پوچھا برخوردار کا نام کیا ہے۔

عرض کیا گیا، فیض الرسول

حضرت محدثِ اعظم قدس سرہ نے جب میرا نام سنا تو آپ فوراً پلنگ سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا:

برخوردار اٹھ کر مجھے ملو۔

چنانچہ میں آپ سے بغلگیر ہوا۔ اس وقت جو لطف و سرور حاصل ہوا، بیان سے باہر ہے۔ [76]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اس محبت بھرے عمل نے پیارے ناموں کی عظمت کی عملی تربیت دی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ تھی کہ سر میں سرسوں کے تیل کی مالش کراتے اس کے لیے بالعموم اس طالب علم کا انتخاب کیا جاتا جس کی خصوصی تربیت کرنا مقصود ہوتی وہ طالبعلم انتہائی قرب پاتا۔ اسی اثنا میں آپ اس کی علمی، عملی اور روحانی تربیت فرماتے۔ [77]

[76] مکتوب فیض الرسول اختر بنام حضرت غازی فضل احمد مدظلہ محررہ ۸ نومبر ۸۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

[77] قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور محررہ ۲۱ اگست ۱۹۷۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

مولانا ابوالبدر محمد شمس الزماں قادری لاہور جامعہ رضویہ فیصل آباد میں اپنی طالب علمی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ طالب علمی کے دوران ستیانہ بنگلہ فیصل آباد میں مجھے غیر مقلدوں سے مناظرہ کرنا تھا۔ اس کے لیے نماز عصر کے بعد جامعہ کے صحن یا چھت پر چہل قدمی کے دوران مناظرہ میں طرز استدلال سمجھایا کرتے۔ ایک روز جامعہ کی چھت پر چہل قدمی کے دوران مغرب کے قریب فرمایا:

"مولانا! چاند نظر آنے والا ہے ذرا دیکھو"

بندہ نے چاند دیکھ لیا اور انگلی کے اشارہ سے حضرت کو بتانا چاہا۔

آپ نے فرمایا:

"مولانا! چاند کی طرف انگلی کا اشارہ کرنا منع ہے۔ آپ یوں کہیں کہ فلاں مکان یا درخت کے اس کونے پر چاند نظر آ رہا ہے۔ چاند کی طرف انگلی کرنا بے ادبی ہے۔ [78]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ایسے مربی تھے جو شریعتِ مطہرہ کے ایک ایک حکم اور عمل کی تربیت بڑے پیار و محبت سے دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء تو رہے ایک طرف ایک عام ان پڑھ آدمی بھی شریعت مطہرہ کا مجسمہ پیکر بن جاتا۔

[78] قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری، لاہور، محررہ ۲۱ اگست ۷۵ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ
طالب علم کو وہی کچھ پڑھنے کی ترغیب دیتے جس کی وہ استعداد
رکھتا ہو۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بڑی عمر کے لوگوں نے جامعہ رضویہ
میں طلبہ کی تعلیم میں انہماک اور علم و علماء کی فضیلت جان کر علم دین
باقاعدہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ بعض اوقات حفظ قرآن مجید
کا شوق رکھنے والوں نے حفظ قرآن مجید کی اجازت چاہی۔ اس
صورت میں آپ ملاحظہ فرمایا کرتے کہ اس خواہش رکھنے والے
کی ذہنی استعداد کیا ہے اور دنیوی معاملات اور تلاش معاش
سے فراغت بھی پا سکتا ہے یا نہیں۔

اسی نوعیت کی ایک سرگذشت صوفی محمد عمر دراز، پرانی
غلہ منڈی فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میرے دل میں قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق
پیدا ہوا۔ میں نے حافظ مختار احمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ
مجھے قرآن مجید حفظ کرا دیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس سلسلہ
میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے اجازت لے لیں
میں نے عشاء کی نماز کے بعد حضرت سے عرض کی کہ میں قرآن مجید
حفظ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اجازت فرمائیں۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

" قرآن مجید کا حفظ کرنا پہاڑ اُٹھانے کے برابر ہے۔ پھر آپ

شادی شدہ ہیں۔ کاروباری تفکرات ہیں۔ اِس لیے یہ کام مشکل ہے
بچپن میں آسانی سے حفظ ہو سکتا ہے۔ اب بہت مشکل ہے۔ ہاں
اگر کوئی ولی نظر کر دے تو اب بھی ہو سکتا ہے۔"

صوفی محمد عمر دراز بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ آپ کے
قدموں میں گر جاؤں اور عرض کروں کہ حضور! آپ بھی ولی کامل
ہیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے کس کو تلاش کروں مگر میں بالکل حرکت
نہ کر سکا۔

اس کے بعد آپ نے میرے حسبِ حال ارشاد فرمایا:

آپ سورتیں یاد کر لیں آسانی سے حفظ ہو جائیں گی۔ ۹؎

۹؎۔ قلمی یادداشت صوفی محمد عمر دراز رضوی محررہ ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

شیخ الحدیث

مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز

ماضی قریب میں برصغیر کی پاک و ہند میں تقسیم سے پہلے یہاں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی کثرت نے اس خطہ کو علوم و معارف کا سدا بہار چمنستان بنا رکھا تھا۔ جلیل القدر عُلمائے کرام اور حاملانِ اسرارِ معرفت مشائخ عظام کی تدریس، تبلیغ اور تربیت کے مقامات علمی اور روحانی مراکز نے مُسلمانوں کے افلاس و غربت کے احساس کو بڑی حد تک زائل کیے رکھا۔ اغیار کی غلامی کے باوجود اِن مردانِ احرار کی تربیت میں کسی دَور میں اور کسی جگہ کمی نہ آئی۔ یہی وجہ ہے کہ اِن میں کسی کے اُٹھ جانے سے مسندِ علم و عرفان خالی نہ ہوتی تھی۔ اِن کا تربیت یافتہ اِس مسند کی زینت بن جاتا۔

جس طرح تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ تمام حضرت آدم علیہ السلام کی اَولاد ہیں۔ عربی، عجمی، خاندانوں اَور قبائل کی تقسیم اعتباری ہے، اور پہچان کے لحاظ سے مفید بھی ہے۔ قبائل کا وجُود اور پھر ان کی ضمنی تقسیم سے بندگانِ خدا کو پہچاننے میں آسانی ہے، ورنہ سَب ہی اولادِ آدم ہیں۔ اِسی طرح علمائے حقانیین اور مشائخ ربانیین اگرچہ ایک قسم کے علوم اور معارف حاصل کر کے مرتبہ و مقام پاتے ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف میں سَب ہی یکساں ہیں۔ اس لحاظ سے تمام علماً اور مشائخ ایک ہی وصف سے ممتاز ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف کے حصُول کے بعد اگر کسی ایک علم میں کسی عالم کو درجہ تخصص حاصل ہو جائے تو وہ اِس وجہ سے اِسی علم کے ماہرین میں شمار ہوتا ہے۔ مثلاً فقہ، حدیث، تفسیر، نحو، بلاغت، فلسفہ، کلام وغیرہ۔ ایسے علوم کا ماہر فقیہ، محدث، مفسر، نحوی، ادیب، فلسفی اور متکلم کے نام سے شہرت پاتا ہے۔ ماضی قریب میں ایسے ممتاز نام اکثر پڑھنے سننے میں آتے رہے۔ البتہ ایک امر قابلِ ذکر یہ ہے کہ ان ممتاز ناموں سے صرف انہی حضرات کو یاد کیا جاتا جو اِن علوم میں درجہ تخصص پر فائز ہوتے تھے۔ خواہ مخواہ اپنے کسی محبُوب عالم کو ان ممتاز ناموں سے یاد کرنے کا رواج نہ تھا، ایسے ناموں کو ہر کس و ناکس کے حق میں استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ ایک اخلاقی اور علمی ذمہ داری تھی جو اکثر و بیشتر پوری ہوتی رہی۔

اس مقام پر میں چند مثالوں سے اپنے مدعا کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

حجۃ الاسلام، مولانا حامد رضا بریلوی
مُفتیٔ اعظم، مولانا مصطفیٰ رضا نوری
صدر الشریعہ، مولانا محمد امجد علی اعظمی
صدر الافاضل، مولانا سید نعیم الدین مُراد آبادی

فقیہ اعظم ، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں

سراج الفقہاء ، مولانا سراج احمد خانپوری

تاج العلماء ، مولانا محمد عمر نعیمی

امام المحدثین ، مولانا سیّد دیدار علی الوری وغیرہ ۔ رحمہم اللہ تعالی

اس دور میں اگر نام کے بجائے صرف ان کے القاب کا ذکر کر دیا جاتا تو وہ لقب بھی بمنزلہ اسم علم کے کام دیتا ہے شخصیت کے تعارف میں کوئی ابہام نہ رہتا ۔

قیام پاکستان کے پندرہ بیس برس بعد تک یہ کیفیت رہی اور یہ القاب صرف مخصوص حضرات کے نام کا حصّہ رہے ۔ مثال کے طور پر

مفتیٔ اعظم ، مولانا ابو البرکات سید احمد قادری الوری لاہوری

فقیہ دوراں ، مولانا نور اللہ بصیر پوری

غزالی دوراں ، مولانا سید احمد سعید کاظمی

شیخ القرآن ، مولانا عبد الغفور ہزاروی

شیخ الاسلام ، مولانا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی

حکیم الامت ، مولانا مفتی احمد یار خاں بدایونی ، گجراتی

مناظر اسلام ، مولانا محمد عمر اچھروی

خطیب الاسلام ، مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری

فقیہ العصر ، مولانا مفتی اعجاز ولی خاں

مبلغ اسلام ، مولانا محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی

اسی طرح مشائخ عظام میں سے

امیر ملت ، پیر سید جماعت علی علی پوری

شمس العارفین ، پیر شمس الدین سیالوی

امیر حزب اللہ ، پیر غلام حیدر علی جلال پوری وغیرہ

علماء و مشائخ کی اس جماعت کے فرد فرید اور وحید مولانا محمد سردار احمد کو شیخ الحدیث اور محدث اعظم کے مبارک القاب سے یاد کیا جاتا تھا ۔ یہ القاب صرف آپ ہی کے لیے استعمال ہوتے تھے، اس دور میں اگر کوئی شخص اپنے کلام اور بیان میں صرف حضرت شیخ الحدیث یا حضرت محدث اعظم استعمال کرتا تو ذہن میں فوراً مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد کا نام سامنے آجاتا ۔

رحمة الله عليهم رحمة واسعة

اب ہماری علمی و روحانی پستی ، درماندگی کے ساتھ افسوس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مذکورہ جلیل المنزلت القاب کی عظمت کو ہم نے کم کر دیا ہے وہ یوں کہ ہر چھوٹے بڑے عالم کے نام کے ساتھ ان القاب کے استعمال کا رواج عام کر دیا ہے ۔ اب ہمارا ہر محبوب عالم مفتیٔ اعظم بھی ہے، فقیہ اعظم بھی ہے، شیخ الحدیث بھی ہے اور محدث اعظم بھی، مبلغ اسلام بھی ہے، مناظر اسلام بھی ہے ---------- اور نہ جانے کتنے عمدہ القاب کا حق دار ہے ۔ ؟

جس طرح ہر اہل کو اس کا حق ملنا ضروری ہے اِسی طرح غیرِ اہل کو حق دار بنانا اور بتانا ظلم و زیادتی ہے۔ جو عالم ربّانی اور شیخ طریقت علم و معرفت کے جس وصف میں ممتاز ہے اسے اِس وصف و لقب سے یاد کیجئے۔ یہی راہ حق ہے اور یہی راہ صواب

تذکرہ محدث اعظم پاکستان (دو جلد) میں صاحب تذکرہ کے لیے بالعموم حضرت "شیخ الحدیث" قدس سرہ کا لقب اِستعمال کیا گیا ہے، کیونکہ یہ لقب بمنزلہ آپ کے علم کے ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں بھی یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے اس میں اختصار اور سہولت کے علاوہ آپ کا علمی مرتبہ و مقام بھی واضح ہوتا ہے۔

فوائد حدیثیہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

چند مثالیں

نبراس المحدثین حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قدس اللہ اسرارنا بسرہ النوری نے کتب احادیث پر عربی میں حواشی اور تعلیقات لکھے۔ صحاح ستہ کی جو کتابیں آپ کے زیرِ مطالعہ رہتیں اکثر و بیشتر کے صفحات پر، بین السطور میں جہاں جگہ خالی ہوتی حواشی تحریر فرماتے، آپ کے کتب خانہ میں جواب آپ کے خلفِ اکبر و خلیفہ مجاز حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کی تحویل میں ہے۔ یہ حواشی تا حال قلمی صورت میں موجود ہیں۔ اکثر و بیشتر مقامات پر حواشی آپ کے تعمق نظر اور تبحر علمی کا شاہکار ہیں۔ یہ سرمایۂ علم آپ کے طبع زاد ہیں، ان کتب کے بعض صفحات پر دیگر شارحین کی عبارات بھی درج ہیں تاکہ متعلقہ حدیث کی تدریس کے دوران ان عبارات کو مسائل کے استخراج میں بطور استشہاد پیش کیا جائے۔

تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان کی تدوین کے دوران اِن حواشی سے اقتباس کیا تھا اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اندازِ تدریس میں بطورِ شواہد پیش کیا تھا اور ساتھ ہی اِس تمنا کا اظہار کیا تھا کہ

کوئی صاحب علم اِن حواشی کو ترتیب دے کر منظر عام پر لائے۔ یہ
خواہش اور تمنا آج بھی شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ ہمارے جامعات
میں احادیثِ طیبہ کے اساتذہ کرام اس کام کو آسانی سے کر سکتے ہیں،
کاش کوئی آگے بڑھے اور یہ سعادت حاصل کرے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی ایک اور عادت یہ تھی کہ
کتب احادیث کی جلد بندی کے وقت خاصی مقدار میں خالی اَوراق
شامل کروالیتے تاکہ ان خالی اَوراق پر مطالب احادیث کی نشاندھی ہو
سکے۔ چنانچہ آپ کے زیرِ مطالعہ کتب احادیث میں یہ امر ملاحظہ کیا
جاسکتا ہے۔

اِن مطالب اَحادیث میں آپ نے کیا بیان کیا ہے اسکا جواب
نہایت مشکل ہے۔ آپ کے ذہن میں متعلقہ حدیث شریف سے جو
مسائل متعلق ہوتے، اِن مسائل کے دیگر دلائل اور شواہد، جس حُسن انداز
سے تدریس احادیث کے وقت تقریر فرماتے، اِس کا بیان الفاظ میں
بہت مشکل ہے۔ ممتاز دانشور اور ماہرِ تعلیم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی،
فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث کے اندازِ تدریس کو اپنے الفاظ میں یُوں
بیان کرتے ہیں۔

" بارہا مسندِ تدریس سجی دیکھی۔ ایک نصف دائرہ جس میں
طلبہ کندھے سے کندھا جوڑے، صف بستہ، سامنے حضرت شیخ الحدیث
نہایت اَدب و احترام کی تصویر بنے، موضوع کے تقدس کا عملی اظہار

بن کر تشریف فرما ہوتے۔ ایک طالب علم حَدیث شریف کی قرأت
کرتا۔ سب اس کے انداز قرأت اور اسلوب تکلّم پر نظر رکھتے، حرکات
اور اعراب پر توجہ رہتی، غلطی کی نشاندھی ہوتی اور بالآخر متن کی مکمل
تصحیح کے بعد اِس کی توضیحات کا لمحہ آتا۔ ہر لفظ کی تفسیر بیان ہوتی
اور عربی الفاظ کی تفہیم کی ہر صُورت آزمائی جاتی۔ ترجمہ و تفہیم کا حق ادا
ہوتا تو استنباطِ مسائل اور تطبیق احکام کی منزل آتی۔ بین السطور مفہوم
کا بیان ہوتا۔ صراحۃ النص سے مسائل اخذ کیے جاتے۔ پھر اشارہ و کنایہ
کی بنیاد پر مطالب کا بے پایاں دفتر کُھل جاتا۔ ہم معنی، قریب المعنی
روایات کی تطبیق ہوتی اور بظاہر مخالف روایات کی تاویل کا حق
ادا کیا جاتا۔ یوں محسوس ہوتا کہ قرآن و حدیث اور اقوالِ عُلماء مستحضر
ہیں اور استشہاد میں کہیں نہ سقم ہے نہ ژولیدہ بیانی کا گلہ، بے تکان
اور والہانہ انداز میں گفتگو ہوتی۔ مفہوم کی وضاحت کا ہر انداز آزمایا
جاتا، حتی کہ متنِ حدیث کی مراد سطح ذہنی پر جگمگانے لگتی۔ رَوایات
کے استشہاد سے حافظے کی قوت کا اندازہ ہوتا اور ہر ہر حَرف کے
وَرے جھانکنے کے پُرتاثیر انداز سے موضوع سے محبت اَور خلوص کا
ثبوت ملتا۔ " (محدثِ اعظم پاکستان، جلد اوّل ص ۲۷۹، ۲۸۰)

حدیث کی تدریس اور اس کے معانی و مطالب کی تفہیم کے
دوران جو انداز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اختیار فرماتے اور
گھنٹوں مسلسل درسِ حدیث ہوتا، قلم اِس کا کماحقہ کس طرح احاطہ

کر سکے۔ البتہ حدیث سے جو مطالب و معانی حاصل ہوتے انہیں متعلقہ صفحہ پر بالعموم اور کتاب کے ابتداء میں زائد اوراق پر بالخصوص درج فرما دیتے۔ یہ تحریر صرف اشارہ پر مشتمل ہوتی۔ اس میں تشریحی انداز نہ ہوتا بلکہ بعض اوقات تو حدیث میں سے صرف وہی جملہ درج فرماتے جس سے مسئلہ اخذ کیا جانا مطلوب ہوتا۔

یہ اشارات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی قوتِ بیانیہ کا ایک انداز لیے ہوئے ہیں۔ تشریحی انداز تو تدریس کے وقت معلوم کیا جا سکتا تھا اور یہ اختصار بھی آپ کی قدرت علمی پر دلیل ہے۔ گویا یہ متن ہے اور تقریر اس کی تشریح۔

کتبِ احادیث کے اوائل میں زائد صفحات اس قسم کے اشارات سے بھر جاتے۔ ان اشارات کی تفہیم اور تشریح کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعت علمی، مسائل کا استحضار، موضوع سے لگن، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلوق خدا پر شفقت درکار ہے، جو اب نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ مجھ جیسے بے بضاعت کے لیے ان سے اخذ معانی و مطالب ایک دشوار امر ہے۔ تاہم اس جذبہ کے تحت کہ کوئی صاحب علم، صاحب ذوق ان اشارات سے معانی و مفاہیم کو احاطہ تحریر میں لے آئے، ان سے خود استفادہ کرکے، دوسروں کے لیے آسان فرمادے۔ ان حواشی اور اشارات کو اصلی حالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز ان فوائدِ حدیثیہ سے آنے والا مورخ آپ کے

مقامِ علمی کا اندازہ کر سکے گا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائدِ حدیثیہ میں موجودہ دور کے تمام اعتقادی، فقہی اور اختلافی مسائل کے دلائل ہیں۔ یاد رہے کہ محدثین نے اپنی کتب، صحاح، سنن، جوامع اور مسانید میں مختلف ابواب میں متعدد احادیث جمع فرمائی ہیں۔ ابواب سے متعلق متعدد احادیث کو جمع کرکے متعلقہ مسئلہ واضح کیا جاتا ہے۔ مگر متعلقہ مسائل کے علاوہ ان احادیث سے دیگر مسائل کا استنباط بھی ہوتا ہے۔ ان فوائدِ حدیثیہ میں مستنبط ہونے والے نئے مسائل اور دلائل کا ذکر ہے، اس لیے یہ فوائد حدیثیہ فوائد سے بھرپور ہیں اور خاصے کی چیز ہیں۔ اہلِ علم صاحبانِ ذوق کے لیے ارمغانِ حدیث ہیں۔

چونکہ یہ فوائد قلم برداشتہ لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں کسی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ تعمق نظر کے بغیر، سرسری طور پر یہ بتانا بھی ممکن نہیں کہ ان میں کون کون سے مسائل بیان ہوئے تاہم ایک نظر میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں:

۱۔ حضور سید الکونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب
۲ اختیار
۳۔ تصرف
۴ فضائل
۵۔ امتناع نظیر

۶۔ ملکِ تام

۷۔ حیاتِ مبارکہ

۸۔ ندائے یارسُول اللہ

۹۔ حاضر ناظر

۱۰۔ میلاد

۱۱۔ قیامِ تعظیمی وغیرہ

۱۲۔ اور تقلید شخصی کے دَلائل

۱۳۔ فضائل صحابہ

۱۴۔ کرامات اولیاء اللہ

۱۵۔ محبُوبانِ ربِّ قدیر سے استعانت

۱۶۔ مومنین کا عبدِ مُصطفیٰ ہونا۔

۱۷۔ اَولیاءاللہ کی نذر و نیاز

۱۸۔ اِن کے لیے جانور ذبح کرنے کا جواز

۱۹۔ مُسلمانوں میں رائج روایات مثلاً تیجہ، سَاتواں، دسواں، چالیسواں وغیرہ۔

۲۰۔ ایصَالِ ثواب کے لیے مروجہ فاتحہ، دُعا بعد جنازہ وغیرہ۔

۲۱۔ فرقِ باطلہ مثلاً نجدی، وَہابی، دیوبندی، مرزائی، شیعہ، خاکساری، پرویزی، چکڑالوی، مودودی وغیرہ کی تردید اور اِن سے مقاطع کے دلائل۔

۲۲۔ بظاہر مخالف مفہوم کی اَحادیث میں تطبیق

۲۳۔ ناسخ ومنسوخ کا بیان

۲۴۔ ائمہ مجتہدین کے فضائل

۲۵۔ اُصول حدیث اور

۲۶۔ اسماء الرجال کے علاوہ متعدد موضوع شامل ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعت علمی، دلائل کا استحضار اور احادیثِ طیبہ پر گہری نظر کا اندازہ کرنے کے لیے صِرف بخاری شریف جلد اوّل پر آپ کے فوائدِ حدیثیہ کو سامنے رکھیے تو معلوم ہوگا کہ آپ نے حضُور نبی اکرم محبوب ومکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے علمِ غیب کے اثبات کے لیے دو سو بیس احادیث۔

اختیار اور فضائل کے لیے ایک سو پچاسی احادیث

کرامات ومعجزات کے لیے پچاس

فضائل صحابہ کے لیے چالیس

اُصولِ حدیث، اسماء الرجال اور تقلیدِ شخصی کے وجوب کیلئے ایک سو پچاس احادیث۔ اور حاضر و ناظر کے اثبات کیلئے بارہ اقوال ائمہ جمع فرمائے ہیں۔ یہ تفصیل بخاری شریف کی جلد اول سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں دیگر عنوانات سمیت سات سو سے زائد دلائل اور احادیث کا مجموعہ اور بخاری شریف جلد ثانی کے چھ سو سے زائد فوائدِ حدیثیہ اُمت کے لیے گلدستہ محبت اور ارمغان حدیث ہے۔ صحاح ستہ کی

دیگر کتب کے فوائد اگرچہ اِس کثرت سے نہیں تاہم وہ بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔

فجزاہ اللہ جزاً اوفی عنا وعن المسلمین ورضی اللہ عنہ و عنا وعن المسلمین

بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وصحبہ وبارك وسلّم۔

وبحرمۃ سید الاولیاء الکاملین سیدنا الغوث الاعظم الجیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

آئندہ سطور میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ان فوائدِ حدیثیہ سے چند اقتباس پیشِ خدمت ہیں۔ اِن کی توضیح فقیر غفرلہ القدیر (مولف اوراق ہذا) کی طرف سے ہے۔ اگر کوئی عبارت مسلکِ حق سے متصادم ہو تو اس کو فقیر غفرلہ القدیر کی کم علمی پر محمول فرماتے ہوئے اِصلاح کی کوشش فرمائیں۔ حضرت موصوف کا دامن ان اغلاط سے پاک ہے۔

کِسی شے کے جائز یا ناجائز، حلال یا حرام ہونے کے لیے نصوص شرعیہ میں سے اگر کوئی صریح نص دستیاب نہیں ہوتی تو ایسی صُورت میں علماء کرام شریعت کے مسلمہ قواعد میں سے کِسی قاعدہ سے مسئلہ کا جواز یا عدم جواز حلت وحرمت اخذ کر لیتے ہیں۔ ایسی صورت کوئی جامع قاعدہ ہی اس مسئلہ میں بمنزلہ نص کے ہوتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے متذکرہ اصول حدیث سے ثابت کیا۔ بخاری شریف زیرِ باب الخیل لثلثۃ وقول اللہ تعالٰی والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ میں ایک طویل حدیث میں گھوڑے کی سواری کے بارے میں فرمایا کہ:

یہ سواری بعض کے لیے باعثِ اجر ہے۔

بعض کے لیے جائز ہے

اور بعض کے لیے باعثِ گناہ

متذکرہ اُمور کی وضاحت فرمانے کے بعد حدیث کے اس حصہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اِستدلال کیا

وسئل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الحمر فقال ما انزل علی فیھا الا ھذہ الایۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ [1]

حضورِ شارع علیہ الصلاۃ والسّلام سے گدھے کی سواری کے بارے میں پُوچھا گیا کہ کیا اِس میں بھی ثواب اور اجر ہے تو آپ نے فرمایا:

اس بارے میں کوئی صریح حکم تو مجھ پر نازل نہیں ہوا۔ البتہ قرآن مجید کی آیت۔

[1] بخاری جلد اوّل ص: ۳۰۱، مسلم شریف جلد اوّل ص: ۳۱۹

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره ۔

(جو ذرہ بھر نیکی کرے اس کا اجر پائے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے اس کا بدلہ پائے گا)

ہر خیر اور شر کے احکام کی جامع ہے ۔ اسی سے مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ گدھے کی سواری کے احکام کیا ہیں ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے یہ مختصر مگر جامع کلمات اس حدیث کے ضمن میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں ۔

فیه الارشاد الی الاستنباط من العمومات والاطلاقات تدبر فانه ینفعك فی مواضع شتی ۔ [2]

اس حدیث میں عمومی احکام اور مطلق نصوص سے احکام اخذ کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے ۔ اس حدیث اور اس اصول کو یاد رکھو ۔ بہت جگہوں میں یہ کلیہ نفع دے گا ۔

[1] بخاری شریف ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ اوعی من سامع ۔

حجۃ الوداع کے موقع پر شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا ۔

[2] فوائد حدیثیہ ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال ای یوم هذا فسکتنا حتی ظننا انه سیسمیه سوی اسمه قال الیس یوم النحر .... الی آخره [3]

یہ کون سا دن ہے ۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم خاموش رہے اور ہمارا گمان تھا کہ شاید اس دن کا حضور علیہ السلام کوئی اور نام رکھ دیں ۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں ....)

حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو صحابہ کرام حج کے لیے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لائے ۔ مناسک حج ادا کیے، وہ کیسے بھول سکتے ہیں کہ یہ ایام کون سے ہیں ۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر ان کی خاموشی بلا وجہ نہ تھی ۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ یہ دن اگرچہ یوم النحر ہے مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شارع ہیں، آپ اگر چاہیں تو اس دن کو کسی اور نام سے موسوم فرما دیں ۔ اس لیے تقاضائے ادب کے تحت خاموشی اختیار فرمائی ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز علامہ کرمانی شارح بخاری کے حوالہ سے فرماتے ہیں ۔

فیه اشارة الی تفویض الامور بالکلیة الی الشارع [4]

یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے عمل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ تقاضائے ادب یہ ہے کہ تمام امور کو شارع علیہ الصلاۃ والسلام کے سپرد کر دیا جائے ۔

[3] بخاری جلد اول ص ۱۶ [4] فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

منتظمین اور مسترشدین کے لیے اس حدیث کے فائدہ کو ایک مختصر جملہ سے واضح فرما دیا۔

ے یہ مسئلہ نصوص شرعیہ، آیات قرآنیہ، احادیثِ طیبہ اور اقوال ائمہ کرام سے ثابت ہے کہ محبوبانِ خدا، انبیاء و اولیاء کو خطاب کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ محبوبان بظاہر سامنے نہ ہوں۔ اِس لیے کہ یہ کریم حضرات اپنے رب کی عطا کردہ قوت سے ندا کرنے والے کی ندا سُنتے ہیں۔ اِس میں قبل وصال اور بعد وصال کی کوئی تخصیص نہیں۔ بلکہ علماء تو فرماتے ہیں کہ مومن کے علاوہ کافر بھی بعد موت اپنی قبر میں منادی کی پکار سُنتا ہے۔ قبرستان میں چلنے والے کی جُوتی کی آہٹ سُنتا ہے۔ قوم کو عذاب آنے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کی میتوں پر جاکر انہیں ندا دی۔ غزوہ بدر میں کفار کے مقتولین کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندا دی۔ یہ دلائل ہر ذی علم کے سامنے ہیں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے اس مسئلہ کے لیے نہایت اچھوتے انداز میں درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا۔

یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا۔ ۵ے

(اے اُمت مصطفیٰ! اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں

۵ے ۔ فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ۔

تو تم بہت گریہ زاری کرتے اور کم ہنستے)

آپ نے نہایت مختصر دو جملوں میں دو مسئلوں کے اثبات کی طرف اشارہ فرمایا۔

فیہ النداء لجمیع الامۃ بیا........ فیہ خصوصیۃ العلم۔ ۶ے

۱۔ اُمتِ مصطفیٰ کی گنتی و تعداد بے شمار ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل جو حضرات آپ پر ایمان لائے وصال کے بعد آپ کے متبعین اور قیامت تک ہونے والے سب مومن حضور کی اُمت ہیں، بلکہ عند التحقیق تمام اولین و آخرین میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ انبیاء سابقین اور ان کے اُمتی سب ہی حضور سرورِ کائنات کے اُمتی ہیں۔ ان سب کو حضور شارع علیہ السلام نے حرفِ ندا سے خطاب فرما کر واضح فرما دیا کہ ندا کے لیے ضروری نہیں کہ منادی سامنے حاضر ہو بلکہ آنکھوں سے بظاہر پوشیدہ کو بھی ندا کرنا جائز ہے۔ مسلمانوں کا اِسی پر اعتقاد ہے اور اِسی پر عمل۔ مسلمان یا رسول اللہ اور یا غوثِ اعظم وغیرہ خطاب اِسی اُصول کے پیشِ نظر کرتے ہیں۔

۲۔ اِسی حدیث میں عالم ما کان وما یکون نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کا اثبات ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا جملہ

۶ے ۔ فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

فیہ خصوصیة العلم

اِس حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔

ے قرآنِ مجید میں حضورؐ سیّد الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے بارے میں اَرشاد ہوا۔

وما علمناه الشعر وما ینبغی له [7]

(اور ہم نے آپ کو شعر کی تعلیم نہ دی اور یہ آپ کے شایانِ شان نہیں۔)

حالانکہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں ہم پڑھتے ہیں کہ آپ نے متعدد مقامات پر شعر پڑھے۔ غزوۂ احد میں آپ کی انگشت مبارک زخمی ہوگئی۔ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

ھل انت الا اصبع دمیت

وفی سبیل الله مالقیت [8]

(اے اُنگلی تجھے یہ زخم اللہ کی راہ میں لگا ہے تسلی رکھ)

غزوہ احزاب میں خندق کھودتے وقت حضورِ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا۔

اللھم ان العیش عیش الاخرہ

فاغفر الانصار والمهاجرہ

[7] سُورة یٰسین [8] بخاری، جلد اوّل ص ۳۹۳ [9] بخاری جلد اول ص ۳۹۰

دوسری روایت میں یہ شعر یوں آیا

اللھم انه لاخیر الاخیر الاخرة

فبارک فی الانصار والمهاجرة [10]

غزوہ حنین میں آپ نے یہ شعر پڑھا

انا النبی لا کذب

انا ابن عبد المطلب [11]

اِسی طرح بعض غزوات میں آپ نے رجز بھی پڑھے، حالانکہ رجز بھی علماء کے نزدیک شعر کی ایک نوع ہے۔ قرآن شریف میں آپ سے شعر کی نفی کی گئی ہے۔ اِس بظاہر اختلاف کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر جملے میں حل فرما دیا

المنفی ھو صنعة الشاعریه لاغیر

قرآنِ مجید میں جس شعر کی نفی کی گئی ہے اِس سے مُراد صنعتِ شعر کی نفی ہے نہ کہ شعر پڑھنے کی۔ اِس جملے سے قرآن و حدیث میں بظاہر تضاد رفع ہو گیا۔

ے شریعتِ مطہرہ کے کسی ایسے معاملہ میں کہ جس میں عقل کا دخل نہ ہو۔ کسی صحابی کا فعل درحقیقت مرفوع حدیث کے قائم مقام ہے۔ جمہور محدثین اور ائمہ مجتہدین کا یہی موقف ہے۔

[10] بخاری۔ جلد اوّل ص: ۳۹۸ [11] بخاری جلد اوّل ص: ۴۰۱

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث سے استنباط فرمایا۔

حضرت انس بن مالک ملک شام سے جب واپس آئے تو حضرت انس بن سیرین نے ان کا استقبال مقام عین التمر پر کیا اس وقت انس بن سیرین نے دیکھا کہ انس بن مالک دراز گوش پر سوار، نماز میں رکوع اور سجدہ کی بجائے اشارہ سے نماز ادا فرما رہے ہیں۔ اس وقت آپ کا رُخ سمت قبلہ کی طرف نہیں ہے، انس بن سیرین نے یہ کیفیت دیکھ کر استفسار فرمایا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ۔ ۱۲؎

(اگر میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں ایسا ہرگز نہ کرتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ایک مختصر جملہ میں مسئلہ کی دلیل ذکر کی۔ لکھتے ہیں۔

فیہ دلیل علی ان فعل الصحابی یدل علی السنۃ وترکہ بعد الروایۃ علی النسخ۔ ۱۳؎

۱۲؎ بخاری جلد اول ص: ۱۴۹ ۱۳؎۔ فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اِس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ صحابی کا فعل سنت پر دلالت کرتا ہے اور روایت کرنے کے بعد کوئی صحابی اپنی ہی روایت کردہ حدیث پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ حدیث منسوخ ہے۔ ایسا تو ممکن نہیں کہ صحابی روایت کر کے غیر منسوخ حدیث پر عمل نہ کرے۔

ے روایت کے اعتبار سے بعض احادیث درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور محدثین کرام نے انہیں روایت بھی فرما دیا ہے مگر اس کے باوجود وہ منسوخ ہیں اِن پر عمل جائز نہیں۔ اِن کی ناسخ احادیث پر عمل ہوگا۔ کوئی نادان حدیث کو دیکھ کر اگر یہ کہہ دے کہ فلاں امام نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا، یہ حدیث صحیح ہے مگر منسوخ ہے اِس لیے قابلِ عمل نہیں، حالانکہ فلاں محدث نے اپنی کتاب میں اس کو روایت کیا ہے، ایسے ہی کہا جائے گا اگرچہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اِس اُصول کو حدیث ہی سے اخذ فرمایا۔ بخاری شریف میں ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی وھو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .... ۱۴؎

(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اِس حال میں کہ آپ نے امامہ بنت زینب کو اُٹھا رکھا تھا۔)

۱۴؎۔ بخاری جلد اول ص ۷۴،

آپ نے لکھا "غیر المقلدین غیر عامل" [15]

یعنی یہ حدیث منسوخ ہے کہ غیر مقلدین، جنہیں حدیث پر عمل کا دعویٰ ہے اور ائمہ مجتہدین ہیں سے کسی کی تقلید کو حرام سمجھتے ہیں، بھی اس حدیث پر عمل نہیں کرتے۔ گویا عملاً انہوں نے تسلیم کرلیا ہے کہ یہ منسوخ ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے۔

ے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی تقلید کو حرام اور شرک کہنے والوں کا موقف ہے کہ اپنے کو حنفی، شافعی وغیرہ نہ کہلواؤ بلکہ محمدی کہلواؤ اس لیے کہ تقلید شخصی حرام ہے۔ ان کا یہ عقیدہ باطل ہے، کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین میں اکثر حضرات تقلید شخصی کے عامل تھے۔ فقہی مسائل میں مجتہد صحابہ کرام کی تقلید کرکے ہمارے لیے دلیل شرعی قائم فرما دی۔

تقلید شخصی کے وجوب پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بہت سی احادیث جمع فرما دی ہیں۔ بعض اوقات آپکا استدلال اچھوتا ہوتا ہے۔ حدیث شریف یا سند کے کسی ایک کلمہ سے آپ تقلید شخصی سے دلیل اخذ فرماتے۔ عام قاری کی توجہ اس طرف کم ہی جاتی ہے۔

[15] فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

بخاری شریف نے ایک حدیث کی سند یوں ذکر کی۔

حدثنا محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی ثنا هشيم انا حصين عن سعيد بن عبيدة عن ابی عبد الرحمن وكان عثمانيا فقال لابن عطية وكان علويا ...... [16]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے فوائد حدیثیہ میں فرماتے ہیں

فيه دليل اطلاق الحنفی والشافعی [17]

جس طرح حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ سلمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تقلید شخصی کرکے عثمانی کہلاتے تھے اور حضرت ابن عطیہ حبان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تقلید کی بنا پر علوی کہلائے یا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی تقلید میں شافعی کہلائے تو جائز ہے۔ اس میں کوئی ممانعت نہیں۔

تقلید شخصی کی طرح اگر کوئی شخص کسی جماعت کی پیروی کرے تو بھی جائز ہے۔ اس کی طرف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا:

قال سفيان قلت ليحيى وانا غلام ان اهل مكة يقولون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخص فی بیع العرايا فقال وما يدری اهل مكة قلت انهم

[16] بخاری جلد اول ص: ۴۳۳ [17] فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

یروونہ عن جابر فسکت قال سُفیان انّما ارادت ان جابرا من اھل المدینۃ .... [18]

اِس حدیث میں بیع العرایا کے بارے میں دو فقہی جماعتوں کا ذکر ہوا۔ اہلِ مکّہ اور اہلِ مدینہ، گویا اختلاف مذاہب جائز ہے جیسا حنفی اور شافعی کا اختلاف۔

معاملات بیع، اجارہ، ماپ اور وزن کے بارے میں جب کوئی نص شرع سے ثابت نہ ہو، لوگوں کی عادت اور عرف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے درج ذیل حدیث سے فقہی مذاہب کے جواز پر استناد فرمایا ہے۔

امام بخاری باب کا عنوان یوں قائم کرتے ہیں۔

باب من اجری امرالامصار علی ما یتعارفون بینھم فی البیوع والاجارۃ والمکیال والوزن وسنتھم علی نیاتھم ومذاھب المشھورۃ .... [19]

بیع، اجارہ وغیرہ میں مذاہب فقہاء کا اعتبار اور ان کا طریقہ جائز ہے۔

چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنے کے بارے میں دو طرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اس سے منع فرمایا گیا ہے

[18] بخاری جلد اوّل ص: ۲۹۲ [19] بخاری جلد اول ص: ۲۹۴

اور بعض اِس کے اثبات اور جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

امام بخاری کا مسلک یہ ہے منع والی احادیث منسوخ ہیں اگرچہ ان کی روایت سند صحیح کے ساتھ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے امام بخاری کے استدلال کو ان کی روایت سے یوں اخذ فرمایا:

وعن ابن شھاب عن سعید بن المسیب کان عمر وعثمان یفعلان ذلک۔ [20]

کرمانی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں۔

کان البخاری ذھب الی ان حدیث النھی منسوخ بھذا الحدیث واستدل علی نسخہ بعمل الخلیفتین بعدہٗ۔ [21]

جب دو خلفاء راشدین حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہما چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھ لیتے تھے تو اِن جلیل القدر صحابہ کا عمل واضح کرتا ہے کہ وہ حدیث منسوخ ثابت ہو جائے تو اِس پر عمل نہیں ہوگا۔

یاد رہے حدیث کا ثبوت اور شے ہے اور اِس پر عمل اور

[20] بخاری جلد اوّل ص: ۶۸ [21] فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ

شے ۔ بعض اوقات صحیح الاسناد حدیث پر بھی عمل نہیں ہوگا کیونکہ
وہ منسوخ ہوگی۔ بعض اوقات ضعیف حدیث پر عمل ہوگا کہ اس کی
تائید دوسری احادیث یا تعامل صحابہ سے ہوتی ہے۔ لہٰذا غیر مقلدین
کا کسی منسوخ حدیث کو پیش کرکے یہ اعتراض کرنا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
نے اس پر عمل نہیں کیا، نری جہالت ہے۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے
بخاری شریف کی حدیث کے ایک دولفظی جملہ سے استناد کیا ہے۔
"باب الصائم یصبح جنبا" میں حدیث کے آخر میں یوں ہے۔

الاول اسند [۲۲]

دوسری حدیث سے پہلی حدیث زیادہ قوی ہے۔ لہٰذا
اختلاف کی صورت میں قوی تر حدیث پر عمل کیا جائیگا۔ بوجہ ضعف
کے پہلی حدیث قابل عمل نہ رہی۔

ے معین حقیقی ذات باری عزاسمہ ہے۔ ایاک نعبد وایاک
نستعین میں اسی معین حقیقی سے استعانت طلب کی گئی ہے،
مگر اس معین حقیقی نے بندگانِ خاص کو اپنی استعانت کا مظہر بنایا
ہے۔ اِن محبوبانِ خدا سے استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی
استعانت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کے کثیر دلائل موجود ہیں،

۲۲ے بخاری جلد اول ص : ۲۵۸

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے محبوبانِ حق سے استعانت
کی دلیل بخاری کی حدیث سے اخذ فرمائی۔ آپ نے فوائد حدیثیہ میں
ایک حدیث کی طرف صرف اشارہ فرمایا:

عن جابر قال توفی عبدالله بن عمر بن حزام
وعلیه دین فاستعنت النبی صلی الله علیه وسلم علی
غرمائه ان یضعوا من دینه الخ [۲۳]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد
عبداللہ کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ مقروض تھے۔ قرض خواہوں
کے بارے میں میں نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب
کی کہ قرض خواہ میرے والد کا قرض کم کردیں ------

اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا حضور سرورِ کونین
صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کرنا ثابت ہے۔ گویا محبوبان
حق سے طلب استعانت سنتِ صحابہ سے ثابت ہے۔

ے باعث تخلیق آدم و عالم سید و سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم
کا نورِ انور تمام مخلوق کی پیدائش سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ آپ اس
وقت بھی نبی تھے کہ ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام
کا وجود نہ بنا تھا۔ اولادِ آدم میں آپ کے وجود مسعود کا ظہور

۲۳ے بخاری جلد اول ص : ۲۸۵

لباسِ بشریت میں ہوا ۔ بشریت آپ کا لباس تھا نہ کہ آپ کی
حقیقت ۔ عربی لغت کے اعتبار سے بشر کا معنی ظاہری صورت ہے ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری کی حدیث کے ایک
جُملہ سے اس مسئلہ پر اِستدلال فرمایا :

.... حتی اذا ظن انہ قد اروی بشرتہ افاض
علیہ الماء ثلث مرات ۔ [20]

علامہ عینی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث
قدس سرہ لکھتے ہیں ۔

ای ظاھر جلد الانسان [21]

بشرہ یعنی ظاہری جلد پر پانی بہانا غسل میں کافی ہے ۔ جس
طرح ظاہرِ جلد سے آدمی کو بشرہ کہا گیا ہے ۔ اِسی طرح بشر سے مراد
ظاہری صورت ہے ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اِسی وجہ سے
آیت مبارکہ :

قل انما انا بشر مثلکم الخ

کے ترجمہ میں اِسی مفہوم کو بیان فرمایا ہے ۔

(ترجمہ) تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں [22]

۲۰ ۔ بخاری جلد اوّل ص : ۱۴۱ ۲۱ ۔ فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
۲۲ ۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ۔

ہے مخلوقات میں حضور سیّدِ عالم نبی معظم رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات قدسی صفات بے مثل و بے نظیر ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
افضلیت اور بے مثلیت پر اُمّت کا اجماع ہے ۔ بعض نادان براہِ
جہالت اور بعض علماء براہِ حسد و عناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام انسانوں
جیسا انسان کہتے ہیں ۔ ایسا عقیدہ توہینِ رسالت پر مبنی ہے اور کفر
ہے ۔ بظاہر جن آیات اور احادیث میں خود انبیاء کرام اور سید الانبیاء
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی مثلیت کے کلمات ملتے ہیں ۔ ان
میں انبیاء کرام اور خود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم نے براہِ تواضع
ایسا فرمایا ، ورنہ آیات و احادیث کا کثیر ذخیرہ اِس امر کے ثبوت کے
لیے موجود ہے ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی بے مثلیت کی چند احادیث کو یکجا جمع فرمایا ہے ۔ یہ احادیث
صرف بخاری شریف کی نصف اول کی ہیں ۔ آپ بھی اِن احادیث
طیبہ کو پڑھیں اور اپنے محبوب نبی کی عظمت کے جلوے ملاحظہ کریں ۔

قال لست کھیئتکم انی اظل اطعم واسقی [23]

قال لست کاحد منکم [24]

قال لست کاحدکم [25]

۲۳ ۔ بخاری جلد اوّل ص ۲۵۷ ۲۴ ۔ بخاری جلد اوّل ص ۲۶۳ ۲۵ ۔ بخاری جلد اوّل ص ۲۶۳

قال انی لست مثلکم انی اطعم واسقی [۲۶]

قال انی لست کھیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساقٍ یسقینی۔ [۲۷]

قال انی لست کھیئتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی [۲۸]

قال لست کھیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساق ویسقینی۔ [۲۹]

قال وایاکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی۔ [۳۰]

ان مذکورہ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور سید و سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہاری مانند نہیں نہ تم میں سے کوئی میری مثل ہو سکتا ہے، میری ذات بے مثل ہے اس کی نظیر ممکن نہیں۔

دنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں کا خالق مولیٰ عزوجل ہے۔ وہی مالک حقیقی ہے۔ اسی نے اپنے محبوب و مکرم نبی معظم، مالک جمیع نعم، قاسم جمیع رحمت، مالک رقاب امم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اپنی تمام نعمتوں، برکتوں کا خازن اور قاسم بنا دیا۔ اب جہاں میں جس کو ملا، جب

۲۶ ۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳ ۲۷ بخاری جلد اوّل ص ۲۶۳ ۲۸ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳

۲۹ ۔ بخاری جلد اوّل ص: ۲۶۴ ۳۰ بخاری جلد اوّل ص: ۲۶۳

ملا یا ملے، جتنا ملا یا ملے، جو ملا یا ملے، سب حضور کی عطا سے ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی وسعت علمی اور حفظِ حدیث کے جلوے دیکھئے کہ صرف بخاری نصف اوّل سے اس مضمون کی متعدد احادیث یکجا جمع فرما دیں۔ اس میں عام آدمی بلکہ طلباء و علماء کے لیے کتنی سہولت پیدا فرما دی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم وخازن واللہ یعطی۔ [۳۱]

فانی انما جعلت قاسما اقسم بینکم۔ [۳۲]

فانما انا قاسم۔ [۳۳]

واللہ المعطی وانا القاسم۔ [۳۵]

بعثت قاسما اقسم بینکم [۳۴]

انما انا قاسم اضع حیث امرت۔ [۳۶]

متذکرہ احادیثِ طیبہ میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ رب کی نعمتوں کا میں خازن ہوں اور انہیں تقسیم کرتا ہوں۔ تمام نعمتوں کی تقسیم میرے ہاتھوں ہوتی ہے۔ گویا اس جہان میں، قیامت و حشر و حساب و کتاب میں اور جنت میں جو نعمتیں کسی کو ملی یا ملیں گی، سب حضور کے ہاتھوں تقسیم ہوئیں۔ دنیا والے

۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶۔ بخاری جلد اول ص: ۴۳۹

سب ہی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست عطا کے دست نگر ہیں۔

حضورِ پرنور، نورالانوار، نورِ رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت آپ کے بمنزلہ لباس کے ہے۔ نورانیت اور بشریت دو متضاد حقیقتیں نہیں کہ ایک ذات میں ان کا جمع ہونا ممکن نہ ہو۔ بارہا ایسا ہوا کہ رب کی نورانی مخلوق، فرشتے انسانی لباس میں جلوہ گر ہوئے۔ اِن کا انسانی صورت میں ظہور کرنا اُن کی نورانیت کے منافی نہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے چند احادیث یکجا جمع کردی ہیں۔ جن میں فرشتوں کا انسانی لباس میں ظہور ہونا بتایا گیا ہے۔ مقصود اِس سے یہ ہے کہ جس طرح فرشتے نور ہوتے ہوئے انسانی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اِس سے اِن کی نورانیت کی نفی نہیں ہوتی۔ اِسی طرح سرکار ابد قرار سیّد الانوار علیہ تحیۃ الغفار کی بشری صورت آپ کی نورانیت کی نفی نہیں کرتی۔

عن سعد ابن ابی وقاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد و معہ رجلان یقاتلان عنہ علیھما ثیاب بیض کا شد القتال ما رایتھما قبل ولا بعد۔ [۳۱]

عن یحیی ان یزید بن الھاد اخبرہ انہ کان معہ یوم حدثہ معاذ ھذا الحدیث فقال یزید قال معاذ ان

[۳۱] بخاری جلد دوم ص ۵۸۰

السائل ھو جبرئیل۔ [۳۲]

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ھذا جبرئیل اخذ براس فرسہ علیہ اداۃ الحرب [۳۳]

اتانی رجلان فقعد احد ھما عند راسی والاخر عند رجلی ..... [۳۴]

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ھذا جبرئیل یقراء علیک السلام.... [۳۵]

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت اللیلۃ رجلین اتیانی ...... [۳۶]

عن سعد قال رایت بشمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعینیہ رجلین علیھما ثیاب بیض یوم احد۔ [۳۷]

متذکرہ بالا احادیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السّلام انسانی صورت میں نمودار ہوئے اور دیکھنے والوں نے انہیں انسانی لباس میں دیکھا۔ بلکہ بعض احادیث میں فرشتوں کی وہ صفات بیان ہوئیں جو انسانی صفات ہیں۔ مثلاً

[۳۲] بخاری جلد دوم ص: ۵۶۹ [۳۳] بخاری جلد دوم ص: ۵۷۰
[۳۴] بخاری جلد دوم ص: ۸۵۷، ۸۵۸ [۳۵] بخاری جلد دوم ص: ۹۲۳
[۳۶] بخاری جلد دوم ص: ۹۰۰ [۳۷] بخاری جلد دوم ص: ۸۶۶

فنودیت فنظرت امامی وخلفی وعن یمینی وعن
شمالی فاذا ھو جالس علی عرش بین السماء
والارض ۳۸ھ

سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری
الی السماء فاذ الملك الذی جاءنی بحراء قاعدا علی
الکرسی بین السماء والارض ۳۹ھ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ان احادیثِ مُبارکہ
کو جمع فرما کر اِس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا۔ فرشتہ کا اِنسانی
شکل میں ظاہر ہونا، کرسی پر بیٹھنا، دائیں بائیں کھڑا ہونا، سرہانے
اور بائیں طرف کھڑا ہونا اگرچہ انسانی افعال اور صفات ہیں۔ اس کے
باوجود اِس سے فرشتہ کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال
ہمارے پیارے نبی اکرم نورِ مُجسم صلی اللہ علیہ وسلّم کی نورانیت اور بشریت
کا ہے دونوں کا اجتماع ممکن ہے۔ ان میں تضاد نہیں۔

گذشتہ صفحات میں استعانت بالغیر کے بارے میں احادیث طیبہ
سے وضاحت گزر چکی ہے۔ اس سِلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
نے دیگر چند احادیث کی طرف اشارہ فرمایا ملاحظہ ہوں۔

فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل
ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ من العمل ما یغلب

۳۸ھ بخاری جلد دوم ص: ۲۳، ۳۹ھ بخاری جلد دوم ص: ۹۱۸

فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ علیہ۔ ۴۰ھ

اگر تمہارا کوئی بھائی تمہارے ماتحت کر دیا جائے (تمہارا
غلام بن جائے)، تو اسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ اسے وہی پہناؤ
جو تم پہنتے ہو اور اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی کام کرنے کو
نہ کہو۔ اگر ایسا ہو تو اس معاملہ میں اس کی اعانت کرو۔

ھ وان ھذا المال حلوۃ من اخذہ بحقہ ووضعہ
فی حقہ فنعم المعونۃ ھو...... ۴۱ھ

یہ دنیا کا مال دُنیا کی شیریں نعمتوں سے ہے۔ جس نے
اسے حق سے لیا اور حق میں صَرف کیا تو اس کے لیے بہترین اعانت ہے۔
امام بخاری نے ایک باب کا عنوان یوں قائم فرمایا۔

اعن اخاك ظالما او مظلوما ۴۲ھ

اعانت کرو اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔
ایک اور باب کا عنوان یوں ہے۔

باب استعانۃ المکاتب واسوالہ الناس ۴۳ھ

مکاتب غلام کا لوگوں سے اعانت طلب کرنا۔

معین حقیقی اگرچہ رب قدیر ہے مگر اس کے بندوں سے
استعانت کرنا اگر شرک ہوتا تو احادیث میں اس کی اجازت نہ

۴۰ھ: بخاری جلد دوم ص: ۸۹۴ ۴۱ھ: بخاری جلد دوم ص: ۹۵۱
۴۲ھ: بخاری جلد اول ص: ۳۳۰ ۴۳ھ: بخاری جلد اول ص: ۳۸۴

دی جاتی۔

اولیاء اللہ سے استعانت درحقیقت اللہ ربِ قدیر سے استعانت ہے۔ اولیاء اللہ مظہر قدرت الٰہی ہوتے ہیں۔ ربِ قدیر کے فیصلوں کا ظہور انہی حضراتِ قدسیہ سے ہوتا ہے اور اولیاء اللہ کے افعال درحقیقت افعالِ الٰہیہ کا پرتو ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ پر حدیث سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ اچھوتے انداز سے استدلال فرماتے ہیں۔ بخاری شریف کی طویل حدیث کا ایک اقتباس یوں ہے۔

.... فقلت لا اخرج الليلة حتى اعلم اقتلته فلما صاح الديك قام الناعي على السور فقال انعى ابارافع تاجر اهل الحجاز فانطلقت الى اصحابي فقلت النجاء فقد قتل الله ابارافع ..... [۴۴]

اس کی مثل دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

.... فقتلته ثم قلت لابي عامر قتل الله صاحبك .... [۴۵]

خیبر کے یہودی ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کیلئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت روانہ کی۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو اس جماعت کا امیر مقرر کیا۔ ابو رافع یہودی حضور علیہ الصلاۃ والسلام

[۴۴] بخاری جلد دوم ص : ۵۷۷ [۴۵] بخاری جلد دوم ص : ۶۱۹

کو ایذا دینے میں اور اسلام کے خلاف مشرکین و منافقین کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے قلعہ میں داخل ہو کر رات کی تاریکی میں اسے قتل کر دیا۔ صبح کے وقت اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو رافع یہودی کو قتل کر دیا ہے۔

اس معرکہ میں حضرت عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جسے مالک شفاء دافع بلاء آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کیا وہ ہڈی ایسی تندرست ہو گئی گویا تکلیف تھی ہی نہیں۔ اس حدیث کے جملہ قتل الله ابارافع سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ نے یوں استدلال فرمایا

قتل عبدالله بن عتيك ابارافع ثم نسب فعله الى الله. [۴۵]

دوسرے مقام پر اس کی مزید وضاحت یوں فرمائی۔

اذا كان فعل الولي منسوب الى الله عزو جل فالاستعانة من الولي منسوب الى الله عزوجل فاعطاء النبي والولي هوا عطاء الله عزوجل فتدبر۔ [۴۶]

کسی ولی کا فعل جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جائز ہے تو ولی اللہ سے استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے استعانت ہے۔ کسی نبی یا ولی کا عطیہ حقیقت میں اللہ عزوجل کی عطا ہے۔

[۴۵] فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ [۴۶] فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ

اِس کا انکار جہالت یا عناد ہے۔ کسی صاحبِ علم کے لیے اس سے انکار ممکن نہیں۔

ے وہابی، دیوبندی، نجدی اور ان کے ہم نوا اولیاء اللہ کی عظمت کے منکر ہیں، تبرکات کے قائل نہیں۔ آیت کریمہ:

وما اهل به لغير الله الاية

ترجمہ: اور وہ جانور جس پر بوقت ذبح اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے، حرام ہے

میں تحریف کر کے ہر اس شئے کو حرام قرار دیتے ہیں جس پر کسی وقت بطورِ تبرک، کسی ولی اللہ یا نبی کا نام لیا جائے۔ اسی تحریف کی بنا پر ان کے نزدیک وہ اشیاء بھی حرام ہو جاتی ہیں جنہیں بطورِ تبرک، کسی ولی سے منسوب کر دیا جائے، یا کسی ولی اللہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اس پر فاتحہ شریف پڑھ لی جائے، حالانکہ یہ سب خود ساختہ مذہب ہے شریعت مطہرہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے کثیر دلائل سے ابن تیمیہ کا یہ دھرم باطل ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ احادیث سے یوں استدلال فرماتے۔

وضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه بالبقر [۴۷]

۴۷ے: بخاری جلد دوم ص: ۸۳۴

محشی بخاری نے لکھا:

وينبغي للامة ان يذبحوا كبشين احدهما لنفسه والآخر لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم [۴۸]

قال كيف قلت قال قلت لبيك اهلال كا هلالك [۴۹]

ان الارض لله ولرسوله۔ [۵۰]

حضورِ پُرنور شارع علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جانور اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ذبح فرمائے۔ ذبح تو اللہ جل شانہ کے نام کے نام پر ہوئے مگر ان کی نسبت ازواجِ مطہرات کی طرف ہوئی۔ ازواجِ مطہرات اور اولیاء اللہ کے نام منسوب جانور اگر اللہ کے نام پر ذبح ہو تو اس کا گوشت حلال اور طیب ہے۔

حضور نبیٔ رحمت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دو جانوروں کی قربانی فرماتے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری اُمت کے ناداروں کی طرف سے ہوتی۔ اُمت کے بے نواؤں کے نام منسوب جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال ہے۔ خود شارع علیہ الصلاۃ والسّلام کے عمل سے ثابت ہے۔ اِسی لیے عُلماء نے فرمایا کہ اُمت کے مالدار جب قربانی کریں اور اگر استطاعت پائیں تو غریبوں کے غم خوار حضور سیّد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے

۴۸ے: بخاری جلد دوم ص: ۸۳۳ حاشیہ ۱۲ ۔ ۴۹ے: بخاری جلد دوم ص: ۶۲۳

۵۰ے: بخاری جلد اول ص: ۴۳۹ و نحوہ جلد دوم ۱۰۹۱، ۱۰۹۲

سے ایک جانور قربان کریں۔ یہ جانور اگرچہ اللہ کے نام پر ذبح ہوگا مگر حضور سید المختار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

کے باوجود حلال وطیب رہے گا۔

اِسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ زمین اللہ اور رسول کی ملک ہے۔ زمین کا رسول اللہ کی ملک ہونے سے اس سے استفادہ جائز ہے۔ زمین کا غیر اللہ کی طرف منسُوب ہوجانے کے باوجود اِس سے اِستفادہ سے مانع نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ تمام اشیاء جو حلال وطیّب ہیں اِن سے اِستفادہ منع ہو۔ غیر اللہ کی منسُوب ہونے سے وہ حرام نہیں ہوجاتیں۔ اِسی طرح اولیاءاللہ کے تقرب کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے۔ ہاں وہ جانور حرام ہوگا جس پر بوقت ذبح اللہ کا نام نہ لیا جائے اگر " بوقت ذبح " کی شرط ملحوظ نہ رہے تو عقیقہ، قربانی اور نذر کے تمام جانوروں کا گوشت حرام ہوجائے۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث سے اِس کی مزید توضیح ہوتی ہے۔ حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکار ابد قرار سیّد مختار صلی اللہ علیہ وسلّم کاشانہ نبوت سے برآمد ہوئے۔ راستہ میں شیخین کریمین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ دریافت فرمایا، کیسے آنا ہوا۔ عرض کی بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے ہیں۔ قاسم خزائن صلی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد کے مطابق یہ تینوں ایک انصاری حضرت ابوالہیثم مالک بن التیہان رضی اللہ عنہ کے گھر رونق افروز ہوئے۔ اِنصاری گھر میں موجود نہ تھے ۔ اِن کی زوجہ محترمہ نے ان مقدس مہمانوں کو گھر میں ٹھہرایا۔ انصاری گھر آئے

بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔ پھلوں سے تواضع فرمائی۔ ان مبارک مہمانوں کی ضیافت کے لیے ایک جانور ذبح کرنا چاہا تو سرکار مالک ومختار نے ارشاد فرمایا کہ دُودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا۔ اِس اِنصاری نے ایک جانور اِن مبارک مہمانوں کے لیے ذبح کیا۔

فذبح لهم فاكلوا من الشاة ومن ذالك العذق وشربوا ۔ [51]

انصاری صحابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے بکری ذبح کی۔ اِن حضرات نے اس بکری کا گوشت تناول فرمایا۔ پھل کھائے اور ٹھنڈا میٹھا پانی نوش فرمایا۔

صحابی اِنصاری کا جانور کو حضوؐر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم اور حضرات شیخین کریمین کے لیے جانور ذبح کرنا جب جائز ہے تو اولیاءاللہ کے لیے جانور ذبح کرنا اِسی فعل صحابی سے جائز ہوگا۔

اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہے بلکہ ہوتا رہے گا کہ معزز مہمان کی ضیافت کے لیے جانور ذبح ہو۔ ایسا کرنا جائز، حلال اور طیب ہے اگرچہ یہ جانور مہمان کے نام منسُوب ہوا مگر اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال رہا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز مذکورہ حدیث کے فوائد

[51] ۔ مسلم جلد دوم ص: ۱۷۷

میں مسئلہ کے اِستنباط میں لکھتے ہیں۔

فذبح لهم اى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وابى بكر و عمر رضى الله تعالے عنهما۔ [۵۲]

حضورِ پُرنور باعث سرور و نورِ شافع یوم النشور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کے ہر فرد بلکہ جُملہ عالم کے ہر ذرّہ کے ہر احوال سے واقف ہیں۔ ہر خفی سے خفی شے آپ پر ظاہر ہے۔ بروز قیامت اپنی اُمت کی تعدیل فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی صفات میں "شاہد" اور "شہید" کے اوصاف کا ذِکر فرمایا۔

ارشادِ ربّانی ہے۔

انا ارسلنك شاهدًا و مبشرًا ونذيرًا الآية [۵۳]

وجئنابك على هولاء شهيدًا الآية [۵۴]

شاہد اور شہید کا مادہ اشتقاق شہود اور شہادت ہے۔ یعنی حاضر ہونا اور گواہی دینا۔ دونوں صورتوں میں حضور لامع نورِ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہر ذرہ اور ہر فرد کے قریب ہیں۔ اس کے احوال سے واقف و عالم ہیں اور آپ کی گواہی افعال اور احوال پر اطلاع کے بعد ہی ہوگی۔ اِس کی تائید

النبى اولى بالمومنين من انفسهم الآية [۵۵]

[۵۲] - فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ [۵۳] سورۃ الفتح : ۸

[۵۴] سورۃ النساء : ۴۱ [۵۵] سورۃ الاحزاب : ۶

سے ہوتی ہے۔ حاضر و ناظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفتِ کریمہ کا بیان حدیث میں متعدد مقام پر آیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بعض احادیث اپنے فوائد میں جمع فرمائیں۔ اِن میں چند احادیث آپ بھی پڑھیں اور حضور سید و سرورِ عالم و عالمیان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کی صِفت کریمہ کے جلوے دیکھیں۔

ان عبدالله بن كعب قال اخبرنى من شهد مع النبى صلى الله عليه وسلم خيبر ...... [۵۶]

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شهد اى حضر۔ [۵۷]

قال عروة يا ام المومنين الا تسمعين ما يقول ابو عبدالرحمن ان النبى صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمرٍ فقالت ما اعتمر النبى صلى الله عليه وسلم الا وهو شاهده [۵۸]

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ میں ہے۔

شاهد اى حاضر۔ [۵۹]

اِسی طرح درج ذیل احادیث میں شاہد بمعنی حاضر ہے' ان احادیث کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنے فوائد میں جمع فرمایا ہے'

قال هشام قلت يا ابا حمزة و انت شاهد ذاك

[۵۶] ؛ بخاری جلد دوم ص: ۶۰۵ [۵۷] : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

[۵۸] : بخاری جلد دوم ص : ۶۱ [۵۹] : فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال و ابن اغيبك عنه [٦٠]

الا ليبلغ الشاهد الغائب [٦١]

قال حدثني ابي قال سئل اسامة و انا شاهد عن سير النبي صلى الله عليه وسلم في حجته [٦٢]

فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قضى فيك و في امراتك قال فتلاعنا و انا شاهد عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ففارقها...... [٦٣]

و ان كان شاهدا اعطاه اياها و ان كان غائبا خباها له. [٦٤]

عن ابن ابي نعم قال كنت شاهدا لابن عمر و ساله رجل عن دم البعوض...... [٦٥]

سائق و شهيد الملكين كاتب و شهيد شهيد شاهد بالقلب [٦٦]

اِسی طرح شہد بمعنی حضر سے جو افعال بنتے ہیں اِن میں سے حاضر اور موجود کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے حدیث بخاری کا آخری جملہ فانہ لم یشہد کم بمعنی لم یحضر کم ہے۔ [٦٧]

[٦٠]: بخاری جلد دوم ص: ٦٢١، ٦٢٢ [٦١]: بخاری جلد دوم ص: ٦٣٢ [٦٢]: بخاری جلد دوم ص: ٦٣٣
[٦٣]: بخاری جلد دوم ص: ٦٩٥، ٧٠٠ [٦٤]: بخاری جلد دوم ص: ٨١١ [٦٥]: بخاری جلد دوم ص: ٨٨٦
[٦٦]: بخاری جلد دوم ص: ١٨، [٦٧] بخاری جلد دوم ص: ١٠١٧

مذکورہ احادیثِ طیبہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے صرف بخاری جلد دوم سے جمع فرمائی ہیں جن میں واضح طور پر شاہد اور شہید بمعنی حاضر کے موجود ہے۔ اِس طرح کثیر احادیث سے آپ نے حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت حاضر و ناظر پر استدلال فرمایا۔

ــہ تقلید شخصی اور کسی امام مجتہد کی تقلید کے وجوب پر گذشتہ صفحات میں بحث گذر چکی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے احادیث صحیحہ سے دورِ صحابہ، تابعین وغیرہ میں تقلید شخصی کا ثبوت دیا۔ اِسی سلسلہ میں بخاری شریف کی حدیث

عن ايوب عن محمد قال كنت في حلقة فيها عبد الرحمن بن ابي يعلى وكان اصحابه يعظمونه الخ [٦٨]

کے ضمن میں تحریر فرمایا

وكذلك اصحاب الامام الاعظم يعظمونه [٦٩]

یعنی جس طرح حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی کی تقلید فرماتے تھے اور حضرت عبد الرحمن کے متبعین ان کی تعظیم فرماتے تھے۔ اسی طرح احناف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں اور حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے میں حق بجانب ہیں۔

ــہ خارجی اور رافضی اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ

[٦٨]: بخاری جلد دوم ص: ٧٢٩، [٦٩]: فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ

بنت صدیق رضی اللہ عنہما کی شانِ اقدس میں جو لغویات اور خرافات بکتے ہیں اِن کے بیان سے جی کانپ اُٹھتا ہے۔ اِن کی ہمنوائی میں نجدی وہابی اُم المومنین پر منافقین کی طرف سے لگنے والے بہتان پر یوں لغلیں بھانکتے ہیں کہ حضور عالم ماکان وما یکون کو اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی عفت وعصمت کی خبر نہ تھی۔ استغفراللہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی برأت، عفت اور عصمت کے بارے میں اور سرکار واقف اسرار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم متعلقہ برأت اُم المومنین کے بارے میں متعدد مقام پر احادیثِ طیبہ سے استدلال فرمایا اور اپنے فوائد میں اس طرف جابجا اشارے فرمائے۔ ایک موقعہ پر آیت کریمہ

هن لباس لكم و انتم لباس لهن ؎۱

کی تفسیر پڑھاتے ہوئے بخاری شریف کے فوائد حدیثیہ میں خلافِ معمول اُردو میں یہ عبارت تحریر فرمائی۔

" اقول: مولےٰ عزوجل کو اپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی نعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں کیسے پسند ہو سکتا ہے۔ بیشک محبوب خدا عزوجل کا لباس نجاست سے پاک اور صاف ہے۔" ؎۲

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ سبق

؎۱: سورۃ البقرہ ؛ ۱۸۷، ؎۲: فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز۔

پڑھانے سے پہلے کتب احادیث اور ان کی شروح کا مطالعہ بغور فرماتے، یہاں تک کہ کتب حدیث کے حواشی پر جن شروح کا حوالہ دیا جاتا آپ اصل کتب سے حواشی کا مقابلہ کر لیتے۔ تحقیق کا یہ معیار بہت کم لوگوں کے حصہ میں آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حواشی میں جہاں کہیں شرح کی اصل عبارت سے اختلاف ہوتا آپ اس کو واضح فرما دیتے۔ اس سلسلہ میں چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۷۹ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حدیث کے جملہ

فان شئت ان ناذن له فاذن له

پر علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں شرح کرتے ہوئے لکھا

له ان يتصرف فى مال كل من الامة بغير حضورة و بغير رضاه . ؎۱

(حضور سید عالم مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے اُمت کے ہر فرد کے مال میں اس کی عدم موجودگی میں اور اس کی رضا کے بغیر تصرف فرمائیں۔)

مگر محشی نے مذکورہ عبارت ترک کر دی۔ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جلوے اسے ناپسند ہیں۔ جہاں کہیں کوئی نفی یا عیب (نعوذ باللہ) کی کوئی روایت ملے اسے بے تکلف نقل کر دیتا ہے۔ ؎۲

؎۱: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۱۱ ص ۱۹۸ ؎۲: فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری لاہوری تلمیذ حضرت شیخ الحدیث

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کی روایت میں

من سرہ ان یبسط لہ رزقہ او ینسأ فی اثرہ
فلیصل رحمہ۔

کی شرح میں علامہ بدرالدین محمود عینی نے ایک حدیث نقل فرمائی۔

روی عن حدیث عبدالرحمٰن بن سمرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم قال انی رایت البارحۃ عجبا رایت رجلا
من امتی اتاہ ملک الموت علیہ السلام لیقبض روحہ فجاء
بر والدہ فرد ملک الموت عنہ۔ [۴۳]

(حضرت عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل رات میں نے ایک
عجوبہ دیکھا۔ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کے پاس حضرت
ملک الموت اس کی جان قبض کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اسی حالت
میں اُمتی کے باپ کی ایک نیکی سامنے آئی جس نے ملک الموت کو
روح قبض کرنے نہ دی۔ اسی طرح ملک الموت واپس چلے گئے۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا روایت
میں چونکہ ولی اللہ کی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے اور محشی بخاری
کو اپنے مخصوص نظریات کی بنا پر یہ روایت پسند نہیں اس لیے اس

۴۳ : عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد ۱۱، ص ۱۸۱

روایت کو حاشیہ سے حذف کر دیا۔ [۴۵]

صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۶۰ باب الذبح لغیر اللہ کی شرح میں علامہ
نووی فرماتے ہیں۔

و اما الذبح بغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم
غیر اللہ تعالےٰ کمن ذبح للصنم اوالصلیب او لموسی او لعیسی
صلی اللہ علیہما او للکعبۃ و نحو ذلک فکل ھذا حرام الخ [۴۶]

غیر اللہ کے نام پر ذبح سے مراد یہ ہے کہ کوئی جانور اللہ تعالیٰ
کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے ذبح کیا جائے، مثلاً بت یا صلیب
یا موسیٰ یا عیسیٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یا کعبہ وغیرہ کے نام پر ذبح کیا
جائے۔ یہ ذبیحہ حرام ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دیوبندی نجدی
وغیرہ علامہ نووی کی اُدھوری عبارت

ذکر الشیخ ابراھیم المروزی من اصحابنا ان ما
یذبح عند استقبال السلطان تقربا الیہ افتی اھل بخارا
بتحریمہ لانہ مما اھل بہ بغیر اللہ تعالےٰ۔ [۴۷]

(شیخ ابراہیم مروزی شافعی نے ذکر کیا کہ سلطان کے استقبال
پر اس کی خوشنودی کی خاطر جو جانور ذبح کیا جائے اس کے بارے میں
اہل بخارا نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ حرام ہے کیونکہ وہ ما اھل بہ

۴۵ : فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری لاہور۔ ۴۶ : نووی شرح مسلم جلد ثانی ص : ۱۶۰

بغیر اللہ میں سے ہے۔)

پیش کر کے دھوکہ دیتے ہیں اور سادہ لوح مُسلمانوں کو اولیاءاللہ کے ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کیے ہوئے جانوروں کو حرام کہتے ہیں، حالانکہ علامہ نووی نے اس اعتراض کا جوجواب دیا ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عِلمی بددیانتی ہے جو دیوبندیوں کا خاصہ ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں۔

قال الرافعی هذا انما يذبحونه استبشارا بقدومه فهو كذبح العقيقة لولادة المولود و مثل هذا لا يوجب التحريم والله اعلم۔ [۷۸]

امام رافعی فرماتے ہیں کہ سلطان کے آنے پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ صرف اِس کے آنے کی خوشی میں ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال تو یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش کی خوشی میں عقیقہ میں جانور ذبح کیا جاتا ہے اس طرح کی خوشی جانور کو کس طرح حرام کر دے گی۔ [۷۹]

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۲ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث کے جُملہ

ثم لعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام و يضرك بك اخرون الخ [۸۰]

(شاید کہ تیری عُمر لمبی ہو جس سے بعض قوموں کو فائدہ اور

۷۸ : نووی شرح مسلم جلد ثانی ص : ۱۶۱ ۷۹ : فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

نفع پہنچے اور بعض قومیں نقصان پائیں۔)

ہیں لفظ "لعل" (شاید) پر علامہ عینی نے لکھا۔

كلمة لعل معناها للترجی الا اذا وردت عن الله او رسوله او اوليائه فان معناها التحقيق۔ [۸۱]

"لعل"، کا کلمہ اُمید کے لیے ہے (شک) مگر جب اللہ یا رسول یا اولیاءاللہ کے کلام میں آئے تو اس وقت تحقیق مراد ہوتی ہے (نہ کہ شک) مگر محشی بخاری نے عینی کی عبارت سے "اولیاءہ" حذف کر دیا۔ [۸۲]

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی تحقیق اور محبت کی نظر نے یہ گوارا نہ فرمایا۔ دورانِ تدریس آپ محشی بخاری کی اس خیانت کو خوب واضح فرماتے۔ [۸۳]

۸۰ : بخاری کے علاوہ بھی حدیث مسلم، جلد ثانی ص : ۴۰ اور ترمذی میں موجود ہے۔
۸۱ : عینی شرح بخاری جلد ۸ ص : ۹۰۔ ۸۲ : دیکھو بخاری جلد اوّل ص : ۱۷۲ حاشیہ : ۶
۸۳ : فوائدِ حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

صحیح بخاری شریف جلد اول

مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، دہلی

العلوم الغيبية وغيرها

والشهادة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بايمانه باطنًا - ص : ٦١ - انظر ص ١٢٦ - ايضًا

لا تسالونی عن شیء الا اخبرتکم مادمت فی مقامی هذا و اکثر ان یقول سلونی - ص : ٧٧

انما بقاءكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين صلاة العصر الى غروب الشمس - ص : ٧٩

لم يكن نومهم نوم غفلة مودية الى الحدث بل نوم تنبه و تيقظ و انتباه و انتظار للوحى فلا جرم كان القلب متوجها الى الملكوت الاعلى والعين نائمة عن الالتفات الى الخلق - ص ١١٩ ح ١

فان هذا الحى من الانصار يقلون و يكثر الناس - ص : ١٢٧

(الاخبار عن المغيبات)

مفتاح الغيب خمس لا يعلمهن الا الله - قال العينى ذكر هذا العدد فى مقابلة ما كان القوم يعتقدون انهم يعرفون من الغيب هذه الخمس - ص : ١٤١ ، حاشيه : ١٢

124

يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم - ص : ١٣٢

(فيه النداء لجميع الامة بيا — فيه خصوصية العلوم)

فيقول يا محمد - ص : ١٨٨

مفتاح الغيب خمس - ص : ١٤١

وعنده مفاتيح الغيب والمعنى انه الموصل الى المغيبات قسطلانى - ص : ٢١٣

ولا يعلم احد ما يكون فى الارحام اذكرام انثى، شقى ام سعيد الاحين امره الملك بذلك - ص : ٢١٣

وما يدرى احد متى يجئ المطر زاد الاسماعيلى الا الله — اى الا عند امرالله به فانه يعلم حينئذٍ - قسطلانى، ص: ٢١٣

اطلعت فى الجنة والنار - ص : ٢٦٠

انى رايت الجنة - ص : ١٤٤

ظاهره من روية العين كشف الله تعالى الحجب التى بينه و بين الجنة وطوى المسافة التى بينهما حتى امكنه ان يتناول منها عنقودًا ——— ومن العلماء من حمل هذا على ان الجنة مثلث له فى الحائط كما ترى ——— الصورة فى المرأة فرای جميع ما فيها .... ومنهم من تاول الروية هنا بالعلم و قد ابعد لعدم المانع من الاخذ بالحقيقة -

(عينى ج : ٣ ، ص: ٣٩٢)

ورایت النار - ص : ۱۴۴

او انا نهدی بعد العمی فقلوبنا - به موقنا ان ما قال

واقع — ای من المغیبات قسطلانی - ص : ۱۵۵

لقد رایت فی مقامی هذا کل شی وعدته حتی لقد

رایته اریدان آخذ قطفا من الجنة - ص : ۱۶۱

فما زالت الملئکة تظله باجنحتها حتی رفعتموه .ص : ۱۶۶

اخذ الرایة فاصیب ثم اخذها جعفر فاصیب ثم اخذها

عبدالله بن رواحة فاصیب - ص : ۱۶۷ . ص ۶۷۹-۲

والله انی لاراه مومنا .... انی لاعطی الرجل وغیره

احب الی منه خشیة ان یکب فی النار علی وجهه - ص : ۲۰۰

باب لا یقول فلان شهید .... اما انه من اهل النار ص ۴۰۶

انك لست من اهل النار ولکن من اهل الجنة - ص : ۵۱۰

(لعلّ) من الله ورسوله تحقیق - ع مجمع حاشیه ۶ ص: ۱۷۳، ۱۵۵، عینی ح

لعل الله ان یبارك لهما فی لیلتهما - ص : ۱۷۳

انی والله لا نظر الی حوضی الآن - ص : ۱۷۹ ، ۵۰۸

و انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض

عسی الله یرفعك - ص : ۳۸۳

لعل الله ان یرفعك - ص : ۳۸۳

انی لارجو ان تکون منهم - ص : ۳۹۵

فانی ارجو ان یوذن لی - ص : ۳۰۸

فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ان لارجو ان

تکون منهم - ص : ۲۹۸

سل عما بدالك - ص : ۱۵

ان اتقاکم و اعلمکم با الله انا - ص : ۷

جاءه اعرابی فقال متی الساعة ...... قال اذا

ضیعت الا مانة فانتظر الساعة - ص : ۱۴

و انما انا قاسم والله یعطی الحدیث - ص : ۱۶ ، ۱۰۸۷

سلونی عما شئتم - ص : ۱۹

ثم اکثر ان یقول سلونی - ص : ۲۰

ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من العباد

ولکن یقبض العلم بقبض العلماء - ص : ۲۰ ، ۱۰۸۶

لیبلغ الشاهد الغائب - ص : ۲۱

ان کان شاهدا اعطاها ایاه وان کان غائبا خباله ص: ۳۵۷

من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لا یتمثل فی

صورتي - ص : ٢١

فان رأس مأته سنة منها لا يبقى من هو على ظهر الارض احد - ص : ٢٢ ، ٨٠

عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله صلى الله تعالى عليك وسلّم اني اسمع منك حديثا كثيرا انساه قال ابسط ردائك فبسطته فغرف بيديه ثم قال ضم فضممته فما نسيت شيئا بعد - ص : ٢٢ ، ٢٧٤ ، ٥١٥ ، ١٠٩٣

باب ما في الارحام .... اذكرام انثى شقى ام سعيد فما الرزق وما الاجل - ص : ٣٦

عن ابن مسعود يرفعه ان النطفة اذا استقرت في الرحم اخذها الملك بكفه قال اى رب اذكرام انثى ما الامر باى ارض تموت فيقال له انطلق الى ام الكتاب فانك تجد قصة هذه النطفة فينطلق فيجد صفتها في ام الكتاب

(عيني ج : ٢ ، ص : ١٢٤)

فاني اريتكن اكثر اهل النار - ص : ٢٤

حديث الاسراء - الاطلاع على اهل الجنة واهل النار ص ٥٠

سمع صريف الاقلام - ص : ٥٠

ظهرت لمستوى - قلت اذا كان اللام بمعنى الى يكون المعنى اني اقمت مقاما بلغت فيه من رفعة المحل الى

حيث اطلعت على الكوائن وظهر لي مايراد في امرالله تعالى وتدبيره في خلقه - عيني - ج : ٢ ، ص : ٢٠٥

ويح عمار تقتله الفئة الباغية - ص : ٦٤

قال على الخشوع في القلب و قيل هو جميع الهمة لها والاعراض عما سواها - عيني - ج : ٣ ، ص : ١٦

والصواب انه على ظاهره و انه ابصار حقيقي خرقا للعادة خاص بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن مجاهد انه كان في جميع احواله - حاشيه : ٦

كان عمر يعلم الباب - السوال مع العلم - ص : ٥٠ ، ح : ٥

فوالله اني لاراكم من بعدى. قال الداودى يعني من بعد وفاتي . ان اعمال الامة تعرض ولا يلزم

كتب في الذكر كل شيء - ص : ٤٥٣

اى قدر كل الكائنات في الذكر اى في محله وهو اللوح المحفوظ - حاشيه : ٨ ، ص : ٤٥٣

قام فينا النبي صلى الله تعالى عليه وسلّم مقاما فاخبرنا عن بدأ الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم و اهل النار

منازلهم - ص : ٤٥٣

ودل ذلك على انه اخبر باحوال جميع المخلوقات منذ
ابتدائت الى ان تفنى الى تبعث و هذا من خوارق العادات
قسطلانی ج :٥ ،ص : ٢٠١ .

فرفع لى البيت المعمور - ص: ٤٥٦

اى كشف لى و قرب منى .... وكانه اراد ان البيت
المعمور ظهر له كل الظهور وكذلك سدرة المنتهى استبنيت
له كل الاستبانة حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشئ
المتروب اليه وفى معناه رفع لى بيت المقدس - عينى ج،٧ ص : ٢٣١

قال لابى ذرحين غربت الشمس اتدرى اين تذهب
قلت الله ورسوله - ص : ٤٥٤

فتقرها فى اذان الكهان - ص: ٤٦٤

فاذا جاء زوجك اقرى عليه السلام و قولى له
يغير عتبة بابه - ص: ٤٧٤

عرضت على الامم الخ ص: ٤٨٤

فعاد نصرانيا فكان يقول مايدرى محمد الا ماكتبت
له - الخ ص : ٥١١

رايت فى روياى انى هززت سيفا فانقطع صدره فاذا
هو ما اصيب من المومنين يوم احد - ص : ٥١١

هلاك امتى على يدى غلمة من قريش .... قال
ابوهريرة ان شئت ان اسميهم بنى فلان و بنى فلان - ص: ٥٠٩

عن حذيفة قال تعلم اصحابى الخير و تعلمت الشر - ص : ٥٠٩

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا
من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله - ص : ٥٠٩

ماذا انزل من الخزائن وما ذا انزل من الفتن - ص: ٥٠٩

ماخير رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين
امرين الا اخذ ايسرهما مالم يكن اثما - ص : ٥٠٣

قوله بين امرين اى من امور الدنيا يدل عليه قوله
مالم يكن اثما - حاشيه : ٦

فوالله انى لاراه مومنا - ص : ٩

والله انى لارجو له الخير - ص : ١٦٦

هذا دليل صريح على العلم - فتدبر

اطلاع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم على ما فى
القلوب من الجزع والفزع والغنى والخير - ص : ١٢٦، ٤٤٥ جلد ثانى ص ١١٢٥

واتينا النساء ولبسنا الثياب - ص : ٢١٣

المراد غير المتكلم ...... انما حكى ذلك عن الصحابة

رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ ح : ۱۳ ۔

حرّمه الله یوم خلق السموت والارض و هو حرام
بحرمة الله الی یوم القیمة ۔ ص : ۲۴۷

ای من اوّل یوم الی آخر یوم الدنیا حرام

الاجارة الی نصف النهار ـــ الاجارة الی صلاة العصر
الاجارة من العصر الی اللیل ۔ ص : ۳۰۳

آخر من یحشر راعیان ـــ الحدیث۔ ص : ۲۵۲

لا هجرة بعد الفتح ـــ الحدیث ص : ۳۹۱

ان فی الجنة مأته درجة اعدها الله للمجاهدین
فی سبیل الله ما بین الدرجتین کما بین السماء والارض۔ص:۳۹۱
ما فوقکم قالوا الله ورسوله اعلم ۔ (مشکوۃ شریف)

الغدوة فی سبیل الله او الروحة خیر من الدنیا
وما فیها ۔ ص : ۳۹۲

لقاب قوس فی الجنة خیر مما تطلع علیه الشمس
و تغرب و قال الغدوة اوالروحة فی سبیل الله خیر مما تطلع
علیه الشمس و تغرب۔

مما تطلع علیه الشمس و تغرب کنایة عن الدنیا
وما فیها ۔

ان الله زوی لی الارض فرایت مشارقها ومغاربها

کنایة عن جملة الارض ۔

لو انکم تطهرتم .... ای لکان حسنا۔ص:۱۲۳،ح:۱۶

قلوا ستکملت اتیت منزلک ۔ ص : ۱۸۵

لو للمضی فمعناه لو آمن فی الزمان الماضی۔ص: ۵۶۲، ح: ۲
(اذکر لوکنت اعلم الغیب)

ذکر عمره الشریف فی الکتب السابقة۔ص:۵۰۱،ح: ۷

فترة بین عیسی و محمّد صلی الله تعالیٰ علیهما
وسلّم ست مأته سنة ۔ ص : ۵۶۲ ،

فامران یعطی ۔ ص : ۳۸۱

ان رجلا باع طعاما ۔ ص : ۳۸۲

فقال هکذا عن وجوهنا ۔ ص : ۳۹۹ ، ۵۴۰

شعر ـــ نحن الذین بایعوا محمّدا الخ ص:۳۹۸،۳۹۵

شعر ـــ هل انت اصبع دمیت۔ص : ۳۹۳

الرجز فی الحرب هونوع من الشعر۔ ص : ۳۲۵

شعر ـــ ص : ۳۹۸ ، ۳۹۷ ، ۳۹۳ ، ۳۲۶

المنفی هو صنعة الشاعرۃ لاغیر۔ص : ۵۴۹ ، ح : ۶

انشاد الشعر ۔ ص : ۵۵۵

رفع الصوت بالشعر۔ ص : ۴۰۱ ، ۴۲۶

باب الشعر فی المسجد۔ ص : ۶۳ ، ۴۵۶

لاعطین الرایة غدًا - ص: ۳۲۲ ، ۳۱۳ ، ۳۱۸

ما یجوز من الشعر والرجز والحداء - ص: ۹۰۷

لو رجعتم بمعنی اذا رجعتم او ان رجعتم - ص: ۱۱۳ ، ح:

علمه مستفاد من علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ص: ۵۲۰

انما انا قاسم الله یعطی الحدیث قال فما اولت قال العلم۔

اذا صلی احدکم لنفسه الخ - ص: ۹۷

الکهانة قد کثرت فی الجاهلیة خصوصًا قبل
ظهور النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم - ص: ۵۳۲ ، ح ۲:

کل مظنون سیدنا عمر الفاروق الاعظم رضی الله
تعالیٰ عنه کان صوابا - ص: ۵۳۵ ، ۳۹۳ ، ح: ۱۶

فاولتها قبورهم - ص: ۵۱۹ (الفراسة الصادقة)

قال ما اُرانی الا مقتولا فی اوّل من یقتل من
اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم - ص: ۱۸۰ ، حاشیه
(الاخبار بای ارض تموت)

انا شهید علی هولاء ای شهد لهم بانهم بذلوا
ارواحهم لله تعالیٰ - ص: ۱۸۰ ، حاشیه ۱۱۰

انی خبأت لك خبیا - ص: ۱۸۰

السوال مع العلم - ص: ۱۸۶ ، من هذا فقلت
جابر بن عبدالله - ص: ۳۰۹ ، ۲۱۲

فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد
صدقکم - ص: ۳۱۲

اجل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعلمه ایاه ص: ۵۱۲

عن عائشة ان بعض ازواج النبی صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم قلن للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اینا اسرع بك لحوقا
قال اطولکن یدا - ص: ۱۹۱

انك اول اهل بیتی لحاقا بی - ص: ۵۱۲

رواه ابن حبان من روایة یحیی بن حماد ان نساء
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اجتمعن عنده لم تغادر
منهن واحدة - عینی ج: ۳ ص: ۳۱۲

اما انها شهب اللیلة ریح شدیدة - ص: ۲۰۰

خرص رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشرة
اوسق - ص: ۲۰۰

لئن کانت عائشة سمعت هذا من رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم الخ ص: ۲۱۵

لیس شکا فی قولها فانها الحافظة المتقنة لکنه جری
علی ما یعتاد فی کلام العرب من الترديد للتقریر والیقین
ص: ۲۱۵ ، حاشیه

ولکن کثیرا یقع فی کلام العرب صورة التشکیك والمراد

به التقریر والیقین کقوله تعالے وان ادری لعله فتنه لکم ــــــــ و قل ان ضللت فانما اضل علی نفسی۔ ص: ۵۸۱ عینی جلد: ۴

فان یك فی امتی منهم احد فعمر۔ ص: ۵۲۱

"فان یك" لیس للشك ۔ حاشیه ۹ (صفحه مذکوره)

لئن کانت عائشة سمعت هذا الخ ص: ۲۱۵

اذلا یخلو شی من افعاله من حکمة: ص: ۲۳۸، ح: ۱

ودع الناس فقالوا هذا حجة الوداع۔ ص: ۲۳۵

لانه صلی الله تعالےٰ علیه وسلّم علم انه لا یتفق له بعد هذا وقفة اخری ولا اجتماع اخر مثل ذلك۔ ص: ۲۳۵ حاشیه: ۶

اتدرون ای یوم هذا قالوا الله ورسوله اعلم .... فلیبلغ الشاهد الغائب۔

(فیه السوال مع العلم) ص: ۲۳۴، ۲۳۵

اذن عمر لازواج النبی صلی الله تعالےٰ علیه وسلّم فی آخر حجة حجّها فبعث معهن عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف۔ ص: ۲۵۰

الرجال کلهم محارم لهن لان هن امهات المومنین۔

(ص: ۲۵۰، حاشیه: ۵)

فان قلت هل واجهها جبرئیل کما واجهه مریم

علیهما السّلام قلت وجه ذلك انه لما قدر وجود عیسی علیه السّلام لامن اب نصب جبرئیل لیعلمها بکونه قبل کونه لتعلم انه یکون بالقدره فتسکن فی زمن الحمل ثم بعث الیها عند الولادة لکونها فی وحدة فقال لا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریا فکان خطاب الملك فی الحالتین لتسکن ولا تنزعج وجواب آخر ان مریم کانت خالیه من زواج فواجهها بالخطاب۔

اُم المومنین احترمت لمکان سیّد الامة کما احترم شارع قصر عمر رضی الله تعالےٰ عنه الذی راه فی المنام خوفا من الغیرة وهذا ابلغ فی فضل عائشة لانها اذا احترمها جبرئیل علیه الصلوة والسّلام الذی لا شهوة له حفظا لقلب زوجها سید الامة فکان ما قیل فیها فی الافك البعد۔ عینی جلد ۷، ص: ۲۳۹، ۲۵۷، ح: ۸

فان الوحی لم یاتنی و انا فی ثوب امراة الا عائشة ص: ۲۵۱

(وما یتنزل الا بامر ربك) ـــ مجیئه بصورتها فی حریر

قال رسول الله صلی الله تعالےٰ علیه وسلّم لجبرئیل الا تزورنا اکثر مما تزورنا الخ۔ ص: ۲۵۷

هل ترون ما اری انی اری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر۔ ص: ۲۵۲

ینزل بعض السباخ التی بالمدینة..... فیقتله

ثم يحييه .... ص ؛ ٢٥٣

(الاخـبار باى ارض تموت النفس)

ما بين بـيتى (قـبرى) و منبرى روضة من رياض
الجـنة و منبرى على حوضى - ص : ٢٥٣

(الاخبار باى ارض تموت)

فانك لا تستطيع ذلك - ص : ٢٦٥

وقد علم صلى الله تعالى عليه وسلم باطلاع الله اياه
انه يعجز و يضعف عن ذلك عن الكبر - عينى ص : ٢٦٥ ، ح : ٨

لا يزال الناس بخـير ما عجلوا الفطر - ص ؛ ٢٦٣

(فى هذا الحديث رد على الشيعة .... قلت
يحتمل ان يكون انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان علم بما
يصدر فى المستقبل من امر الشيعة من ذلك الوقت باطلاع
الله عزوجل اياه - عينى ج : ٥ ، ص : ٢٩٢

قال ابن عيينة ما كان فى القرآن " وما ادراك "
فقد اعلمه - الخ ص : ٢٧٠

(وما ادراك ما ليلة القدر ـــــ وما ادراك ما يوم
الفصل ـــ وما ادراك ما يوم الدين)

اعلم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم تعيين ليلة القدر
و تعيين يوم القيمة -)

اربعون خصلة اعلاهن منيحة ـــــ حتى يعلو
انى الجنة اولا - عينى جلد : ٥ ص : ٣٤٥

ابهامه كابهام ليلة القدر - ص : ٣٥٨

فـتلاحى فلان و فلان فرفعت - ص : ٢٧١

قلت روى عن ابن عيينة انه اعلم بعد ذلك بتعيينها
عينى ج : ٥ ، ص : ٣٦٩

اطلع الغيب ام اتخذ عند الرحمن عهدا - ص : ٢٨١

قوله اطلع الغيب - عن ابن عباس انظر فى اللوح
المحفوظ وعن مجاهد اعلم علم الغيب - ص : ٢٨١ ، ح : ٢

حلوان الكاهن - ص : ٢٩٨

الكاهن الذى يخبر بالغيب المستقبل - عينى : ج : ٥ ، ص : ٢٩

هو الذى يتعاطى الخـبر عن كوائن ما يستقبل ويدعى
معرفة الاسـرار - ص : ٢٩٨ ، ح : ٨

قد اريت دار هجرتكم - ص : ٣٠٧

فهاجر من هاجر قبل المدينة حين ذكر ذلك
رسول الله تعالى عليه وسلم

اما انه قد كذبك و سيعود فعرفت انه سيعود ص : ٣١٠

فيه علامات النبوة لقوله عليه الصلاة والسلام ما
فعل اسيرك البارحة - عينى - ص : ٣١١

لا ذرون رجالاً عن حوضی کما تذاد الغریبة من
الابل عن الحوض ۔ ص : ۳۰۸

قال الکرمانی واختلف فیهم فقیل هم المنافقون
و قیل المرتدون و قیل اصحاب الکبائر و قیل کل من احدث
فی الدین حدثا کالمبتدعة والظلمة ۔ ص : ۳۰۸ ، ۱۵

هم الذین ارتدوا علی عهد ابی بکر عند الامام
البخاری قدس سره ۔ ص : ۴۹۰

انما ناخذکم آلان بما ظهر لنا من اعمالکم ۔ ص : ۳۶۰

فوالله ماعلمت علی اهلی الّا خیرًا ۔ ص : ۳۶۴

اذا عدّل رجل احدًا ۔ ص : ۳۵۹

فوالله ماعلمت من اهلی الا خیراً ولقد ذکروا
رجلاً ماعلمت علیه الا خیراً ۔

لقد علمنا اذا صنع رسُول الله صَلی الله تعالےٰ علیه
وسلّم ما صنع ان سیکون ذلك ۔ص : ۳۷۲

قال انی رسُول الله ولست اعصیه الحدیث : ص : ۳۸۰

فانك آتیه ومطوف به ۔ ———

(ای لست افعل ذلك برائی وانما هوبوحی) ———

اکثر النصاری ای اکثر کل واحد من
الانصار والاضافة الی المفرد النکره عند ارادة التفصیل

شائع ۔ ص : ۳۸۸ ، حاشیه ۹:

انی اجد ریحها من دون احد ۔ ص : ۳۹۳

قال رسُول الله صَلی الله علیه وسلّم هو فی النار ۔ص : ۴۳۲

هذا من اهل النار ۔ ص : ۴۳۱

(وما ارسلنا من رسُول الا بلسان قومه) النبی صَلی الله
تعالےٰ علیه وسلّم یعرف الا لسنة الخ ۔ ص : ۴۳۲ ، حاشیه : ۲

فیه اشارة الی ان نبینا محمدًا صَلی الله تعالےٰ علیه
وسلّم کان عارفا بجمیع الا لسنة لشمول رسالته الثقلین ۔ علی
اختلاف السنتهم لیفهم عنهم و یفهموا عنه ۔ قسطلانی جلد ۵ ص : ۱۳۵

فقال عمر اذا قاله

لاعطین الرایة غدًا رجلاً یفتح علی یدیه یحب الله
ورسوله و یحبه الله ورسوله ۔ ص ، ۴۲۲ ، ۴۲۵

انی لاری ساقتل الیوم مظلومًا ۔ ص : ۴۴۱

فقال انی اعطی قومًا اخاف ظلعهم وجزعهم
واکل قوما الی ماجعل الله فی قلوبهم من الخیر والغنی
منهم عمرو بن تغلب ۔ ص : ۴۴۵

ان ریح الجنة توجد من مسیرة اربعین عامًا ۔ص : ۴۴۸

و فی بعض الروایات مسیرة سبعین عاما و فی البعض
مسیرة خمس مأته عام

اعطین الرایة غدا - ص: ۳۱۸، ۲۵۸

اللّٰھم ان کنت فعلت ذلک ابتغاء وجھک ص: ۳۰۳

اللّٰھم ان کنت امنت بک و برسولک الخ - ص: ۲۹۵

الایمان مقطوع به ذکرته علی سبیل الفرض ھضما لنفسه - عینی

و قیل ان ضللت فانما اضل علی نفسی

ھلک کسری ثم لا یکون کسری بعده وقیصر لیھلکن ثم لا یکون قیصر بعده - ص: ۳۲۵، ۴۴۰

انما نھی ابوبکر جیوشه عن ذلک لانه علم ان تلک البلاد ستفتح فاراد ابقاء ھا علی المسلمین - ص: ۳۲۴، حاشیه: ۴

اللّٰھم اغفر ھذا الدعا من رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی الغزوات علامة الشھادة، لا یقول فلان شھید - ص: ۳۰۶

فیه الاختیار والفضائل

جعل شھادة خزیمة شھادة رجلین - ص: ۳۹۴

رخص لعبد الرحمٰن بن عوف والزبیر قمیص من حریر - ص: ۳۰۹

الا الاذخر یا رسول الله - ص: ۲۲

ماذا فتح من الخزائن - ص: ۲۲

انما انا قاسم والله یعطی - ص: ۱۶

فقال قد دنت منی الجنة حتی لو اجترأت علیھا لجئتکم بقطاف - ص: ۱۰۳

انی والله لانظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض - ص: ۱۷۹، ۵۰۸، ۳۱۸

فلما فتح الله علیه الفتوح قال انا اولی بالمومنین من انفسھم - ص: ۳۰۸

ماینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله ورسوله ص: ۱۹۸

من صام یوم الشک فقد عصی ابا القاسم صلی الله تعالی علیه وسلم - ص: ۲۵۶

و انما قال اباالقاسم بتخصیص ھذه الکنیة للاشاره الی

انه صلى الله تعالے علیه وسلّم هو الذی یقسم بین عباد الله
حکم الله بحسب قدرهم و اقتدارهم ۔ عینی ج : ۵ ، ص : ۱۹۱

سمّوا باسمی ولا تکنوا بکنیتی ۔ ص : ۲۸۵

و روی محمّد بن عجلان عن ابیه عن ابی هریرة
یرفعه لا تجمعوا بین اسمی و کنیتی انا ابو القاسم الله یعطی و انا
قاسم ۔ عینی ج : ۵ ، ص : ۴۰۵

فان شئت ان تاذن له فاذن له ۔ ص : ۲۷۹

لیس للمدعو ان یحتکم علیه (ای الداعی) و یدعو
معه من اراد بقوله صلی الله تعالے علیه وسلّم و ان شئت هذا
مع کونه صلی الله تعالے علیه وسلّم له ان یتصرف فی مال
کل من الامة بغیر حضوره و بغیر رضاه ولکنه لم یفعل ذلک
الا بالاذن تطییبا لقلوبهم ۔ عینی ج : ۵ ، ص : ۴۳۲

ثم قال کل للقوم فکلتهم حتی او فیتهم الذی لهم
وبقی تمری کانه لم ینقص منه شی ۔ ص : ۲۸۶

ان ابراهیم حرم مکة و دعا لها وحرمت المدینة کما
حرّم ابراهیم مکة ۔ الخ ص : ۲۸۶

ان الله و رسوله حرّم بیع الخمر والمیته والخنزیر
والاصنام ۔ ص : ۲۹۸

فقل سبحان من سخرك لمحمد قال فقلتها فاذا انا

به قائم بین یدیه فاخذته ۔ ص : ۳۱۰ ، ح : ۱۰

لا حمی الا لله ولرسوله ۔ ص : ۳۱۹ ، ۴۲۳

ما من مومن الا و انا اولی به فی الدنیا والآخرة

اقروا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسهم ۔ ص : ۳۲۳

من حفر بئر رومة فله الجنّة

من جهز جیش العسرة فله الجنّة ۔ ص : ۳۸۹

الذی جعل رسول الله صلی الله علیه وسلّم شهادته
شهادة رجلین ۔ ص : ۳۹۴

رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر فی قمیص من
حریر من حکة ۔ ص : ۴۰۹

اللّهم ثبته واجعله هادیا مهدیا ۔ ص : ۴۲۶

فیه برکة دعوته صلی الله علیه وسلّم لانه جاء
فی الحدیث انه ما سقط بعد ذلک من الخیل (عینی)

یقول الی عباد الله انا رسول الله من یکر فله
الجنة ۔ ص : ۴۲۶ ، حاشیه : ۶

فاذن لی فاقول قال قد فعلت ۔ ص : ۴۲۵

انما انا قاسم والخازن والله یعطی ۔ ص : ۴۳۹

فقال جبرئیل خازن السماء الدنیا ۔ ص : ۲۲۱

والله المعطی و انا القاسم ۔ ص : ۴۳۹

فانما انا قاسم - ص : ٤٣٩

اضع حيث امرت - ص : ٤٣٩

اى انا اعطيكم بقدر ما يلهمنى الله منه - عينى

فانى انما جعلت قاسمًا اقسم بينكم

بعثت قاسما اقسم بينكم - ص : ٤٣٩

ما اعطيكم ولا امنعكم انما انا قاسم اى انا اعطيكم
بقدر ما يلهمنى الله منه (عينى)

فقال له النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ان لك
اجر رجل ممن شهد بدرًا وسهمه - ص : ٤٤٢

فقال للشمس انك مامورة وانا مامور اللهم احبسها
علينا - ص : ٤٤٠

لست انا حملتكم ولكن الله حملكم - ص : ٤٤٣

واعلموا ان الارض لله ورسوله - ص : ٤٤٩

قلت جعلها خمسا فقال مثله فقلت سلمت - ص : ٤٥٦

من يحفر بئر رومة فله الجنة

من جهز جيش العسرة فله الجنة - ص : ٥٢٢

الانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار
موالى ليس لهم مولى دون الله ورسوله - ص : ٤٩٠ ، ٤٩٨

المولى وان كان له معان كثيرة لكن المناسب

هنا الناصر والولى والمتكفل بمصالحهم والمتولى لامورهم - عينى ج ، ص : ٤٨٩

قال اى يوم هذا فسكتنا - ص : ١٦

فيه اشارة الى تفويض الامور كلها الى الشارع - حاشيه : عه

بعثت الى الناس كافة - ص : ٦٢

فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا يحمده اهل الجمع
كلهم - ص : ١٩٩

ولن تجزى عن احد بعدك - ص : ١٣١

هاجرنا مع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم نلتمس
وجه الله - ص : ١٧٠

كان عبدالله اذا دخل الكعبة .... يتوخى
المكان الذى اخبره بلال ان النبى صلى الله تعالى عليه
وسلم صلى فيه - ص : ٧٢

قالوا انا لسنا كهيئتك يا رسول الله - ص : ٧

وما تنخم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم نخامة
الا وقعت فى كف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده ص : ٣٨

قال عبيده شعرة منه احب الى من الدنيا وما
فيها - ص : ٢٩

اذا توضا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كادوا
يقتتلون على وضوءه - ص : ٣١

ام عطيه كانت لا تذكره الا قالت بابى - ص : ٤٦

رايت الناس يبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب
من ذلك شيئا تمسح به الحديث - ص : ٥٤ ، ٢

لو كنتما من اهل البلاد لاو جعتكما ترفعان اصواتكما
فى مسجد رسول صلى الله تعالى عليه وسلّم - ص : ٦٧

معهما مثل المصباحين يضيأن بين ايديهما الحديث - ص : ٦٦

جود النبي صلى الله تعالى عليه وسلّم بمأته الف
فى مجلس واحد - ص : ٦٠

كانى انظر اليه الآن يقطر .... كانى انظر
الى وبيض خاتمه - ص : ٨١ ، ٩١

كانى انظر الى رجليه تخطان الارض من الوجع - ص : ٩١

انما لم يقل ابوبكر مالى او مالابى بكر تحقيراً لنفسه
و استغفاراً لمرتبته عنده -

صكّه ففقا عينه صلى الله تعالى عليه وسلّم ص ١٦٢ حاشيه ١٣ (ع نس)

ارسلتنى الى عبد لا يريد الموت - ص : ١٧٨

يبعثه الله مقاما محمودًا يحمده اهل الجمع
كلهم - ص : ١٩٩

اذا قدم من سفر فابصر درجات المدينة (جدرات
المدينة) اوضع (اسرع) ناقته و ان كانت دابة حركها

من حبّها - ص : ٢٤٢ ، ٢٥٣

اللّٰهم اجعل بالمدينة ضعفى ما جعلت بمكة من
البركة - ص : ٢٥٣

اللهم حبب الينا المدينة كحبنا مكة او اشد - ص : ٢٥٣

اللّٰهم ارزقنى شهادة فى سبيلك واجعل موتى فى
بلد رسولك - ص : ٢٥٣

المدينة خير لهم لو كانوا يعلمون - ص : ٢٥٢

قال لست كهيئاتكم - ص : ٢٥٧

١. لست كاحدكم
٢. لست كاحد منكم
٣. انى لست مثلكم
٤. انى لست كهيئاتكم
٥. ايكم مثلى - ص : ٢٦٣

اروى بشرته - ص : ٣١ اى ظاهر جلد الانسان

فلم ازل احب الدباء من يومئذٍ - ص : ٢٨١

ذكر اصحابنا ان من قال كان النبى صلى الله
تعالى عليه وسلّم يحب القرع فقال آخر لا احب القرع يخشى
عليه من الكفر - عينى ج ٥ ، ص : ٣٤٦

فقلت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله ماذا

اذ نبتت - ص : ٢٨٣

ولا يدفع بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر - ص : ٢٨٥

فاستعنت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم على غرمائه
ان يضعوا من دينه - ص : ٢٨٥

كل واحد منهما يقول هذا خير منى - ص : ٢٩١

والله لحمار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اطيب
ريحا منك - ص : ٣٧٠

ان رايت ملكا قط يعظمه اصحابه ما يعظم اصحاب
محمد محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٣٨٩

قبول الدعاء لام حرام رضى الله تعالى عنها - ص : ٣٩١
وغزوة البحر

سكت الناس كان على روسهم الطير - ص : ٣٩٨

فجاء اعرابى على قعود فسبقها فشق ذلك على
المسلمين - ص : ٤٠٢

اللهم اغفر لعبيد ابى عامر - ص : ٤٠٤

وكان هذا الدعاء من رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم فى الغزوات علامة الشهداء - حاشيه : ٢

ارموا و انا معكم كلكم - ص : ٤٠٦

كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم احسن الناس

واشجع الناس - ص : ٤٠٧

ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله - ص : ٤٤٧

ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الاهلية ص : ٤٢٠

نتركهم ما شئنا .... حتى اجلاهم عمر رضى الله
تعالى عنه - ص : ٤٤٦

لقد زينا السماء الدنيا بمصابيح الآيه - ص : ٤٥٤

قال قتادة خلق هذه النجوم لثلث جعلها زينة
للسماء ورجوما للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول
فيها بغير ذلك اخطا واضاع نصيبه وتكلف ما لا علم به -
ففعلت ذلك سبع مرات قال ابن عباس
قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فلذلك سعى
الناس بينهما - ص : ٤٧٥

قام النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ممثلا اى
منتصبا قائما - ص : ٥٣٤

البكاء لذكر مجلس النبى صلى الله تعالى عليه
وسلم - ص : ٥٣٦

اهتزاز عرش الرحمن بقدوم روحه اليه ص : ٥٣٦

التغير عند ذكر المحبوب - ص : ٥٣٩

القيام للاستيناس - ص : ٣٣٥

فاستطاع. ان يضر فـــيه احدا او ينفع فيه احدًا ش

(اروى بشرته) البشره ظاهر جلد الانسان. ص : ۳۱

هـريقوا على من سبع قرب الحديث. ص : ۳۳

وفى عدد اسبع بركة لان له دخولا كثيرا فى كثير من امور الشريعة - ح : ۱

سبع عجوات - ص : ۸۱۹

طاف حول اعطمها بيدرًا ثلاث مرات - ص : ۸۰

اين تحب ان اصلى لك - الخ ص : ۶۰

قوموا فلا صلى لكم - ص : ۵۵

فصلى لنا ثم خطبنا - ص : ۸۳، ۹۳، ۹۷

جـزيرة العرب خمسة اقسام. تهامه، نجد، حجاز، عروض، يمن .... و اما نجد فهى الناحية التى بين الحجاز والعراق - ص : ۶۶، ح : ۲

ان رجلاً نادى النبى صلى الله تعالے عليه وسلم وهو فى المسجد - ص : ۶۸

فيه النداء لغير الله تعالے فى المسجد على تقدير النداء فى المسجد.

فلنشهدن الخـير و دعوة المومنين - ص ۱۳۳۱

اى مجالس لسماع الحديث وعيادة المريض و دعوة

المومنين كالاجتماع لصلاة الاستسقاء - ح : ۶

ان من توبتى ان انخلع من مالى صدقة الى الله والى رسوله - ص : ۱۹۲

رفع اليدين عند الدعاء. ص : ۲۳۶، ۳۵۳، ۴۰۴، ۴۰۸، ۴۲۴، ۴۳۳، ۴۶۲، ۴۷۵

تكرار الدعاء - ص : ۳۵۳

الدعاء عند المغفرة - ص : ۴۰۴

الدعاء خمس مرات - ص : ۴۳۳

دُعاء و دعا - اى تكرار الدعاء - ص : ۴۶۲

ثم دعا له و برك عليه - ص : ۵۵۵

فيه الدعاء للمولود عند الولادة.

يوخذ منه استحباب الدعا عند حضور الصالحين تبركا - ص : ۴۶۶، ح : ۱۱

المبالغة فى الدعاء والاستغفار - ص : ۴۷۸

ثم دعا بهولاء الدعوات و رفع يديه - ص : ۴۷۵

الدعاء للميت بالجماعة - ص : ۵۱۹، ۵۲۰

الدعاء بكلام موزون - ص : ۵۳۵

الدعاء بمغفرة المهاجرين والانصار.

قلت وانا قائم استأنس يارسول الله لو رايتنى

الحديث .... فجلسب حين رايت ـ الخ ص : ۳۳۵

القيام ـ التلفظ والنداء قائما بلفظ يارسول الله نبينا
صلى الله تعالے عليه وسلم قريب اقرء ـ النبي اولى
بالمومنين من انفسهم الآية ـ الا توقيف فى ذلك
عند العلماء انما هو ذكر و دعا ـ ص : ۳۳۶ ، ح : ۳
النداء (السّلام عليك ايها النبي)

كراهية التطاول على الرقيق و قوله عبدى و
امتى و قول الله تعالے والصالحين من عبادكم و امائكم الخ ص ۳۳۶
وليقل فتاى و فتاتى و غلامى ـ ص : ۳۳۶
لان لفظ الفتى والغلام لا يدل على محض الملك
كدلالة العبد فقد كثر استعمال الفتى فى الحر وكذلك
الغلام والجارية ـ ص : ۳۴۷

كان لها غلام نجار قال لها مرى عبدك ......
فامرت عبدها ـ ص : ۳۴۹
كنت غلاما لعتبة ـ ص : ۳۴۹
يا ابا هريرة هذا غلامك ـ ص : ۳۴۳ (معه غلامه)
ارداتها و آثار حسنات له ـــــ شبعه وايه و بوله
و روثه فى ميزانه ـ ص : ۳۴۰
فنزعت للكلب من الماء فغفرلها بذلك ـ ص : ۳۶۷

ان لنا فى البهائم اجرًا ـ ص : ۳۱۸
فغفرله ـ ص : ۳۱۸
دخلت امراة النار فى
غفر لامراة مو مرت بكلب
سئل رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم عن
الحمر فقال ما انزل على الا هذه آلاية الجامعة الفاذة ـ ص: ۳۰۱
(فيه الارشاد الى الا ستنباط من العمومات والاطلاقات)
تدبر فانه ينفعك فى مواضع شتى

التبركات ـ ص : ۳۳۸
فركب رسول الله صلى الله تعالے عليه وسلم فرسا لابى
طلحة بطيئا......... فقال لم تراعوا انه لبحر قال
فما سبق بعد ذلك اليوم ـ ص : ۳۱۷
لا اثبت على الخيل فضرب بيده فى صدرى ص: ۴۲۶
ما سقط بعد ذلك من الخيل
فيمسحون بهما وجوههم ـ ص : ۵۰۲
فيه مسح الوجوه باليد للتبرك
فقبله ـــ فيه جواز تقبيل الميت ـ ص : ۵۱۷
فصبب من الماء على اللبن ـ ص : ۵۱۰
تدخل فى بيت اى بيت عظيم مشرف بدخول

رسول الله صلى الله تعالے علیه وسلم۔ ص : ۵۳۸، ح : ٦

(فيه زيارة المقام المتبرك)

فما اجتمع اثنان منا على الشجرة التى بايعنا تحتها۔ الخ۔ ص : ۴۱۵

(شجرة بيعة الرضوان عميت عليهم)

من يطع الامير فقد اطاعنى و من يعص الامير فقد عصانى۔ ص : ۴۱۵

تلزم جماعة المسلمين و امامهم۔ ص : ۵۰۹

قال فيه (الطعام) ماشاءالله ان يقول۔ ص : ۵۰۵

نزول السكينة للقرآن۔ ص : ۵۱۰

بعثت من خير قرون بنى آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القران الذى كنت فيه۔ ص : ۵۰۳

عن ابن عباس قال كان عدنان و معد و ربيعة و مضر و خزيمة واسد على ملة ابراهيم فلا تذكروهم الابخير۔ ص : ۵۴۳، ح : ۷

قال كيف نسبي۔ ص : ۵۰۱

فيه ان نسبه الشريف كان طاهرا من الكفر۔

نرجع ولم يحكم الله بيننا و بينهم قال يا ابن الخطاب انى رسول الله۔ ص : ۴۵۱

(اذكر براءة ام المومنين رضى الله تعالے عنها)

(فيه ان فعل النبى عليه الصلاة والسلام وقوله التوقيف فى الحادثة قبل نزول الوحى حق لا اعتراض عليه)

تقتله الفئة الباغية۔ ص : ٦۴، ح : ۵

تنزه الله تعالے ان يكون رسوله متهما بما لا ينبغى

ص : ۴٦۳، سطر ۵ بين السطور

اهدى لرسول الله صلى الله تعالے علیه وسلم۔ ص : ۲۴٦

بل هولك يا رسول الله۔ ص : ۳۱۰

انى وهبت لك من نفسى۔ ص : ۳۱۰

قد بعث الله اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم۔ ص : ۴۵۸

ولكنى ارضى واسلم۔ ص : ۵۵۰

(احفظ) و هو حرام بحرمة الله تعالے الى يوم القيمة وانه لم يحل لاحد قبلى ولم تحل لى الا ساعة من نهار

اقول۔ خالف هذا الحديث امام الوهابية النجدية حيث قتل كثيرا من اهل السنة والجماعة فى مكة المكرمة۔ انظر الدرالسنية والفتوحات الاسلاميه۔

شاهد ــ حاضر۔ ص : ۲۳۹

(اف لك) خطاب للساعى بعد موته استحضارا لصورته حين مر بقبره اولعله كشف عنه فراه وخاطبه

كتاب الامامة - ص : ۱۳۸ - حاشیه سندھی

قتل اخوها معی - ص : ۳۹۹

رایت لیلة اسری به موسی رجلا آدم طوالا جعدا الخ ص : ۴۵۹

فیه سند حیاة الانبیاء علیهم الصلاة والسّلام - اذکر رایته یصلی قائمًا فی قبره اوکما قال

الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف - ص : ۴۶۹

فی حدیث الباب ایماء الی ان اتباع الرسل لهم مناسبة قدیمة بهم علیهم الصلاة والسّلام - ح : ۱۲

جنة الفردوس فوقه عرش الرحمٰن - ص : ۳۹۱

کان یصلی و هو حامل امامة بنت زینب رضی المولی تعالی عنهم - ص : ۴۳

حاضر وناظر

بسم الله الرحمٰن الرحیم

السّلام علیك ایها النبی و رحمة الله ص ۱۱۵

ویحتمل ان یقال علی طریقة اهل العرفان ان المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات اذن لهم بالدخول فی حریم الحی الذی لا یموت فقرت اعیانهم بالمناجاة فنبهوا علی ان ذلك بواسطة نبی الرحمة و برکة متابعته فاذا التفتوا فاذا الحبیب فی حریم الحبیب حاضر

فاقبلوا علیه قائلین السّلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته

عمدة القاری شرح البخاری ج : ۳ ص : ۱۰۰

وسمعت سیدی علیا الخواص رحمه الله تعالی یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاة والسّلام علی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم فی التشهد لینبه الغافلین فی جلوسهم بین یدی الله عزوجل علی شهود نبیهم فی تلك الحضرة فانه لا یفارق حضرة الله تعالی ابدا فیخاطبونه بالسّلام مشافهة اھ - میزان الشریعة الکبری - ص : ۱۵۴

موضوع الصلاة بالاصالة انما هو لذکر الله تعالی وحده والمناجاة له بکلامه لکن لما کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم هو الوسطة العظمی بیننا و بین الحق تعالی فی جمیع الاحکام التی شرعها الله لنا و تعبدنا بها کان من الادب ان لا ننساه من سوال الله تعالی ان یصلی علیه کلما حضر نامعه تعالی فانه لا یفارق الحضرة الالهیة ابدا - میزان - ص : ۱۵۳

وقد بلغنا عن الشیخ ابی الحسن الشاذلی وتلمیذه الشیخ ابی العباس المرسی وغیرهما انهم کانوا یقولون لو احتجبت عنا رویة رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم طرفة عین ما اعددنا انفسنا من جملة

المسلمين فاذا كان هذا قول احاد الاولياء فالائمة
المجتهدون اولى بهذا المقام۔ ميزان ۔ ص : ۴۱

وسمعت سيدى عليا الخواص ايضًا يقول كل
من نور الله تعالى قلبه وجد مذاهب المجتهدين واتباعهم
كلها تتصل برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من
طريق السند الظاهر بالعنعنة و من طريق امداد قلبه
صلى الله تعالى عليه وسلم بجميع قلوب علماء امته فما اتقد
مصباح عالم الامن مشكاة نور قلب رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم فافهم ۔ ميزان ۔ ص : ۴۱

(و يقصد بالفاظ التشهد) معانيها مرادة له على
وجه (الانشاء) كانه يحيي الله ويسلم على نبيه وعلى
نفسه و اوليائه (لا الاخبار) عن ذلك ذكره فى
المجتبى۔ در مختار ص : ۴۲۶

(قوله لا الاخبار عن ذلك) اى لا يقصد الاخبار
والحكاية عما وقع فى المعراج منه صلى الله تعالى عليه
وسلم ومن ربه سبحانه و من الملئكة عليهم السلام۔ رد المحتار ص: ۴۲۶

فيقصد المصلى انشاء هذه الالفاظ مرادة له
قاصد امعناه الموضوعة له من عنده كانه يحيي الله
سبحانه و تعالى ويسلم على النبى صلى الله تعالى

عليه وسلم وعلى نفسه و اولياء الله تعالى خلافا لما قاله
بعضهم انه حكاية سلام الله لا ابتداء سلام من المصلى۔

مراقى الفلاح شرح نور الايضاح ۔ ص: ۱۶۶

و وجه خطاب بآنحضرت بجهت ابقاء این کلام است
برآنچه دراصل بود که شب معراج از جانب پروردگار تعالی
و تقدس برآنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم
خطاب بسلام آمد پس آنحضرت درحین تعلیم است نیز
برهمه لفظ اصل گذاشت تا ایشان رامذکورآن حال گردد
و نیز آنحضرت همیشه نصب العین مومنان و قرة
العین عابدان است در جمیع احوال و اوقات خصوصًا
در حالتِ عبادت و آخر آن که وجود نورانیت
و انکشاف در این محل بیشتر و قوی تر است و بعضی
از عرفاء گفته اند که این خطاب بجهتِ سریانِ حقیقت
محمدیه است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس
آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر است
پس مصلی را باید که ازین معنی آگاه باشد وازین شهود
غافل بنود تا بانوارِ قرب و اسرارِ معرفت متنور و فائض
گردد ۔ اشعة اللمعات ۔ ص ؛ ۳۵۰

و با چندین اختلافات و کثرِ مذاهب که در علمای

امت است یک کس را دریں مسئله خلافی نیست که
آنحضرت صلی الله تعالی علیه و آله وسلم بحقیقت حیات
بے شائبه مجاز و توهم تاویل دائم و باقی است و بر اعمالِ
امت حاضر و ناظر و مر طالبانِ حقیقت را و متوجهان
آنحضرت را مفیض و مربی است۔

رساله سلوکُ اقرب السبل بالتوجه الی سید المرسل

برحاشیه اخبار الاخیار شریف۔ص : ۱۵۵

قال الفاکهانی ینبغی للمصلی ان یستحضر فی
هذا المحل جمیع الانبیاء والملئکة والمومنین۔

زهرالربی حاشیه نسائی۔ص : ۱۸۸

انظر۔ ص : ۹۳ ، ۱۰۳

قداصابتک برکتک
(ص ۱۶۳)

کرامات و معجزات

فواللّٰه لقد وجدته یوما یاکل من قطف
عنب فی یده و انه لموثق فی الحدید و ما بمکة
من ثمر۔ ص : ۴۲۸

فبعث علی عاصم مثل الظلة من الدبر فحمته۔الخ ص:۴۲۸

ان اللّٰه یحب فلانا فاحببه الخ۔ص : ۴۵۶

انما سمی الخضر خضرًا لانه جلس علی فروة بیضاء
فاذا هی تهتز من خلفه خضراً ۔ ص : ۴۸۳

فکان یأمر بدوابه فتسرج فیقرأ القرآن والتوراة
والانجیل قبل ان تسرج دوابه ۔ ص : ۴۸۵

ان اللّٰه یطوی الزمان لمن یشاء من عباده
کما یطوی المکان ۔ ص : ۴۸۵ ، حاشیه : ۱۲

لم یتکلم فی المهدا لا ثلثة الخ ص : ۴۸۹

ایة ثلثة رهط فی الغار .... لا ینجیکم
من هذه الصخرة الا ان تدعوا اللّٰه بصالح اعمالکم۔ص:۳۰۳

فا دخل فی الخشبة الف دینار وصحیفة ثم

:.... فرمی بها فی البحر - ص : ۳۰۶

قال الصوت الذی سمعت قال و هل سمعت قلت
نعم قال اتانی جبرئیل - ص : ۳۲۱

(سماع صوت جبرئیل علیه السّلام کرامة)

انی اجد ریحها من دون احد - ص : ۳۹۳

قام ابراهیم علی الحجر فقال یاایها الناس کتب
علیکم الحج فاسمع من فی اصلاب الرجال وارحام النساء
فاجابه من آمن ومن کان سبق فی علم الله انه یحج
الی یوم القیمة لبیک اللّهم لبیک - ص : ۴۲۶ حاشیه ۵۱

والله اعلم - ص : ۸۶۲ . ای بحکمة فعل النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم .

ولیقض الله علی لسان نبیه ماشآء - ص : ۸۹۰
ففی مشیة الحکمة وما ینطق عن الهوی ففی کل
نطقة حکمة - فتدبر .

و اما هو صلی الله تعالی علیه و علی آله وسلم
فکما قال الامام الاعظم رحمه الله تعالی ولم یرتکب صغیرة
ولا کبیرة - شرح فقه اکبر - ص : ۵۱

قلت لا نسلم ذلک بل عصموا من الصغائر
والکبائر جمیعا قبل النبوة و بعدها - ص : ۵۲۲ - عینی جلد ۱۵

المراد بالنور هنا بیان الحق والتوفیق فی جمیع
حالاته - (عینی) ص : ۵۲۹ ، جلد : ۱

امتناع الاحتلام علی الانبیاء علیهم الصلاة والسلام
(عینی) ص : ۳۳۶ ، جلد : ۷

مذهبی ان الانبیاء معصومون من الکبائر والصغائر
قبل النبوة و بعدها والذی وقع من بعضهم شی
یشبه الصغیرة لا یقال فیه الا انه ترک الافضل و ذهب
الی الفاضل - عینی جلد : ۸ ، ص : ۳۸۷

جمیع الانبیاء علیهم الصّلاة والسّلام یشارکون
عیسی علیه الصّلاة والسّلام فی ذلک ای عدم مس
الشیطان - (عینی) جلد : ۷ ، ص : ۲۷۹

محبته صلی الله تعالی علیه وسلم ایاه (ای
الخروج یوم الخمیس) لا یخلو عن حکمة - عینی جلد : ۷ ، ص : ۷

فضیلة الحلواء والعسل لمحبته - عینی جلد : ۹ ، ص : ۵۵۱

فوائد القرع - عینی جلد : ۹ ص : ۳۱۹

الغفلة عن التفویض الی الله تعالی بالقلب لا
یلیق بمنصب النبوة - عینی جلد : ۶ ص : ۵۶۵

الذهول عن النطق بکلمة ان شاءالله تعالی لاعن
التفویض - عینی جلد : ۶ ص : ۵۶۵

وفى التلويح ظن السوء بالانبياء عليهم الصلاة والسلام كفر بالاجماع - عينى جلد: ٥ ص: ٣٨٤ جلد: ٧ ص: ٢٠٧

الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزهون عن النقائص والعيوب الظاهرة والباطنة - عينى جلد: ٧ ص: ٤٠٦

من نسب نبيا من الانبياء الى نقص فى خلقه فقد اذاه ويخشى عليه الكفر - عينى جلد: ٧ ص: ٤٠٦

الاستعاذه من عذاب القبر وغيره لتعليم الامة -
عينى جلد: ٣ ص: ١٨٤

ولم يكن صلى الله تعالى عليه وسلم يتكلم بشئ الا لفائدة واذا كان مزاحه كذالك اظنك باخباره - عينى جلد ٥ ص: ٥٠٣

انه معصوم من الذنوب بعد النبوة و قبلها كبيرها وصغيرها عمدها وسهوها على الاصح فى ظاهره وباطنه سره وجهره جده ومزحه رضاه وغضبه -
زرقانى على المواهب جلد: ٥ ص: ٣١٤

الانبياء منزهون عن ذلك (اى العبث والسفه) ص: ٥٧ بحث روية الله تعالى - شرح عقائد -

ضل كل واحد منهما من صاحبه (اى فى الطريق) (وجدك ضالا فهدى) ص: ٣٤٣

كلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخلو عن

حلم - عينى جلد: ٣ ص: ١٩٩

وما كان الله ليسلط الشيطان على نبيه وقد عصمه منه و من غيره وكذلك كون ابليس قالها وشبه صوته بصوت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ايضا باطل - عينى جلد: ٣ ص: ٥١٠

وكلا هما ليس بحجة خصوصا فيما فيه قدح فى حق الانبياء عليهم الصلاة والسلام بل لو جزم الثقة برفعه ووصله حملناه على الغلط والوهم - عينى ج: ٣، ص: ٥١١

الاجماع منعقد على عصمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و نزاهته عن مثل هذه الرذيلة - عينى ج: ٣ ص: ٥١١

قال بعض العلماء ما ورد فى القرآن والسنة من ذكر ذنب بعض الانبياء عليهم الصلاة والسلام كقوله وعصى آدم ربه ونحو ذلك فليس لنا ان نقول ذلك فى غير القرآن والسنة حيث ورد ويول ذلك على ترك الاولى - عينى ج: ٣، ص: ٦٠٠

واجتمعت الامة على عصمته صلى الله تعالى عليه وسلم و نزاهته عن مثل هذه الرذيلة وحاشاه ان يجرى على قلبه او لسانه شى من ذلك لا عمدا ولا سهوا الخ

عينى ج: ٩، ص: ٤٧

لا للشهوة النفسانية فانه صلى الله تعالى عليه
وسلم معصوم منها۔ عيني ج : ٢ ، ص : ٢٥٠

من المعلوم ان الله عصمه في جميع افعاله واقواله
عيني ج : ٢ ص : ٢٨٤

جواز النسيان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام
في امرالعبادة للتشريح ۔ عيني ج : ٢ ، ص : ٢٧٩

(اللهم اني اعوذبك من عذاب القبر ومن
وسوسة الصدر) قال ذلك اعترافاً بالعبودية وخصوصاً
للالوهية او تعليما لامته والا فهو عالم بانه لا يعذب في
قبره ولا يوسوس في صدره ۔ زرقاني على المواهب ج: ٨ ص: ١٨٠

لا يخلو شي من افعاله صلى الله تعالى عليه وسلم
عن حكمة ۔ زرقاني على المواهب ج : ٨ ص : ٢١٠

فكلامه نور ومدخله نور ومخرجه نور وعمله نور
شرح شمائل ترمذی شريف لمناوی جلد: ١ ص: ٣٤

الدليل الشرعي اما وحي او غيره والوحي ان كان
متلوا فالكتاب والا فالسنة الخ
تلويح حاشيه توضيح شرح تنقيح مصری جلد: ١ ص: ١٠٨

كلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخلو عن حكم۔
عيني ج : ٣ ص : ١٩٩

اذ لا يخلو شي من افعاله من حكمة : ص: ٢٣٨، ح: ١

فانه صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم منها اي
الشهوة النفسانية ۔ عيني ج : ٢ ، ص : ٢٥٠

والذي يويد هذا التمسك باصل عصمة الانبيأ عليهم
الصلاة والسلام وهم اعلم بالله وباحكامه من غيرهم
واشدهم له خوفا ۔ عيني ۔ ج : ٧ ، ص : ٢٠٢

قلبه كان فارغاً عما في الدنيا ۔ ص: ٩٣٠، ح: ٢

ملئ حكمة وايمانا ۔ ص : ٣٥٥

اُصولِ حدیث، اسماءالرجال، تقلیدِ شخصی وغیرہ

انما یوخذ بالآخر فالاخر من فعل النبی صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم۔ ص : ۹۶

لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ
وسلم یفعلہ لم افعلہ۔ ص : ۱۴۹

المغیرۃ کان ممن اخذ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالے
عنہ وکان ممن یفتی بقولہ ویحتج بہ۔ ص : ۳۶۶ ص: ۴۴۵

قال لہ فقہاءہم اما ذو رأینا یارسول اللہ فلم یقولوا شیأ
فیہ فضیلۃ الفقیہ وصاحب الرائ۔

ھذا الاسناد کلہم کانوا علی القضاء۔ ص : ۳۲۳

(وان کنتم فی سفر) الرھن یجوز فی السفر
والحضر۔ ص : ۱۴۱

وقید السفر لیس احترازیاً۔

الاخذ بالمثبت۔ ص : ۳۶۰، ۵۰، ح : ۵

(اجمع اھل الحدیث علی الاخذ بروایۃ بلال لانہ
مثبت ومعہ زیادۃ علم فوجب ترجیحہ۔ الخ) ح : ۵

یحیی بن صالح۔ ص : ۳۹۱

من جملۃ الائمۃ الحنفیۃ اصحاب الامام الاعظم
ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ۔ عینی ج: ۶، ص : ۵۳۸

قال ابن بطال وغیرہ کان کثیرا من کبار الصحابۃ
لا یحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم
خشیۃ المزید والنقصان۔ ص : ۳۹۶ حاشیہ

قال ابوھریرۃ یقول الناس اکثر ابوھریرۃ۔ص: ۲۷۴، ۱۶۳، ۲۹۴

قال الدارقطنی ھذا الاسناد مرسل۔ ص : ۳۱۴

مقفلۃ من عسفان۔ ص : ۴۳۴

قال الشیخ ابن حجر فیہ من عسفان وھم ص: ۴۳۴، ح: ۲

ابو عبد الرحمن کان عثمانیا .... ابن عطیہ
کان علویا۔ ص : ۴۳۳

(فیہ دلیل اطلاق الحنفی والشافعی)

العمل فی المعاملات علی مذاہبہم۔ ص : ۲۹۴

اھل مکۃ، اھل المدینۃ ص : ۲۹۲

ابو علی الحنفی۔ ص : ۸۴

ابو احمد اسمہ محمد بن عبداللہ .... وکان
یصوم الدھر۔ ص : ۴۵۳

المتکلم لا یدخل فی عموم خطابہ۔ص: ۴۷۳، حاشیہ ۵

ص/ ۵۱۲۔ حاشیہ ۲

عن ابن عمر ...... وهو غلط فهو عن ابن عباس.

ص : ۴۸۹ ، حاشیه : ۷.

قال ابو عبدالله كان ابن عيينة يقول اخيراً
عن ابن عباس عن ميمونة والصحيح ماروى ابونعيم.ص:۳۹

(فيه ان سفيان بن عيينة تغيرحفظه فى آخر عمره)

عن ابراهيم عن الاسود - ص : ۴۱

قال حماد عن ابراهيم - ص : ۳۰

قال حماد - ص : ۳۷

عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله ص، ۵۸

لولا انى رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
يفعله لم افعله - ص : ۱۴۹

(فيه دليل على ان فعل الصحابى يدل على السنة
وتركه بعد الرواية على النسخ) فتدبر

الاعمش مدلس ومعنعنة الاعمش لايعتبر الا اذا علم
سماعه - ص : ۳۵ ، ح : ۷

سفيان من المدلسين - ص : ۳۴

قتادة ثقة ثبت لكنه مدلس واذا صرح بالتحديث
لا يبقى كلام - ص : ۴۳ ، ح : ۵

قال عمر اذا حدثك شيأ سعد عن النبى صلى الله

تعالى عليه وسلم فلا تسال عنه غيره - ص : ۳۳

حديث انس اسند وحديث جبر هذا حوط حتى تخرج
من اختلافهم - ص : ۵۳

الاول اسند - ص : ۲۵۸

انى لم ار عمر قنع بقول عمار - ص : ۵۰

(فيه ان خبر الواحد لا يثبت الفرض)

حديث عبادة بن صامت فى حق القراء واحد لا
يثبت الفرض -

فانكرها على ابو ايوب و قال والله ما اظن رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما قلت قط - ص: ۱۵۸

الصحابة كلهم عدول - ص : ۳۷۴ ، ح : ۷

اذا حدثك شيأ سعد عن النبى صلى الله تعالى
عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره - ص : ۳۳

حدثنا يزيد الفقير - ص : ۶۲ وهو من شيوخ ابى
حنيفة رضى الله تعالى عنه - عينى

كان عمر وعثمان يفعلان ذلك - ص: ۶۸ ......

كان البخارى ذهب الى ان حديث النهى منسوخ بهذا
الحديث واستدل على نسخه بعمل الخليفتين بعده - ص: ۶۸ ح: ۹

اصح الاحاديث ما فى الصحيحين ثم ما انفرد به

البخارى ثم ما انفرد مُسلم الخ تحكم لا يجوز التقليد فيه الخ.

.... كلام نفيس من المحقق على الاطلاق ص: ١٥٨، ج: ١

ذات عرق لاهل العراق باجتهاد عمر رضى الله

تعالى عنه - ص: ٢٠٧، ج: ٧

وما يدرى اهل مكة - ص: ٢٩٢

ترك الاعتراض على فعل الصحابى رضى الله

تعالى عنه - ص: ٥٣١

تسع اخوات - ص: ٥٨٠

ست بنات الى اخوات

الف و خمس مائه - ص: ٣٣٠

شهد شاهدان بالف و شاهدان بالف و خمس مائة

يقضى بالزيادة - ص: ٣٦٠

الزيادة مقبولة - ص: ٢٠١

والتخصيص بالعدد لا ننا فى الزيادة - ص: ٣٠٣ حاشيه

عشرين و مائه ومضى فى كتاب البيوع مائه

فى رواية ابن ابى شيبة عدد التراويح عشرون

و فى غيرها بالفرض ثمانية - فالتخصيص بالعدد لا ينا فى

الزيادة - فعدد ثمانية لا ينا فى العشرين - فتدبر - ص: ٣٨٧، ج: ٨

ابو معاوية ص: ٦٠ باب المسلم من الخ - كان مرجياً. عينى

عبد الاعلى ص: ٦١ باب المسلم من الخ قدرى ثقه - عينى

اسمعيل ص: ٨ باب تفاضل الخ كلام هولاء كلهم

يوول الى انه ضعيف قال الحاكم عيب على البخارى

و مُسلم اخراجهما حديثه - عينى - ص: ١٩٧، ج: ١

سليمان ابو معتمر كان الليل كله بوضوء عشاء

الآخرة كذا فى العينى - ص: ٤٧

هشيم: ص: ٤٨ - قال ابن عون مكث هشيم يصلى

الفجر لوضوء عشاء الآخرة قبل ان يموت لعشر سنين -

عينى ج: ٢، ص: ١٥٨

على بن عباس رضى الله تعالى عنهما - ص: ٦٤

وكان يصلى كل يوم الف ركعة وكان يدعى

السجاد لذلك وكان وكان له خمس

مأته اصل زيتون يصلى فى كل يوم عند اصل كل

شجرة ركعتين - عينى - جلد: ٢ ص: ٢٩٣

صفوان ص: ٤٢ - التابعى المدنى القدوة يقال

انه لم يضع جنبه على الارض اربعين سنة و قال

احمد ينزل بذكره القطر - عينى جلد ٢، ص: ٥٢

عاصم - ص: ٦٩ شيخ البخارى والدارمى و فى

رواية ليس بثقة و فى رواية كذاب عينى جلد ٢، ص: ٤٥٢

محمد بن عمرو بن عطاء لم يسمع هذا الحديث من

تهذيب التهذيب كان من ثقات الشيوخ واعيانهم وقال ابن معين ضعيف ومرة ليس بالقوى

ابى حميد و بينهما رجل مجهول ص: ۱۱۵، ح: ۱۰

محمد بن المنكدر يكنى بابى بكر و ابى عبدالله ص: ۱۲۱

العجب من الامام البخارى اورد هذا وكان مخالفا
لما رواه الثقات. ص: ۱۳۹

اخبرنى المسعودى .... وهو عبدالرحمن
بن عبدالله بن عتبه بن عبدالله بن مسعود مات. ۱۶۰ھ ص: ۱۴۰

ما ادركت فقهاء ارضنا الخ - ص: ۱۵۵

جاء نعى ابى سفيان من الشام - ص: ۱۷۰

قال ابن حجر هو وهم لانه مات بالمدينة بلا خلاف
و انما الذى مات بالشام اخوها يزيد بن ابى سفيان - ص: ۱۷۰،۱۷

يعذب الميت ببعض بكاء اهله اذا كان النوح من
سنة - ص: ۱۷۱

هذا ليس من الحديث بل هو من كلام البخارى
قاله استنباط - حاشيه: ۳

التطبيق فى حديث ام المومنين و حديث عمر رضى
الله تعالى عنهما فى البكاء على الميت ولا منافاة بينهما
و اليه ذهب البخارى و عليه الجمهور - ص: ۱۷۲، حاشيه: ۷

والزيادة مقبولة والمفسر يقضى على المبهم - ص: ۲۰۱

خرج من كدى من اعلى مكة - كذا رواه ابو

اسامة فقلب والصواب ما رواه غيره دخل من كدا من
اعلى مكة ثم ظهر لى ان الوهم ممن دون ابى اسامة
لان احمد رواه عن ابى اسامة على الصواب (كذا فى
الفتح - ص: ۲۱۴)

عن معاوية قال قصرت عن رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم بمشقص محمول على عمرة الجعرانة - ص: ۲۲۳

انكروا حديث الاسود الذى فى البخارى فى تقليد
الغنم قالوا هو حديث لا يعرفه اهل بيت عائشة - ص ۲۳۰ حاشيه: ۷

عمر بن محمد العمرى - ص: ۲۴۳، ۲۸۹

ابو على الحنفى ــ عبدالله العمرى - ص: ۲۶۲

و قال ابن عبدالملك فيه اضطراب عظيم يدل على
وهم لرواة - ص: ۲۶۲، ح: ۲

القول القديم ليس مذهبا للشافعى واشهد على
نفسه بالرجوع عن الاقوال القديمة - ص: ۲۶۲، ح: ۱

و ان كنتم على سفر   الرهن فى السفر - ص: ۲۴۱
(فيه ان قيد السفر اتفاقى)

لعن اكل الربوا و موكله - ص: ۲۸۰

خص الاكل من بين سائر الانتفاعات لانه اعظم
المقاصد - ص: ۲۸۰، ح: ۷

یا کلون الربوا ۔ ص : ۲۷۹

انما خص الاکل بالذکر باعتبار شان النزول والا فالو عید حاصل لکل من عمل به سواء اکل منه اولا ۔ کذا فی العینی ۔

باع حرًا فاکل ثمنه ۔ ص : ۲۹۷

خص الاکل بالذکر لانه اعظم مقصود ۔ عینی

اتصل خروج الخوارج (الوهابیة) الی زمان هذا ص:۳۷۲ ح:۷

جاءت ثلثة نفر ۔ ص : ۵۰۴

ای جبرئیل و میکائیل و اسرافیل ۔ فیه انهم وزراء علیه الصّلاة والسّلام ۔

الاختیار ۔ ص : ۵۰۳

فقلت قد استحییت من ربی ۔ ص : ۴۷۱

لکنی ارضی و اسلم ۔ ص : ۵۵۰

سلمت فنودی الخ ص : ۵۵۶

اتانی وقد جن نصیبین و نعم الجن فسالونی الزاد ۔ ص : ۵۵۴ ۔

فیه ان طعام الجن من جود النبی صلی الله تعالے علیه وسلم ۔ اقول کذلك طعام الانس بالاولی ۔ فتدبر

الاختیار فی الجنة ۔ ص : ۵۲۲

الاختیار بین الدنیا والاخرة ۔ ص : ۵۱۶

لیس لهم مولے دون الله ورسوله ۔ ص : ۳۹۷ ، ۳۹۸

الله مولے لنا ولا مولے لکم ۔ ص : ۳۲۶

انت اخونا و مولانا ۔ ص : ۵۲۹

بعث الله الیك ملك الجبال لتامره بما شئت ۔ التصرف علی ملك الجبال ۔ ص : ۴۵۸

ان الارض لله ولرسوله ۔ ص : ۴۴۹

التصرف فی الصدر للرکوب ۔ ص : ۴۲۴ ، ۴۲۶

التصرف فی الصدر للحفظ و ازالة النسیان ۔ ص : ۵۱۵

اما انك لواخذت الخمر لغوت امتك ۔ ص : ۴۸۱

الرحمة فی حق الامة ۔ ثواب المریض والمسافر مثل العامل المقیم ۔ ص : ۴۲۰

هذه الامة نصف اهل الجنة ۔ ص : ۴۷۲

نحن الآخرون السابقون ۔ ص : ۴۹۵

ای المتقدمون علی اهل الادیان منزلة فی الحشر و فی القضاءً قبل الخلائق و فی دخول الجنة ۔ ص : ۱۲۷

الصحابی اذاروی شیأثم افتی بخلافه فالعبرة لماافتاه (ص ۲۲۲ ح ۱)

فضائلِ صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لم اعقل ابویّ الا وهما يدنيان الدين ولم
يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم طرفی النهار بكرة و عشيا - ص : ٦٨ ، ٣٠٧

فقال يا بنية الا تحبين ما احب فقالت بلى الخ ص: ٣٥١

فان الوحی لم ياتنی الا فی ثوب عائشة رضی الله
تعالے عنه - ص : ٣٥١

فاتيت ابا بكر فقلت يا ابا بكر - الخ ص : ٣٨٠

.... وكان ابو بكر اعلمنا - ص : ٦٧

وارضاهم عندی عمر رضی الله تعالى عنه - ص: ٨٢

فانزل الله آية التيمم فقال اسيد بن حضير ماهی
باول بركتكم يا آل ابی بكر - ص : ٤٨

فمن ولی شيئا من امة محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم الخ - ص : ١٢٧

فيه اشارة الى ان الخلافة ليست فی الانصار

لما استخلف ابوبكر اصبح غاديا الى السوق على
رأسه اثواب يتجر بها فلقيه عمر - الخ ص : ٢٠٨ ، ج : ٣

فقال عمر تاتينی على ذلك بالبينة - الخ ص : ٢٠٠

فيه ان اميرالمومنين اقام التراويح عشرين ركعة
فقامت بالبنية على ذلك عنده و ان لم تنقل - فتدبر

فضرب عمر بالدرة وتيلو عمر الخ ص : ٣٤٧

ام كلثوم زوجة عمر رضی الله تعالے عنهما هی
بنت علی و فاطمة رضی الله تعالے عنهما - ص : ٤٠٣

نقركم ما شئنا .... حتى اجلاهم عمر
رضی الله تعالے عنه - ص : ٤٣٦

اقركم ما اقركم الله - ص : ٤٣٩

فيه ان اجلاد اليهود من عمر الفاروق رضی الله تعالے
عنه كان موافقا لرضاء رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم و امرالله عزوجل -

صواب اجتهاد سيدنا عمر رضی الله تعالے عنه
وقت رجوعه عن الشام وقت الوباء فی الشام والاهتمام فی
ذلك - ص : ٨٥٣ ، ج : ٢

كان القراء اصحاب مجلس عمر و مشاورته كهولا
كانوا او شبابا - ص : ١٠٨٢ ، ١٠٩٦

لا تبرح حتى تجئنى بالمخرج فيما قلت - ص : ١٠٨٨

(قال عمر رضى الله تعالى عنه) فان الموسم
يجمع رعاع الناس - الخ

دارالسنة و دارالهجرة .... يحفظوا مقالتكو
ينزلو ها على وجهها - ص : ١٠٨٩

اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة - ص : ١٠٨٩

فأتنى على هذا بينة اولا فعلن لك - ص : ١٠٩٢

الا انه من بلدة الكفر انجانى - ص : ٦٣ (الا اى للتنبيه)

الحميدى شيخ البخارى و تلميذ الشافعى ص : ٩٦
(و هو تلميذ سيدنا الامام محمد و هو تلميذ سيدنا
الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه)

سردالصوم يجوز لمن يطيق - ص ، ٢٦٥

قيل ان الجنة والنار اسم المخلوقات - ص : ٣٦٢ (عينى)

اليمامه مدينة من اليمن سميت بامرأة زرقا كانت
تبصر الراكب من مسيرة ثلثة ايام - ص : ٣٩٩ (حل اللغات)

و رب النضرانى اجد ريحها من دون احد ص: ٣٩٣
يحتمل الحقيقة لانه وجد ريح الجنة حقيقة - ص: ٣٩٢ ح: ١٠

اللهم اخبرعنا نبيك عليه الصلاة والسلام ص: ٤٢٦، ٤٢٨

اخذ الراية زيد فاصيب الخ ص : ٤٣١

قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لحسان
اهجهم اوهاجهم - ص : ٤٥٧

لكنه سلف واخشى عليه الضيعة - الخ ص : ٣٤١

مالى و للدنيا .... ترسل بها الى فلان
(اى فاطمة رضى الله تعالى عنها) اهل بيت بهم حاجة ص: ٣٥٢

من كان له على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم
دين او عدة فليأتنا - ص : ٣٦٩

قال على رضى الله تعالى عنه لو كان عندى
من النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عهد فى ذلك ماتركت
القتال - الخ ص : ٣٨٢ ، ح : ٨

فودعها سيدنا ابوبكر سيدتنا فاطمة رضى الله تعالى
عنها فرضيت الخ ص : ٣٣٥ ، ح : ٦

من كان له عند رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم دين او عدة فليأتنا - الخ ص : ٣٤٣

و يؤثرون على انفسهم الآية ص : ٥٣٦

سالونى الزاد - ص : ٥٤٣

ليس التحصيب بشئ

رايت الزهرى يلبس من ثياب اليمن فاصبغ بالبول - ص: ۵۲

قال الزهرى لا بأس بالماء مالم يغيره طعم او ريح او لون - ص: ۳۰

لا يبولن احدكم فى المأ الدائم الحديث - ص: ۳۷

ان المومن لا ينجس - ص: ۴۲

اى فى ذاته وان كان ينجس اذا خالط النجاسة

فقال كلا كما محسن - ص: ۳۲۵

لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا

(فيه ان بعض الاختلاف حسن ورحمة والاختلاف فى هذه الاختلاف (الامة) بركة نفخر المقلدين يعترضون فى الاختلاف الذى هوالحسن)

فلم يعنف احدا منهم - ص: ۱۲۹

ما انتم باسمع منهم - ص: ۱۸۳

انه يسمع قرع نعالهم - ص: ۱۸۳

باب كلام الميت على الجنازة - ص: ۱۸۴

الميت يعترض عليه مقعده بالغداوة والعشى - ص: ۱۸۴

فيقال هذا مقعدك - ص: ۱۸۴

(فيه ان الميت يسمع القول)

وانتم اعلم برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم منى - ص: ۱۹۱

من اجرى امرالامصار على ما يتعارفون بينهم فى البيوع والاجارات والمكيال والوزن على نياتهم ومذاهبهم المشهورة - ص: ۲۹۴

(فيه اختلاف المذاهب)

قالوا لابن عباس لا ناخذ بقولك وتدع قول زيد - ص: ۲۰۳

(فيه التقليد لزيد بن ثابت وقول ابن عباس كان حقا)

سمعت ابن عمر يقول انها لا تنفر ثم سمعته يقول بعد ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم خص لهن - ص: ۲۳۶

(فيه ان ابن عمر رجع بعد العلم بالحديث - ص: ۲۳۷

وكذلك رجع عن رفع اليدين بعد العلم بنسخه) فتدبر

عبدالرحمن بن القاسم - كان افضل زمانه - ص: ۲۳۶

القاسم بن محمد بن ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه ايضا كان افضل زمانه - ص: ۲۳۶

(فيه انه اذا كان افضل اهل زمانه يندب اقتدائه)

اختلف عبدالله بن عباس والمتنور فی غسل المحرم
رأسه .... فارسلنی عبدالله بن عباس الی ابی ایوب
الانصاری - ص : ۲۴۸

(فیه الرجوع الی الصحابی العالم بتلك المسئلة
المشاهد الاصل)

اقول وحدیث ابن عمرو عمر یرج فی سماع
الاموات لحضور هما فی المستهلك - ص : ۵۸

فکره ذلك عبدالرحمن الخ ص : ۲۵۸

فیه کراهة مخالفة العالم ــــــ و غیر المقلدین
لا یکرهون المخالفة بل یجزون ای مخالفة المجتهد

تزویج المحرم - ص : ۲۲۸

جلو دالمیتة قبل ان تدبغ - ص : ۲۹۶

الاحصباء من کل شی یحبه - ص : ۲۴۳

الذکر بعد الصلاة .... رفع الصوت بالذکر ص ۱۱۶

النساء باللیل الی المساجد - ص : ۱۲۳

ان النبی صلی الله تعالے علیه وسلّم کان ینحر
او یدبح بالمصلی - ص : ۱۳۴

کان القنوت فی المغرب والفجر - ص : ۱۳۶

ولم یذکر انه حوّل رداءه - ص : ۱۳۹

فیه ان عدم الذکر ان کان دلیلا علی عدم
التحویل فعدم ذکر رفع الیدین فی الصلاة یکون دلیلا
علی عدم رفع الیدین فی الصلاة - انظر ص : ۱۱۰

وضع علی رضی الله تعالے عنه کفه علی رسغه
الا یسر - ص : ۱۵۹

اذا دعت الام ولدها فی الصلاة - ص : ۱۶۱

تفکر الرجل الشی فی الصلاة - ص : ۱۶۳

هل تکفن المراة فی ازار الرجل - ص : ۱۶۸

ثم اکب علیه فقبله ثم بکی - ص : ۱۶۶ (فیه الجواز للتقبیل)

قول المیت قدمونی - ص : ۱۷۶ المیت متکلمٌ

المیت یسمع خفق النعال - ص : ۱۷۸ المیت سامعٌ

فیصیح صیحة - ص : ۱۷۸ - المیت صائحٌ

ضربت امرأته القبة علی قبره سنة - ص : ۱۷۱

الظاهر انه لاجتماع الاحباب للذکر والقرأة وحضور
الاصحاب للدعاء بالمغفرة والرحمة واما حمل فعلها علی العبث
المکروه کما فعله ابن حجر فغیر لائق بصنع اهل البیت
(مرقات) حاشیه مشکوة ص : ۱۵۲ ، ج : ۱

افضل العمل الصلاة علی میقاتها - ص : ۲۹۰

لا صلاة بعد صلاتین بعد العصر حتی تغرب

الشمس و بعد الصبح حتی تطلع الشمس - ص : ۲۵۱ ، ۲۶۷

سمعت النبی صلی الله تعالے علیه وسلم ینهی عن
الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها - ص : ۲۲۱

عن عائشة ان ناسا طافوا بالبیت بعد صلاة
الصبح ثم قعدوا الی الذکر حتی اذا طلعت الشمس
قاموا یصلون الخ - ص : ۲۲۰

(فیه ان الصلاة المسنونة والنافلة لا تصلی
بعد صلاة الفجر حتی ترتفع الشمس و علیه الحنفیة)

اذا رمی امامك فارمه - ص : ۲۳۵

افعل کما امراؤك - ص : ۲۲۳

(فیه اشارة الی متابعة اولی الامر والاحتراز
عن مخالفة الجماعة)

کتب عبدالملك الی الحجاج ان لا یخالف ابن عمر
فی الحج - ص : ۲۲۵

عبد الملك بن مروان کتب الی الحجاج ان یاتم
لعبد الله بن عمر فی الحج - ص : ۲۲۵

(فیه الحکم للاتباع والتقلید والامر بعدم المخالفة
للامام سیدنا عبدالله بن عمر رضی الله تعالے عنهما والتقلید
الشخصی)

(وفیه ان سیدنا عبدالله بن عمر رضی الله تعالے
عنه کان اماما مجتهدا ولامیر فی الحج کان حجاج بن
یوسف و امرالامیرا لاتباع العالم المجتهد فظهر ان اولی
الامر فی الحقیقة هم العلماء المجتهدون رضی الله تعالی عنهم)

سئل مالك ایجزی ان یمسح رأسه فاحتج بحدیث
عبد الله بن زید - ص : ۳۱

(فیه انه لا یثبت الفرض من الحدیث المذکور)

ما الحدث یا ابا هریرة قال فساء او ضراط - ص : ۲۵

(فیه الا لتفاء بهما نظرا الی الاعم الاغلب الاخف)

لا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا - ص : ۲۵

باب التسمیة علی کل حال و عند الوقاع ص ۲۶

(فیه انه نقل الحدیث فی الباب الذکر التسمیة
عندالوقاع و استنبط من الحدیث الخاص ذکر التسمیة
علی کل حال)

قال ابو عبدالله هذا اجود و اوکد و انما بینا
الحدیث الاخر لاختلافهم والغسل احوط - ص : ۳۳
الاول اسند - ص : ۲۵۸

استدل البخاری علی جواز قرأة القرآن للجنب
ورد علیه الجمهور باحادیث وردت بمنع الجنب عن قرأة

القرآن - ص : ۴۴، ح : ۷

لا تقرء الحائض ولا الجنب شیأ من القرآن ......

وهو قول اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله تعالے علیه وسلم والتابعین و من بعد هم - الخ ترمذی - ص : ۴۵

قال الطحاوی وغیره ان حدیث عمار لا یصلح حجة فی کون التیمم الی الکفین او المرفقین او الا بطین و ذلك لا ضطرابه - ص : ۴۸، ح : ۱۲

الصلاة علی المنبر - ص : ۵۵

فیه ان غیر المقلدین لا یعلمون علی هذا الحدیث

من صلی وقدامه تنور اوتار او شی مما یعبد فاراد به وجه الله عزوجل (عـ فید خل فیه الاصنام) ص : ۶۱

کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب الحدیث - ص : ۶۲

(غیر المقلدین غیر حامل)

اذا صلی ثم ام قوما - ص : ۹۸

امامة المبتدع - ص : ۹۶

کانت عائشة یومها عبدها ذکوان من المصحف - ص : ۹۶

من دخل لیوم الناس فجاء الامام الاول فتاخر

الاول اولم یتاخر جازت صلاته - ص : ۹۴

اذا اقیمت الصلاة فلا صلاة الا المکتوبة - ص : ۹۱

متی یسجد من خلف الامام - ص : ۹۶

قاموا قیاما حتی یروه قد سجد - ص : ۱۰۳، ۱۱۲

اذا لم یتم الامام واتم من خلفه - ص : ۹۶

فیکبر کلما خفض ورفع - ص : ۱۰۸

وکان النبی صلی الله تعالے علیه وسلم اذا رکع واذا رفع رأسه یکبر - ص : ۱۰۹

هذه لصلاته حتی فارق الدنیا - ص : ۱۱۰

(فیه انه لم یذکر رفع الیدین)

فطبقت بین کفی .... فنهانی ابی وقال کنا نفعله فنهینا عنه - ص : ۱۰۹

(فیه ان الحکم قد ینسخ ولا یبلغ البعض - فتدبر)

جلسة الاستراحة - ص : ۱۱۳

باب خروج النساء باللیل او بالغلس الی المساجد

ص : ۱۱۹، ۱۲۰

قال الزهری اذا ولغ الکلب فی اناء لیس له وضوء غیره یتوضأ به (ص ۲۹)

☆ وجاء من حديث سمرة اخرجه ابن خزيمة لقدرأيت منذقمت اصلى ماانتم لاقون فى دنياكم وآخرتكم ....فان قلت روياه من اى باب كان من ابواب الميزان ‘قلت قيل من الباب الذى يدخل منه العصاة من المسلمين قلت هذامحتاج هذاالى دليل مع ان قوله ﷺولقدرايت جهنم يحطم بعضهابعضا..........رواه مسلم فدل على انه ﷺ رأى الميزان كلهاوكذالک قوله ﷺعرضت على النار الخ (عينى ‘ج۳‘ص۳۹۳)

☆ نعى النجاشى فى اليوم الذى مات ‘ (ص۱۶۷)

☆ واللّٰه انى لارجوله الخير واللّٰه ماادرى وانارسول اللّٰه مايفعل بى(به) (ص ۱۶۶)

☆ فانى ارجوان يوذن لى‘قال ابوبكرترجو ذٰلک بابى قال نعم (ص۲۰۸)

☆ لادريت ولاتليت (ص۱۷۸)اى لاعلمت بنفسک بالاستدلال ولاتلوت القران (حاشيه۹)

☆ ثم لعلک ان تخلف (ص۱۷۳)

☆ واعلم ان كلمة لعل معناهاللترجى الااذاوردت عن اللّٰه اورسوله او اوليائه فان معناها التحقيق

☆ ثم لعلک ان تخلف . هذامن اخباره عليه الصلوة والسلام بالمغيبات فانه عاشا حتى فتح العراق

☆ ولعل للترجى الااذاوردت عن اللّٰه ورسوله فان معناهاالتحقيق ‘ (قسطلانى ‘ج۲‘ص۳۳۴)

☆ والرجاء من النبى ﷺواجب نبه عليه ابن التين وغيره

☆ على فضيلة ابى بكروعلى انه من اهل هذاالاعمال كلها‘ (ج‘۵‘ص۱۷۴)

☆ ان ابنى هذاسيدولعل اللّٰه ان يصلح به فئتين عظيمتين من المسلمين (ص۳۷۴‘۵۱۲)

☆ ومايدريک لعل اللّٰه ان يكون قداطلع على اهل بدرفقال اعملوا ماشئتم فقدغفرلكم (ص ۳۶۲)

☆ استعملت استعمال عسى قال النووى معنى الترجى فيه راجع الى عمر رضى اللّٰه تعالى عنه لان وقوع هذاالامرمحقق عنده ﷺ ومايدريک بعثاله على التفكروالتامل ومعناه ان الغفران لهم فى الآخرة والافلوتوجه على احدمنهم حداستوفى منه (عينى ‘ج۷‘ص۴۷)

☆ مامن شى لم اكن اُرِيتُه الارَايته فى مقامى هذا (ص۱۸‘۳۱‘۱۰۸‘۱۲۶)

☆ زيادة من لتاكيدالنفى والتنصيص على استغراقه لجميع الافراد كماقال الملاعلى القارى فى شرح حديث مارايت من ذى لمة فى حلة حمراء احسن من رسول اللّٰه ﷺ (شرح شمائل ‘ج۱‘ص۲۳)

وعبارة المناوى فى شرحه على الحاشية "بزيادة من لتاكيدالنفى والنص على استغراق جميع الافراد"

☆ ماذاانزل الليلة من الفتن وماذافتح من الخزائن (ص ۲۲‘۱۵۲‘۵۰۸‘۸۳۵)

☆ حفظت من رسول اللّٰه ﷺدعائين فامااحدهمافبثثته واماالآخرفلوبثثته قطع هذاالبلعوم ‘ (ص۲۳)

☆ وايضا فان اللّٰه تعالى ارادان يعرض على نبيه عليه الصلوة والسلام نسم بنيه (اى آدم)من اهل اليمن واهل الشمال ليعلم بذالک اهل الجنة واهل النار

☆ فواللّٰه مايخفى على خشوعكم ولاركوعكم انى لاراء كم من وراى ظهرى (ص۱۰۲)

☆ والاظهران يقال خلق اللّٰه تعالى ادراكايدرک به ماليس فى العادة ادركه مماكان او سيكون ومماهوغائب عنه اوليس فى محاذاة بصيرة بمنزلة روية البصرواللّٰه (مسوى شرح موطاللمحدث ولى اللّٰه ‘ج۲‘ص۲۹۶)

☆ وگفته اندكه صواب آنست كه چنانچه قلب شريف آنحضرت راﷺاحاطه وسعتى دردرک معقولات دارندحواس لطيف اورانيزاحاطه دردرک محسوسات

بخشیدندوجهات سته رادرحکم یک جهت گردانیدوﷲاعلم ۔ (مدارج ٔص۷)

☆ فانی اراکم خلف ظهری ٔ(ص۱۰۰) الحمل علی ظاهره اولی (حاشیه)

☆ الغرض انه اخبرعن المبدء والمعاش والمعادجمیعاوانماقال دخل بلفظ الماضی موضع المستقبل مبالغة للتحقیق المستفادمن خبرالصادق وفیه دلالة علی انه اخبر فی المجلس الواحدبجمیع احوال المخلوقات من ابتدائهاالی انتهائهاوفی ایراد ذلک کله فی مجلس واحدامرعظیم من خوارق العادة وکیف وقداعطی جوامع الکلم مع ذلک (عینی ٔج۷ٔص۲۱۵)

☆ عن عائشة زوج النبی صلی اللهتعالی علیه وسلم انهاسمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول ان الملئکة تنزل فی العنان وهوالسحاب فتذکرالامرقضی فی السما فتسترق الشیاطین السمع فتسمعه فنوحیه الی الکهان فیکذبون معهامأة کذبة (ص ۴۵۶)

☆ قال النووی هوبفتح الهمزة ای اعلمه ولایجوزضمهاعلی ان یجعل بمعنی اظنه لانه قال ثم غلبنی ماعلمه ولانه راجع النبیﷺمراراواکدکلامه بالقسم وان واللام فلولم یکن جازماباعتقاده لمااکدکلامه ولماراجع واللهتعالی اعلم ٔ (ح ا)

☆ ......دعأسارة علی الکافر......فلا تسلط علی الکافرفقط

☆ رکض برجله ٔ (ص۲۹۵)

صحیح بخاری شریف جلددوم

مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، دہلی

فاتاه جبرئیل وهو ینفض رأسه من الغبار فقال قدوضعت السلاح فوالله ماوضعته ۔ ص : ۵۹۰ ، ۵۹۱

عن عائشة قالت سلم علینا رجل ونحن فی البیت فقام رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فزعا فقمت فی اثره فاذا بدحیة الکلبی فقال هذا جبرئیل یامرنی انی اذهب الی بنی قریظة وذلک لما رجع الی الخندق قالت فکانی برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یمسح الغبار عن وجهه جبرئیل علیه السلام

(عینی) ج:۸ ، ص : ۲۵۷

فاذا هوجالس علی العرش بین السماء والارض۔ص ۳۳،

جالس علی کرسی بین السماء والارض،ص: ۶۲۸، ۹۱۸، ۳۳

باب المفاتیح فی الید ۔۔ بینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ۔ ص: ۱۰۳۸

فی روایة حتی وضعت فی یدی ۔ ص : ۱۰۳۶

اتیت اما حقیقة واما مجازا ۔

بینا انا نائم اذا اوتیت خزائن الارض فوضع یدی

سواران ۔ الحدیث ۔ ص : ۱۰۳۲

و انی واللہ انظر الی حوضی الآن وانی اعطیت مفاتیح
خزائن الارض او مفاتیح الارض ۔ ص : ۹۷۵

اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ص ۱۰۸۰

اعطیت مفاتیح خزائن الارض ۔ ص : ۹۵۱

انما الارض للہ و رسوله ۔ ص : ۱۰۲۷

توکلت له الجنة ۔ ص : ۱۰۰۵

انی لست مثلکم ۔ ص : ۱۰۷۵ ، ۱۰۸۳

ایکم مثلی ۔ ص : ۱۰۷۵

ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی و یشفینی ۔ ص : ۱۰۱۲

فقالوا یا رسول اللہ هلّا امتعتنا به ۔ ص : ۱۰۱۷

ای وجبت له الشهادة بدعاءك ولست ترکته لنا و کانوا
عرفوا انه علیه السلام لا یدعو لاحد بالترحم خاصة عند
القتال الا استشهد ۔ (عینی)

قال یرحمه اللہ قال رجل من القوم وجبت یا نبی اللہ
لولا امتعتنا به ۔ ص : ۶۰۳

فانما انا قاسم اقسم بینکم ۔ ص : ۹۱۵

هل نفعت ابا طالب بشیء .... قال نعم ۔ ص : ۹۱۷

من یضمن لی ما بین لحیته وما بین رجلیه
اضمن له بالجنة ۔ ص : ۹۵۵

من توکل لی ما بین رجلیه و بین لحیته توکلت
له بالجنة ـــ ای تکفل عینی ۔ ص : ۱۰۰۵ ، حاشیه : ۱۰

انا اخذ بحجزکم عن النار ص : ۹۶۰

دعاء الزائر للمزور واهله ۔ ص : ۸۹۸

ان اول الخلائق یکسی یوم القیامة ابراهیم ۔ ص : ۹۶۶

یریهم اللہ کرامة نبیه صلی اللہ تعالی علیه وسلم ص ۹۰۰
اطاف حول اعظمها بیدرا ثلث مرات ......حتی انی
انظر الی البیدر الذی کان علیه النبی صلی اللہ تعالی علیه
وسلم کانها لم تنقص تمرة واحدة ۔ ص : ۵۸۰

رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یوم احد معه
رجلان یقاتلان عنه علیهما ثیاب بیض کاشد القتال مارایتهما
قبل ولا بعد ۔ ص : ۵۸۰ (ای جبرئیل و میکائیل مسلم شریف)

جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فقال
ما تعدون اهل بدر قال من افضل المسلمین ۔ ص : ۵۶۹

هذا جبرئیل آخذ براس فرسه علیه اداة الحرب ۔ ص : ۵۷۰

من بکّر فله الجنة ۔ ص : ۵۸۲ ، ج ۳

انی حرمت المدینة ما بین لابتیها ۔ ص : ۵۸۵

المراد الحرمة والتعظیم فقط لا وجوب الجزاء ۔ (حاشیه ۳)

وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض ص : ۵۸۵

كثرة الطعام فى غزوة الخندق ببركة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ٥٨٨ ، ٥٨٩

ص: ٥٨٦

فدعا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عليهم ثلثين صباحا

و فى شرف المصطفى لما اصيب اهل بئر معونة

جاءت الحمى الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال

اذهبى الى رعل و ذكوان و عصية عصت الله ورسوله فاتتهم

فقتلت سبعمائة رجل لكل رجل من المسلمين عشرة - عينى ص ٢٣٦ ج ٨

ان رعلا و ذكوان وعصية و بنى لحيان استمدوا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على عدوهم - ص: ٥٨٦

قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبى الله

لولا امتعتنا به - ص: ٦٠٣

اى هلا ابقيته لنا لنتمتع بعامر يعنى بشجاعته انما

قال ذلك لما عرفه من عادته صلى الله تعالى عليه وسلم

ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر - ص: ٦٠٣، ٨٣٠

الا ادلكم على كنز من كنوز الجنة - ص: ٦٠٥

ونهانا عن النياحة فقبضت امرأة يدها فقالت اسعدتنى

فلانة فما قال لها النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

شيئا - ص: ٦٢٦

انها قد وهبت نفسها لله ولرسوله - ص: ٦٨٠

فقالت يارسول الله جئت لا هب لك نفسى - ص: ٥٢،

ملكتكها بما معك من القرآن - ص: ٥٢، ٥٢، ٦٦،

انا كنا نرى سالما ولدا وقد انزل الله فيه ما قد علمت - ص: ٦٢،

زاد ابوداؤد فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ارضعيه فارضعته خمس رضعات فكان بمنزلة من الرضاعة ــه

ما ارى ربك الايسارع فى هواك - ص: ٦٦،

قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين - ص: ٨٢،

اذبحها ولن تجزى عن احد بعدك - ص: ٨٢٢، ٨٣٣، ٨٣٤

رخص للزبير وعبدالرحمن فى لبس الحرير لحكة بهما - ص: ٨٦٨

كان نقش الخاتم ثلثة اسطر محمد سطر و رسول

سطر الله سطر وكان خاتم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

فى يده و فى يد ابى بكر بعده و فى يد عمر بعد ابى بكر فلما

كان عثمان .... فسقط الحديث - ص: ٨٧٣

عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال كان فص خاتم

سليمان بن داؤد عليهما السلام سماوى فالقى عليه فاخذه

فوضعه فى خاتمه وكان نقشه انا الله لا اله الا انا محمد

عبدى و رسولى - عينى جلد ١٠، ص: ٢٧٦

قيل كان فى خاتمه صلى الله تعالى عليه وسلم سر مما

كان فى خاتم سليمان عليه السلام - الخ عينى جلد ١٠، ص: ٢٧٧

الذین بدلوا نعمة الله کفرا محمد صلی الله تعالی علیه
وسلم نعمة الله ۔ ص : ۵۶۶

وانی لانظر الیه من مقامی هذا۔ ص : ۵۸۰، ۵۸۵

فقال ابسط رجلك فبسطت رجلی فمسحها فکا نما لم
اشتکها قط ۔ ص : ۵۷۰

هاجرنا مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
نبتغی وجه الله-الحدیث ۔ ص : ۵۷۹

رایت ید طلحة شلاً وقی بها النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم یوم احد۔ ص : ۵۸۱

حاشانی اطوف فی غیبة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ص : ۵۸۳، ج۲

الاعتراضات من المعاندین علی امیرالمومنین عثمان
رضی الله تعالی عنه والجوابات عنها۔ ص : ۵۸۲

اشتد غضب الله علی رجل یقتله رسول الله فی
سبیل الله ۔ ص : ۵۸۳

وقوع الابتلاء والاسقام بالانبیاء علیهم السلام لینا لوا
جزیل الاجر ولتعرف اممهم ذلك فیا تموهم ولیعلموا انهم
من البشر یصیبهم من الدنیا ویطرء علی الاجسام ویستیقنوا
انهم مخلوقون فلا یفتتنوا بما ظهر علی ایدیهم من
المعجزات ۔ ص : ۵۸۴، ج ۲

فجاء رجل من المشرکین و سیف النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم معلق بالشجرة فاخترطه فقال تخافنی قال لا.....
ص : ۵۹۳

فنفث فیه ثلاث نفثات فما اشتکیتها حتی الساعة ۔ ص : ۵۰۶

(و والد) المراد بالوالد ابراهیم (وما ولد) ای محمد صلی الله
تعالی علیه وسلم ۔ ص : ۳۰، ج ۳

ما جربنا علیك کذبا ۔ ص : ۴۳،

ما تعمدت ذکرت ذلك لرسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم الی یومی هذا کذبا ۔ ص : ۶۴۶

کان اذا رای غیما او ریحا عرف فی وجهه
صلی الله تعالی علیه وسلم ۔ ص : ۱۵،

قال ابولهب لم ابق بعدکم خیرا غیر انی
سقیت فی هذه بعتاقتی ثویبة ۔ ص : ۶۴،

النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ولی کل مومن
لاولی له ۔ ص : ۷۰، حاشیه : ۱۰

فقال للشمس انت مامورة و انا مامور اللهم احبسها
علی شیئا فحبست علیه حتی فتح الله علیه ۔ ص : ۵۰،،

انواع الفرح واللزة من نعیم الجنة الخ ۔ ص : ۸۵۲ حاشیه ۲

ان الله حملکم ۔ ص : ۸۲۹

ليس للصحابى فضيلة افضل من الصحبة - ص : ٨٣٠ حاشيہ ٤

لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٨٤٦

ما رايت احد احسن فى حلة حمرآء من النبى صلى الله تعالے عليه وسلّم - ص : ٨٤٦

محمّد صَلى الله تعالے عليه وسلم فرق بين الناس - ص : ١٠٨١

الوحى بالقرآن والسنة على صفة واحدة ولسان واحد - ص : ٤٣٥ - ح : ٣

اذ رجل يحملك فى سرقة حرير - ص : ٤٦٠

واراد بالرجل ملكا فى صورة رجل و فى رواية الترمذى ان الملك الذى جاء النبى صلى الله تعالے عليه وسلّم بصورتها هو جبرئيل عليه الصلاة والسّلام و فى صحيح ابن حبان جاء نى جبرئيل عليه الصّلاة والسّلام فى خرقة حرير فقال هذه زوجتك فى الدنيا والاخرة و فى رواية لمسلم جاء نى بك الملك و فى طبقات ابن سعد عنها جاء جبرئيل عليه الصّلاة والسّلام بصورتى من السماء فى حريرة فقال تزوجها فانها امرأتك - عينى ج ٩ - ص : ٣٦٥

و فى اللمعات والظاهر ان هذه الروية بعد موت خديجة فتكون فى ايام النبوة - انتهى - ص : ٤٦٨ حاشيہ : ١٠

ان يكن هذا من عند الله يمضه - ص : ٤٦٨

قيل هذا تقرير الوقوع بقوله المتحقق بثبوت الامر وصحته كقول السلطان لمن تحت يده ان اكن سلطانا انتقمت فيك - حاشيہ ١٠ ص : ٤٦٨

رايتك فى المنام يجئى بك الملك فى سرقة من حرير - ص : ٤٦٨

ان النبى صلى الله تعالے عليه وسلّم و تزوج عائشة وهى بنت ست سنين واد خلت عليه وهى بنت تسع و مكثت عنده تسعًا - ص : ٤٤٧

ولقد هلكت قبل ان يتزوجنى بثلاث سنين اى ماتت خديجة رضى الله تعالے عنها - ص : ٨٨٨

قال انهم اهلك بابى انت يارسول الله (وقت الهجرة) ص : ٨٦٤

يا عائش هذا جبرئيل يقرئك السّلام قالت وعليه السّلام ورحمة الله قالت هويرى مالا ارى ص : ٩١٥

وعن الزهرى و بركاته - ص : ٩٢٣

جاءنی رجلان ۔ اتانی رجلان ۔ ص : ۸۵۰،

المراد بالرجل الملك

ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال یا جبرئیل ما یمنعك ان تزورنا اکثر ما تزورنا فنزلت وما نتنزل الا بامر ربك ۔ ص : ۱۱۱۱

النظر الی المرأة قبل التزویج ۔ ص : ۶۸،

مغاضبة عائشة هی من الغیرة التی عفی عنها ص: ۸۹۸

قول عائشة لم اعقل ابوی الا وهما یدینان الدین ولم یمر علینا یوم الا یاتینا فیه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم طرفی النهار بکرة وعشیاً ۔ ص : ۸۹۸

(باب تسلیم الرجال علی النساء) یا عائشة هذا جبرئیل یقرء علیك السلام قالت قلت وعلیه السلام ورحمة الله ص : ۹۲۳

(اطلاق الرجل علی جبرئیل ....) انظر لبراءة ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها

فلکزنی لکزة شدیدة وقال حبست الناس فی قلادة فبی الموت لمکان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ۔ ص : ۱۰۱۲

رایت اللیلة رجلین اتیانی ۔ ص : ۹۰۰

یا انجشه رویدك سوقك بالقواریر ۔ ص : ۹۱۰ ، ۹۰۸

کانت زینب تفخر علی نساء النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وکانت تقول ان الله انکحنی فی السماء ص: ۱۱۰۴، ۹۰۰

اتعجبون من غیرة سعد لانا اغیر منه والله اغیر منی ۔ ص : ۸۶،

کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اشد حیاءً من العذراء فی خدرها ۔ ص : ۹۰۱

رباء النسئیة (ای حرمة) متفق علیه بین الصحابة (ص : ۸۳، حاشیه : ۰)

التصاویر انما حرمت بعد النبوة بل بعد القدوم بالمدینة ۔

جواز النظر الی الاجنبیة مطلقاً من خواصه صلی الله تعالی علیه وسلم ۔ ص : ۴۲، حاشیه : ۳

یا امة محمد لو تعلمون ما اعلم ۔ ص : ۸۶،

اذا استاذنت امرأة احدکم الی المسجد فلا یمنعها ۔ ص : ۸۸،

اتانی رجلان ای ملکان ۔ ص : ۸۵۰، ۸۵۸

رایت بشمال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ویمینه رجلین (ای جبرئیل ومیکائیل) علیهما ثیاب بیض ص: ۸۶۶

فابردوها بالماء ۔ ص : ۸۵۲

ای تصدقوا بالماء عن المریض ۔

یشفه الله عزوجل لما روی ان افضل الصدقة سقی الماء ۔ عینی ج۱، ص ۱۷۷

بسم الله تربة ارضنا وريقة بعضنا يشفى سقيمنا. ص: ٨٥٥

وامسح بيد نفسه لبركتها. ص: ٨٥٦

ويعجبنى الفال الصالح الكلمة الحسنة. ص: ٨٥٦

(احفظ لرد الرفضة والوهابية الغير المقلدية -)

فليذبح على اسم الله. ص: ٨٢٨

فكلوا مما ذكر اسم الله عليه. ص: ٨٣٢

ضحى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نسائه بالبقر. ص: ٨٣٤

كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحب الحلوا والعسل. ص: ٨٣٨

فكانى انظر الى وبيض خاتمه. ص: ٨٤٢، ٨٤٣

كان الناس يستشفون بشعرات النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من المرض. ص: ٨٧٥

اخرج انس بن مالك نعلين للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم. ص: ٨٧١

اذا قام النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخذت من عرقه وشعره ثم جمعته فى قارورة ..... فلما حضر انس بن مالك الوفاة اوصى ان يجعل فى حنوطه وجعله انس فى حنوطه تعوذا من المكاره. حاشيه: ٧

ما انتم باسمع لما اقول منهم. ص: ٥٦٦، ٥٦١

لا يجوز ان يتوهم احد ان ابا بكر كان اوثق بربه من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى تلك الحال. ص: ٥٦٣

وانى لست اخشى عليكم ان تشركو اولكن اخشى عليكم الدنيا ان تنافسوها. قال فكانت آخر نظرة نظرتها الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم. ص: ٥٠٨

فساله اياه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاعطاه .... ثم طلبها ابوبكر فاعطاه ...... سالها اياه عمر فاعطاه .... (ثم طلبها عثمان فاعطاه) ثم وقعت عند آل على فطلبها عبدالله بن الزبير. ص: ٥٧٠

ولكنا نقاتل عن يمينك وعن شمالك وبين يديك وخلفك. ص: ٥٦٤

والله لقرابة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم احب الى من ان اصل من قرابتى. ص: ٥٧٦

فانطلقت الى اصحابى فقلت النجاء فقد قتل الله ابارافع. ص: ٥٧٧

(قتل عبدالله بن عتيك ابارافع ثم نسب فعله الى الله تعالىٰ)

الله مولانا ولا مولى لكم. ص: ٥٧٩

قتل مصعب بن عمير وهو خير مني - ص : ٥٠٩

(انما قاله تواضعًا والا فعبدالرحمن من العشرة المبشرة ص ٥٦٩)

ام كلثوم بنت علي زوجة عمر رضي الله تعالى عنهم ص ٥٨٢

قال فهل تستطيع ان تغيب وجهك عني - ص : ٥٨٣

اذا اوترت من اوله فلا توتر من آخره - ص : ٦٠٠

حكاية الخلق الحسن لامير المومنين عمر رضي الله تعالى عنه - ص : ٥٩٩

لا يصلين احد العصر الا في بني قريظة - ص : ٥٩١

اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون اصم ولا غائباً انكم تدعون سميعًا قريبًا - ص : ٦٠٥

. الحكم الثابت في الحديث كانه في القرآن - ص : ٢٥،

بيعة الرجال بالمصافحة باليدين (قسطلاني) ص : ٢٦،

لا يتحدث الناس ان محمدًا يقتل اصحابه - ص : ٢٨، ٢٩،

لو اقسم على الله لابره - ص : ٣١،

احد يكون للجمع والواحد (النكرة تحت النفي تعم والاثبات تخص) ص : ٣١،

بالاجماع ازواج الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم وفاطمة والحسنان ونحوهم من اهل الجنة - ص : ١٨، ج : ٦

اجمع المسلمون على ان المعوذتين والفاتحة من

القرآن وان من جحد منها شيئًا كفر ص : ٣٢،

فاذا رفعتم نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها ص : ٥٨، ٥٦٠، حاشيه

يستفاد منه ان حرمة المومن بعد موته باقية كما كانت في حيوته وفي كسر عظم المومن ميتًا ككسره حيًا

اخرجه ابوداؤد وابن ماجه وصححه ابن حبان - ص [illegible] حاشيه

التحريم والاباحة في المتعة كانا مرتين - ص : ٦٦، حاشيه

باب من اخبر صاحبه بما يقال فيه - ص : ٨٩٥

ان قارون قال لامرأة ذات جمال وحسب هل لك ان اشركك في اهلي ومالي اذا جئت في ملأ بني اسرائيل تقولين ان موسى ارادني على نفسي فلما وقفت عليهم بدل الله تعالى قلبها ان قارون قال لي كذا كذا فبلغ الخبر موسى عليه السلام وكان شديد الغضب يخرج شعره من ثوبه اذا غضب فدعا الله تعالى وهو يبكي فاوحى الله اليه قد امرت الارض ان تطيعك فمرها ما شئت فاقبل الى قارون فلما راه قال يا موسى ارحمني قال يا ارض خذيه فساخت به الارض وبداره الى الكعبين فقال يا موسى ارحمني فقال خذيه فساخت به وبداره فهو يتجلجل الى يوم القيامة ومثل هذا كثيرة .

عيني جلد ١٠، ص : ٣٠٣

فاتقی الله واصبری فانی نعم السلف انالك - ص: ۹۳۰

فقام ممتننًا - ص : ۱۱،

(ثبوت القیام فرحا لهم او متفضلا علیهم بمحبته - ح)

فان قلت لولم یقل محمد رسول لکفاه قلت لا و هذا شعار تمام الکلمة کا طلاق الحمد لله رب العالمین و ارادة السورة بتمامها - ص: ۱۱۱۹ - ح : ۴

قال انس کانی انظر الی اصابع رسول الله صلی الله تعالے علیه وسلم - ص : ۱۱۱۸

قال الاعرابی طهور - ص : ۱۱۱۳ - استفهام انکار بتقدیر الاستفهام -

امتنع ان یقال لله عزوجل علّامة و ان کان اعلم العالمین - ص : ۱۱۰۰، ح : ۸

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشور ص: ۱۱

فیه اطلاق الموت علی النوم

کان القرآء اصحاب مشوره عمر کهولا کانوا او شبابا

ص : ۱۰۹۶

القراء ای العلماء وکان اصطلاح الصدر الاول انهم کانوا یطلقون القرّاء علی العلماء - ح : ۲

فان قلت ما وجه المناسبة فی هذه التسمیة قلت

استنادا من رضی الله عنهم و رضواعنه - ص : ۹۲،۵۸۰

(التبرك بالاسم - اقول کذلك تعین الثلاثة والسبعة والاربعین للفاتحة للتبرك لان هذا العدد وارد فی الامور الشرعیة)

اخذ النبی صلی الله تعالے علیه وسلم عنزة زبیر رضی الله تعالے عنه ثم اخذها ابوبکر ثم اخذها عمر ثم اخذها عثمان ثم ال علی بن ابی طالب الخ (فیه سند البرکات) ص : ۵۷۰

هل للامام ان یمنع المجرمین و اهل المعصیة من الکلام معه والزیارة و نحوه - ص : ۱۰۲۳

القیام للادب - ص : ۴۳،

عدد السبع - ص : ۸۱۹، ح : ۵

یا ابا عمیر ما فعل النغیر - ص: ۹۰۵، ۹۱۵

و یحك یا انجشة رویدك سوقك بالقواریر - ص : ۹۰۸

انجشة غلام النبی صلی الله علیه وسلم - ص : ۹۱۵

لو قضی ان یکون بعد محمد صلی الله تعالے علیه وسلم نبی لعاش ابنه ولکن لا نبی بعده - ص : ۹۱۳

لعن النبی صلی الله تعالے علیه وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء و قال اخرجوهم من بیوتکم و اخرج فلانا و فلانا - ص: ۱۰۱۰

فقال لی یا اسامة اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله قال

قلت یا رسول الله انما کان متعوذا قال اقتلته بعد ما قال
لا اله الا الله - ص : ١٠١٥

اما انا فاقوم و انام وارجونی نوبتی ما ارجو فی
قومتی - ١٠٢٣

انی احتسبت عند الله انی اصبحت ساخطا علی
احیاء قریش - ص : ١٠٥٣

لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب
من ثلثین کلهم یزعم انه رسول الله - ص : ١٠٥٤

فیخرج الیه (الدجال) کل کافر و منافق ......
الذی یظهر لی ان المراد بالکافر غلاة الروافض لانهم کفرة. ص: ١٠٥٥ ح ٥

یاجوج وماجوج من بنی آدم .... قیل من
الترک و قیل یاجوج من الترک وماجوج من الدیلم وعن کعب
هم من اولاد آدم من غیر حوا - ص : ١٠٥٦ ، ح ٦

فلیعنه - ص : ٨٩٣

فنعم المونة هو - ص : ٩٥١

لکنا مامورون بحسن الظن بالصحابة رضی الله عنهم
اجمعین و نفی کل رذیلة عنهم واذا انسدت طرق تاویلها
نسبنا الکذب الی رواتها - ص : ١٠٨٥ حاشیه : ٦

قال هلم اکتب لکم کتابا قال عمران النبی

صلی الله تعالی علیه وسلم غلبه الوجع وعندکم القرآن
فحسبنا کتاب الله = الحدیث - ص : ١٠٩٥

یقول الله انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا ذکرنی
فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی
ملاءٍ ذکرته فی ملاءٍ خیر منهم الخ - ص : ١١٠١

الانبیاء تنام اعینهم ولا تنام قلوبهم - ص : ١١٢٠

لا یشترط رویة الجسم وان کان حاضرا فی المجلس - ص: ٩١٥ ح ٦

البرکة من الله عزوجل - ص : ٣٨٢

شرب البول والدم تبرکا - ص : ٨١٠ ، ح ٣

قاسم لانه یقسم مال الله بین المسلمین - ص : ٩١٥ ، ح ٢

المراد نفی صنعة الشعر لا نفسه - ص : ٩٠٨ ، ح : ١

یا ابتاه - ص : ٦٣١

من یشفع شفاعة حسنة یکن له نصیب منها - الآیة ص: ٨٩١
الشفاعة الحسنة الدعاء للمومنین -
(فیه فضیلة الدعاء)

الله و رسوله امن - ص : ٦٢٠

یرجع الناس بالدنیا و ترجعون برسول الله صلی الله

تعالیٰ علیه وسلم - ص : ٦٢١

ابو محمد - ص : ٦١٨

والنجشة غلام النبي صلى الله تعالیٰ علیه وسلم ص : ٩١٥

عبد العصاء ای مامور - ص : ٩٤٢

يوم حرام وبلد حرام و شهر حرام - ص : ٨٩٣

صدقة الى الله و الى رسوله - ص : ٦٤٥ (بمعنى اللام)

ندب التثليث فى اكنز الاعمال ج۲ - ص : ٩٣٩ ح : ٣

باب الاستفتاح بصعاليك المسلمين - فانما ترزقون و

تنصرون بضعفائكم - ص : ٢٧١

ابواب الجهاد - ترمذی

يريهم الله كرامة نبيه صلى الله تعالیٰ علیه وسلم

و اجابة دعوته - ص : ٩٠٠

الروية من المسافة البعدى والقربى يختلف باختلاف

الاشخاص والاحوال (الاهوال) بتفاوت درجات ومنازلهم ص : ١٠٢١ ج-١٠

لا يشترط فى الرواية تحديق ولاقرب المسافة ص : ١٠٣٦ ج-١٠

لقد رايته بعد ما قتل رفع الى السماء . ص : ٥٨٠

الكرامات و ذكر الاولياء

لقد وجدته يوما ياكل قطفاً من عنب فى يده

وما بمكة من ثمرة - ص : ٥٨٥ ، ٥٦٨

فبعث الله لعاصم مثل الظلة من الدبر فحمته

من رسلهم - ص : ٥٦٩

يقبض الصالحون الاول فالاول و تبقى حفالة كحفالة

التمر اوالشعير (التمر والشعير) لا يعبأ الله بهم شيئاً - ص : ٥٩٨

كانى انظر الى الغبار ساطعاً فى زقاق بنى غنم موكب

جبرئيل - ص : ٥٩١

لو يقسم على الله لابره - ص : ٥٩١

فقد قتل الله ابارافع - ص : ٥٠٠

قلت لابى عامر قتل الله صاحبك ص ٦١٩

كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لابره - ص : ٨٩٠

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين ص : ٩٠٠

فان ذكرني فى نفسه ذكرته فى نفسى ج۲ - ص : ١١٠١

الدعاء عند الكرب .... لا اله الا الله العظيم الحليم

لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموٰت والارض

و رب العرش الكريم - ص : ٩٣٩

حكاية روية النبى صلى الله تعالیٰ علیه وسلم و تعليمه

هذا الدعاء لابى بكرالوازى قدس سره - عينى ج ١٠ ، ص : ٥٣٥

من سب النبی علیه الصّلاة والسّلام من المسلم یصیر
مرتدًا قاله سیّدنا ابو حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه. ص: ۱۰۲۳، ح: ۸
الفرق بین عصمة الانبیاء وعصمة المومنین. ص: ۹۰۸، ح: ۹
کان لانس رضی الله تعالیٰ عنه مأئة وعشرون ولدا. ص: ۹۳۸، ح: ۴
معنی الطاغوت ص: ۹۰۳، ح: ۲، ص: ۹۸۴، ح: ۴
الحرمة حکم عارض. ص: ۸۶۳، ح: ۸
الذبح لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم. ص: ۸۳۳، ح: ۱۲
قلت لبیك اهلال کا هلالك (ای التلفظ بالنیة) ص: ۶۲۳
لا یصح - ص: ۹۵۴ - فیه نظر فان النسائی اخرجه
بسند صحیح علی شرط مُسلم - ح: ۳
لا یصح ، ص: ۹۵۴ فیه نظر لان الطبرانی اخرجه
بسند جید - ح: ۵
لکنا مامورون بحسن الظن بالصحابة الخ ص: ۱۰۸۵، ح: ۶
کنت فی حلقة عبدالرحمن ابن ابی لیلی وکان
اصحابه یعظمونه. الخ ص: ۲۹،

(وکذلك اصحاب الامام الاعظم یعظمونه)
فاما ما ینفع فلم یبنه عنه - ص: ۸۵۸
اذا امن القاری فامنوا - ص: ۹۳۷،
فقال فقهاء الانصار الخ (فیه فضیلة الفقهاء) ص: ۶۲۰
صحیح عند النسائی علی شرط مسلم وحسن عند الطبرانی
وغیر صحیح عندالبخاری - ص: ۹۵۴
تشیر المصنف (المقتسمین) خلافًا للجمهور - ص: ۶۸۳
الاختلاف فی نسخ الاخبار - ص: ۶۵۲
شهد - حضر - ص: ۶۰۵
و هذا یوید ما ذکروا ان البخاری ترجم الابواب
واراد ان یلحق الاحادیث فلم یتفق له اتمام ذلك وکان
اخلی بین کل ترجمتین بیاضا فضم النقلة بعض ذلك الی
بعض - ص: ۱۰۰۱، ح: ۴
المختار فی علم الحدیث من انه اذا تعارض الرفع
والوقف حکم بالرفع بعد ذلك اذا خرج من طریق فیها
ضعف لا یضر : ص: ۱۰۱۱، حاشیه
انکر البخاری حکم القسامة بالکلیة وکذا طائفة. ص: ۱۰۱۸
مراد الشعبی ان الحسن مع انه تابعی یکثر الحدیث عن
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم یعنی جری علی الاقدام علیه

و ابن عمر مع انه صحابی مقلل فیه محتاط یتحرز مها امکن له۔
قلت و کان ابن عمر اتبع رای ابیه فی ذلک فانه کان یحض
علی قلة الحدیث عن النبي صلی الله تعالے علیه و سلّم
بوجهین الخ ۔ ص : ۱۰۷۹ ، ح : ۳

قول الصحابی امرنا و نهینا فی حکم المرفوع و لو لم یضفه
الی النبي صلی الله تعالے علیه وسلم۔ ص : ۱۰۸۳ ، ح : ۵

فائتنی علی هذا ببینة اولا فعلن بک۔ ص :۱۰۹۲
(فیه اهتمام السند)

قال ابن ابی ملیکة وکانت اعلم من غیرها
بذلک لانه نزل فیها (ما انتم باسمع الحدیث) ص : ۵۹،
فیه کان ابن عمر وابن عمرو اعلم بهذا الحدیث لانهما کانا مشاهدین وقعة احد

رجلا لا باس به ۔ص:۰۰، ای صدقا جیدا۔ ح :،

ان الله تعالے تابع علی رسوله صلی الله تعالے علیه وسلّم
الوحی اکثر ما کان الوحی ثم توفی ، ص : ۳۵،

ولا اراه الا حضرا جلی ۔ ص : ۳۸،

یا اباذر اتدری این تغرب الشمس قلت الله ورسوله
اعلم الخ ص : ۰۹،

وجئنابک علی هولاء شهیدا۔ ص : ۵۶،

فاتی علی هذا الایة فکیف اذا جئنا من کل امة

بشهید۔ فبکی حتی ضرب لحیاه و وجنتاه ، فقال یارب هذه
شهدت علی من انا بین ظهریه فکیف علی من لم ارو اخرج
ابن المبارک فی الزهد من طریق سعید بن المسیب قال لیس من
یوم الا یعرض علی النبي صلی الله تعالے علیه وسلّم امته
غدوة وعشیة فیعرفهم بسیماهم و اعمالهم فلذلک یشهد
علیهم ففی هذا المرسل ما یرفع الاشکال الذی تضمنه حدیث
ابن فضالة عینی: ج : ۹ ص : ۳۵۰

و فینا نبی یعلم ما فی غد۔ فقال دعی هذه الخ ص: ۰۰۳،
قلت یا رسول الله و انی لنا انماط قال انها ستکون ص: ۰۵
عرضت علی الامم ۔ص : ۸۵، ۸۵۶ ، ۹۶۸ ، ۰۰۵

وکانت الکهانة فی الجاهلیة فاشیة خصوصا فی
العرب ۔ عینی ج : ۱۰ ، ص : ۱۹۸

لا تدری ص : ۸۲۵ ۔ المراد من عدم الدرایة
عدم البیان والاظهار۔ ص : ۸۲۵ ، ح : ۴

ای بلد هذا قلنا الله و رسوله اعلم۔ص : ۸۳۳

ان کان احدکم مادحا لا محالة فلیقل احسب کذا
کذا .... ولا یزکی علی الله احدا۔ ص: ۸۹۵ ، ۹۱۰
(لا ادری ما یفعل بی)

لا ملک الا الله۔ ثم ذکر الملوک ایضا فقال ان
الملوک اذا دخلوا قریة الآیة ۔ ص : ۹۱۳

انما المفلس الذی یفلس یوم القیمة - انما الکرم قلب المومن - ص : ٩١٣

غرض البخاری ان هذا العبارات للحصر اذ ما والا صریح فی النفی والا ثبات و انما هو بمعنا هما .... فحقیقته انه حصر علی سبیل الا دعا کان الکرم الحقیقی هو القلب والشجر مجاز و کذلک الملک حقیقة هو الله والباقی بالتجوز - حاشیه : ٥

عسی ان یطول بک عمر - ص : ٩٠٥

قال عمر رضی الله تعالی عنه الله و رسوله اعلم ای الاخلاص - ص : ٩٢٥

اسرّ الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم سرا فما اخبرت به احدا بعده - ص : ٩٣١

الیس فیکم صاحب السر الذی کان لا یعلمه غیره یعنی حذیفة - ص : ٩٢٩

لا تغضب - ص : ٩٠٣ انما قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلّم لا تغضب لانه علیه الصلاة والسلام کان مکاشفا با وضاع الخلق فیامرهم بما هو اولی بهم - حاشیه : ٩ عینی، کرمانی

زعموا ان عامر احبط عمله .... فقال رسول الله کذب من قاله ان له لاجرین - ص : ٩٠٨

فقال رجل منا ذاک منافق لا یحب الله و رسوله فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم الا تقولوه یقول لا اله الا الله یبتغی بذلک وجه الله - ص : ١٠٢٥

ارانا الهدی بعد العمی فقلوبنا - به موقنات ان ما قال واقع الخ - ص ، ٥٠٩

فینا نبی یعلم ما فی غد - ص : ٥٧٠، انظر ایضا ص ١٥٥ ج ١

فتبسم حین رانی و عرف ما فی نفسي وما فی وجهی الخ ص ٩٥٥

سال اناس رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم عن الکهان فقال لهم رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم لیسوا بشیئ ص ٩١٠ ای النفی باعتبار وا لاثبات باعتبار آخر.

ما خیر النبی صلی الله تعالی علیه وسلّم بین امرین الا اختار ایسر هما - ص : ١٠٠٣

هو من الامور التی وقعت علی لسان عمر رضی الله تعالی عنه فوقعت کما قال - ص ، ١٠٠٩ عمد

قال الزجاج تاویل قوله من اجزاء النبوة ان الانبیاء علیهم السلام یخبرون بما سیکون والرویا یدل علی ما

يكون - ص : ١٠٣٤ ، حاشيه : ١١

بخلاف النبوة المجردة فانها اطلاع على بعض المغيبات
، ص : ١٠٣٥ حاشيه : ٣

فان قيل يرد عليه الالهام لان فيه اخبارًا بما
سيكون وهو للاولياء كالوحى بالنسبة الى الانبياء كالرويا
.... وقد اخبر كثير من الاولياء عن امور
مغيبة فكانت كما اخبروا - ص : ١٠٣٥ ، حاشيه : ٥

علم الاحكام الشرعية المختلفة - ص : ٨٣٦

فقالت يا رسول الله قد عرفت منزلة حارثة منى .....
...... فقال انه فى جنة الفردوس - ص : ٥٦٧

اخبر اصحابه يوم اصيبوا - ص : ٥٦٩

انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها
امرأة المشركين معها كتاب من حاطب الى المشركين - ص : ٥٦٧

انى اجد ريح الجنة دون احد - ص : ٥٧٩

رجع ناس (من احد) و عبدالله بن ابى و من
تبعه من المنافقين ثلث الناس ص : ٥٨٠ ، ح : ٣

و انى لانظر الى حوضى الآن - ص : ٥٨٥

اللهم اخبر عنا رسولك - ص : ٥٨٥

الله و رسوله اعلم - ص : ٥٩٧

والله ما علمت على اهلى الا خيراً ولقد ذكروا رجلا
ما علمت الا خيرًا - ص : ٥٩٥

فاما اسامة فاشار على رسول الله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلّم بالذى برأة اهله .... قال اهلك ولا نعلم
الا خيرًا - ص : ٥٩٥

صفوان - الواحدة صفوانة بمعنى الصفا - ص : ٦٣٥
والصفا للجمع يعنى انه مقصور جمع الصفاة وهى
الصخرة الصماء - عينى - جلد : ٨ ، ص : ٣٧٦

هن لباس لكم و انتم لباس لهن - ص : ٦٣٧

نغزوهم ولا يغزوننا - ص : ٥٩٠ فيه معجزة عظيمة
للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم حيث اخبر عن امر سيكون -
وقد وقع مثل ما قال - عينى

لاعطين هذا الراية غدًا يفتح الله على يديه - ص : ٦٠٥

اجل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم اعلمه له - ص : ٦٣٣

ما هو على الغيب بظنين۔ الظنين المتهم والضنين
يضن به (اى يبخل به) ص : ۳۶،

اللوح المحفوظ ام الكتب السماوية ۔ ص : ۴۳،

والله انى لا ارجو له الخير والله ما ادرى وانا رسول
ما يفعل بى فقالت والله لا ازكى بعده احدًا ابدًا ۔ ص : ۱۰۳۷،

(و فى رواية اخرى) ما ادرى ما يفعل به ۔ ص : ۱۰۳۷

قال الداودى ذلك قبل ان يخبر ان اهل بدر يدخلون الجنة (عينى)

يموت عبدالله وهو آخذ بالعروة الوثقى ۔ ص : ۱۰۱۵

و قيل هو علم غيب فجاز ان يختص و يخفيه عن غيره
كذا فى فتح البارى ۔ ص : ۱۰۴۳ ، حاشيه : ۹

قالا هذاك منزلك قال قلت لهما بارك الله فيكما
ذرانى فادخله قالا اما الآن فلا وانت داخله ۔ ص : ۱۰۴۴

فاقول يارب اصحابى فيقول انك لا تدرى ما احدثوا
بعدك ۔ الحديث ۔ ص : ۹۶۶

قال الفربرى ذكر عن ابى عبدالله البخارى عن قبيصة
قال هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر رضى الله تعالى عنه فقاتلهم
ابوبكر يعنى حتى قتلوا وماتوا على الكفر ۔ (عينى) حاشيه ۹

ثم قام اليه رجل آخر فقال ادع الله ان يجعلنى منهم
فقال سبقك بها عكاشة ۔ ص : ۹۶۸

قال السهيلى الذى عندى فى هذا انها كانت ساعة
اجابة علمها عليه الصلاة والسلام واتفق ان الرجل قال بعد ما
انقضت والله اعلم ۔ (عينى) حاشيه : ۱۵

و كل الله بالرحم ملكا .... قال يارب اذكر
ام انثى ۔ الخ ص : ۹۷۶

اطلاع الحفظة على ما هو العبد ۔ ص : ۹۶۱ ، ح : ۱

هل ترون ما ارى قالوا لا قال فانى ارى الفتن تقع
خلال بيوتكم كوقع المطر ۔ ص : ۱۰۴۶

لا ياتى زمان الا الذى بعده شر منه ۔ ص : ۱۰۴۷

ماذا انزل الله من الخزائن (اشارة الى الخيرات) وما ذا
انزل من الفتن (اشارة الى الشرور)

(لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير)

صعد النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذات يوم
المنبر فقال لا تسالونى عن شئ الا بينت لكم ۔ ص : ۱۰۵۰

فمثل الله الجنة والنار واراه كل ما يسال عنه ۔ حاشيه

ان ابنى هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين
من المسلمين ۔ ص : ۱۰۵۳

لتقوم الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا
يتبايعانه ولا يطويانه .... وقد انصرف الرجل بلبن لقحته

فلا يطعمه .... وهو يلوط حوضه فلا يسقى فيه - ص : ١٠٥٥

ما من نبى الا وقد انذره قومه ولكنى ساقول لكم فيه قولا لم يقله نبى لقومه - ص : ١٠٥٥

ما بعث نبى الا انذر امته - ص : ١٠٥٦

ما من الانبياء نبى الا اعطى من الآيات - الخ - ص : ١٠٨٠

متى الساعة يا رسول الله ...... قال انت مع من احببت ص : ١٠٥٩

لو استقبلت من امرى ما استدبرت - الخ كتاب التمنى ص : ١٠٧٣

ما من شىء لم اره الا وقد رايته فى مقامى هذا حتى الجنة والنار - الخ ص : ١٠٨٢

سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن اشياء كرهها فلما اكثروا عليه المسألة غضب و قال سلونى فقال رجل الخ ص : ١٠٨٣ ، كتاب العلم - ص : ١٩

علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان عائشة تعيش بعده - ص : ٨٤٦

شبرا بشبر وذراعا بذراع الخ ص : ١٠٨٨

العرب قد يخرج الكلام مخرج الشك وان لم يكن فى الخبر شك كقوله تعالى لئن اشركت ليحبطن عملك - ص : ١٠٩٣ ح : ٥

كتاب التوحيد - يا معاذ اتدرى ما حق الله على العباد قال الله و رسوله اعلم ...... اتدرى ما حقهم عليه

قال الله ورسوله اعلم - ص : ١٠٩٧

نقل ابن التين عن الداودى قال قوله فى هذا الطريق من حدثك ان محمدا يعلم الغيب ما اظنه محفوظا وما احد يدعى ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعلم الغيب الا ما علم .... انه لا يعلم من الغيب الا ما علمه الله وهو مطابق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآية - (فتح البارى) ص : ١٠٩٨ ، ح : ٢

فاخبر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه خبرهم يوم اصيبوا - ص : ١١٠١

ثم خلق السموات والارض كتب فى الذكر كل شىء - ص : ١١٠٣

واسجد لك ملئكته وعلمك اسماء كل شىء - ص : ١١٠٨/١١٠١

قال يا اباذر هل تدرى اين تذهب هذه قال قلت الله ورسوله اعلم - ص : ١١٠٤

فيؤذن باربع كلمات فيكتب رزقه وعمله واجله وشقى او سعيد - الخ - ص : ١١١١

بقاءكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين صلاة العصر الى غروب الشمس - ص : ١١١٢ ، ١١٢٣

ليبلغ الشاهد الغائب - الخ ص : ١١٠٩

واوحى الى هذا القرآن لانذركم به يعنى اهل مكة
ومن بلغ هذا القرآن فهو له نذير - ص : ١١٢٠

ثم علا به فوق ذلك بما لا يعلمه الا الله (حديث معراج)
ص : ١١٢٠ - حتى جاء سدرة المنتهى ودنا الجبار رب العزة
فتدلى حتى كان منه قاب قوسين او ادنى -

فاولت ذلك قبورهم - ص : ١٠٥٢

سدرة المنتهى استنانت له كل بنعوتها كل الاستبانة
حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة للشئ المقرب - ص : ١٠٣٩، ج ٥

الانبياء يوحى اليهم من علم الغيب - ص : ٩١٢، ج ٣، ص: ٩١٥ حاشيه ٦

يوشك ان يكون خير ما المسلم غنم يتبع بها شغف
الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن - ص : ١٠٥٠، ج : ٢٩

قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن
لهم جماعة و امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها - ص : ١٠٣٩، ج : ٢٩

اخراج اهل الخصوم والريب من البيوت بعد المعرفة ص: ١٠٦٢ ج: ٢٩

وانما يعلم الانبياء من الغيب ما اعلموا به بوجه من
وجوه الوحى : ١٠٦٥، ج : ٢٩

انه عليه الصلاة والسلام كان مكاشفا باوضاع
الخلائق - ص : ٩٠٣، ج : ٩

الله ورسوله اعلم اى الاخلاص والارادة - ص : ٩٢٥

اما انه قد صدقكم اى الحكم على الباطن - ص : ٦١٢

اما انه من اهل النار الحكم على الباطن والخاتمة ص: ٦٠٣

الله ورسوله اعلم - فى جواب هل تعلمنى احب الله ورسوله
المحبة فعل القلب - فيه الحكم على الباطن - (عينى) ص : ٦٣٥

اما هذا فقد صدق - فيه الحكم على الباطن: ص: ٦٣٥

عرف ما فى نفسى - ص : ٩٥٥

نطع عينا من المشركين - ص : ٦٠٠

لا شك ان الحرمة متاخرة عن الاباحة لان الاصل
فى الاشياء الاباحة والتحريم عارض ولا يجوز العكس لانه يلزم
النسخ مرتين - عينى ج: ٢ ، ص : ٥٥٨

وذلك لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار
عليها فيكون متاخرا - عينى ج : ٣ ، ص : ١٣١

لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار عليها فيكون
متاخرا - عينى ج : ٣ ، ص : ٢٣

وفيه ان الاصل فى الاشياء الطهارة - عينى ج: ٣، ص: ٦٢٥

فاذا تعارضت الآثار فالاصل الاباحة حتى يرد الحظر
(عينى ج : ٣ ، ص : ٣٥٩

ان الاصل فى الاشياء الاباحة - عينى ج: ٥ ، ص : ٦١١

لان الاباحة اصل فى كل شئ - عينى ج: ٥، ص: ٦٣٩

لان الاصل عدم النهى والاصل الجواز فى ما تيسر
من الهيئات واللباس اذا ستر العورة - عينى ج : ١٠ ، ص : ٥٠٧

تكرار تلاوة قل هو الله احد - ص : ٥٠٧

احب الاعمال ادومها الى الله - ص : ٩٥٧

تنزه قوم عن شى رخص فيه النبى صلى الله
عليه وسلم - ص : ٩٠١

البدعة لغة كل شى عمل على غير مثال سبق و شرعا
احداث مالم يكن له اصل فى عهد رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم وهى على قسمين بدعة ضلالة وهى التى
ذكرنا و بدعة حسنة وهى ماراه (المسلمون) المومنون حسنا
ولا يكون مخالفا للكتاب او السنة اوالاثر اوالاجماع -

(عينى ج : ٢ ، ص : ٦٢٧)

فيه امرالسلطان والحاكم باكرام السيد من المسلمين و جواز
اكرام اهل الفضل فى مجلس السلطان الاكبر والقيام فيه
بغيره من اصحابه و الزام الناس كافة للقيام الى سيدهم الخ

(عينى ج : ١٠ ، ص : ٣٩٣)

اى باب قول النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قوموا
الى سيدكم -

(قوله فانشزوا) اى اذا قيل لكم ارتفعوا و قوموا

الى قتال عدو او صلاة او عمل خير - عينى ج : ١٠ ، ص : ٣٩٩

فيه الحث على الاقتداء به والنهى عن التعمق وذم
التنزه عن المباح - عينى ج : ١٠ ، ص : ٣٩٨

وكان اصحابه (اى عبد الله بن مسعود) يدخلون
عليه فينظرون اليه قولا و فعلا و حركة و سكونا حالا و ملكة
وغيرها فيتشبهون به رضى الله تعالى عنه - عينى ج : ١٠، ص: ٣٩٦

وفيه من الفقه انه ينبغى للناس الاقتداء باهل الفضل
والصلاح فى جميع احوالهم فى هيئتهم و تواضعهم للخلق ورحمتهم
وانصافهم من انفسهم و فى ماكلهم و مشربهم و اقتصادهم
فى امورهم تبركا بذلك - عينى ج : ١٠ ، ص : ٣٩٦

كتاب اللباس — قل من حرم زينة الله التى اخرج لعباده

قال الفراء كانت قبائل العرب لا ياكلون اللحم ايام حجهم
و يطوفون عراة فانزل الله الآية .... وقال النبى
صلى الله تعالى عليه وسلم كلوا واشربوا والبسوا و تصدقوا فى
غير اسراف ولا مخيلة الخ عينى ج : ١٠ ، ص : ٢١٨

قوله هو والله خير ...... فان قلت ترك رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم ما هو خير قلت هذا خير فى هذه الزمان
وكان تركه خيرا فى زمانه صلى الله تعالى عليه وسلم لعدم تمام
النزول و احتمال النسخ كما اشرنا اليه عن قريب - عينى ج ٨، ص ٦٥٨

كان يهدى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم
العكة من السمن العكة من العسل فاذا جاء يتقاضاه جاء به
وقال يارسول الله اعط هذا ثمن متاعه فما يزيد رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم ان يتبسم فيا مره به فيعطى ص:١٠٠٣ حاشيه

انصرا خاك ظالما او مظلوما - ص : ١٠٢٨

يروى عن ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه انه
لطم يوما رجلا لطمة ثم قال اقتص فعفا الرجل - ص : ١٠١٨ حاشيه

الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ..... ص: ١٠٥٧

الامام ياتى قوما فيصلح بينهم - ص : ١٠٦٦

فقال يا ابن الخطاب والله ما تعطينا الجزل وما تحكم
بينا بالعدل فغضب عمر حتى هم بان يقع به فقال الحر يا
امير المومنين ان الله تعالى قال لنبيه صلى الله تعالى عليه وسلم
خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين وان هذا من
الجاهلين فوالله ما جاوزها عمر حتى تلاها عليه وكان
وقافا عند كتاب الله عزوجل - ص: ١٠٨٢

ما منكم احد الا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان
فينظر ايمن فلا يرى الا ما قدم من عمله وينظر اشأم منه
فلا يرى الا ما قدم الخ ص : ١١١٩

من تصبح سبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم

ولا سحر - ص : ٨٥٩

باب ما يذكر فى سم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ص: ٨٥٦

العجوه نوع من التمر يضرب الى السواد من غرس
النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ورفع السحر والسم من خاصيته
ذلك النوع او من دعائه صلى الله تعالى عليه وسلم وتخصيص
عجوة المدينة وعدد السبع توفيقية من باب عدد الركعة ص: ٨١٩ ح ٥

باب السحر - ص : ٨٥٧

الله ورسوله امن - ص : ٦٢٠

هذا رجل قد تبعنا فان شئت اذنت له وان شئت
تركته - ص : ٨١٧

فدعوته قال ومن معى الخ - ص : ٨١٩

لم اره قبله ولا بعده مثله وكان بسط (بسيط)
الكفين - ص : ٨٧٦

بسطة - خلقة وصورة اى باسطهما بالعطاء وفى
قرأة عبدالله بل يداه بسطتان كذا فى الكرمانى -

سمعت جابرا يقول ما سئل النبى صلى الله عليه وسلم
عن شى قط فقال لا - ص: ٨٩٢

يد الله ملأى لا تغيضها الخ ص : ١١٠٢

قال الكرمانى الغضب والشدة فى امرالله تعالے واجبان
و ذلك فى باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر لا سيما على الملوك
والائمة يستحفظوا امرا لشريعة ولا يطرأ عليها التغير والتبدل۔ص:۹۰۲

فان قلت ما وجه التوفيق بينه وبين وما علمناه الشعر
وما ينبغى له قلت الرجز ليس شعرا قاله الاخفش او حكاية عن
شعر الغير اوالمراد نفى صنعة الشعر لا نفسه۔ بخارى ص: ۹۰۸۔ جز ۲۵

فصعد المنبر فقال لا تسئلونى اليوم عن شئ الا
بينته لكم۔ بخارى۔ ص: ۹۴۱ جز: ۲۶

قلت اخلف بعد اصحابى .... و لعلك تخلف حتى
ينتفع بك اقوام۔ ص: ۹۴۳، جز: ۲۶

ان ام سلمة رضى الله عنها قالت استيقظ النبى
صلى الله عليه وسلم فقال سبحان الله ما انزل من الخزائن وماذا
انزل من الفتنة۔ ص: ۹۱۸

عبر عن الرحمة بالخزائن لقوله تعالے خزائن رحمة ربى
و عن العذاب بالفتن لانها اسباب مؤدية الى العذاب او هو
من المعجزات لما وقع من الفتن بعد ذلك و فتح الخزائن حين
تسلط الصحابة على فارس والروم۔ بخارى۔ص: ۹۱۸ جز ۲۶

و فيه حرمة الركون الى الظلمة والاحتراز عن مجالسهم
ص: ۱۰۴۶ جز: ۲۹
(حاشيه)

من زوجكها اى فى قصة الافك۔ ص: ۷۰۶، حاشيه: ۷

قول سيدنا عمر رضى الله تعالے عنه انا قاطع بكذب
المنافقين۔

ان الذباب لا يقع على جسدك او كمال۔

سيدنا على رضى الله تعالے عنه بايع ابابكر رضى الله
تعالے عنه فى اول الامر۔ ص: ۶۰۹۔ ح:

فعيل بمعنى مفعل۔ص: ۶۵۲۔ اليم ــ مولم (اقول خبير ــ مخبر)

سيدنا ابو طيبة رضى الله تعالے عنه حجم النبى عليه
الصلاة والسلام۔ اسمه نافع۔ ص: ۸۴۹

الا وهو شاهد اى حاضر۔ ص: ۶۱۰

ليبلغ الشاهد الغائب (اى الحاضر) ص: ۶۱۵

الطاغوت ــــ الشيطان

من اطاعنى دخل الجنة۔ ص: ۱۰۸۱

من اطاع محمدا صلى الله عليه وسلم فقد اطاع الله
و من عصى محمدا صلى الله تعالے عليه وسلم و محمد صلى الله
عليه وسلم فرق بين الناس۔ ص: ۱۰۸۱

غلام النبى صلى الله تعالے عليه وسلم ص: ۹۱۵

سيرة حلبى۔ ص: ۲۷۰، ح: ۲

ان الله و رسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر۔ ص: ۶۰۴

فسقطت ام حرام عن بغلة فماتت هنالك فقبرها هنالك
يعظمونه ويستسقون به ويقولون قبر المرأة الصالحة۔ عینی ج۲، ص: ۵۳۵

وفيه الحث الى الاحسان الى الناس لانه اذا حصلت المغفرة
بسبب الكلب فسقى ابن آدم اعظم اجرًا وفيه ان سقى الماء اعظم
قربة قال بعض التابعين من كثرت ذنوبه فعليه بسقى الماء فاذا
غفرت ذنوب الذى سقى كلبا فما ظنك بمن سقى مومنا موحدًا او
احياه بذلك وقال ابن التين وروى عنه مرفوعا انه دخل
على رجل فى السياق فقال له ماذا ترى فقال ارى ملكين
يتاخران واسودان يدنوان وارى الشر ينمى والخير يضمحل فاعنى
منك بدعوة يا نبى الله فقال اللهم اشكر له اليسير واعف عنه
الكثير ثم قال له ماذا ترى فقال ارى ملكين يدنوان واسودان
يتاخران وارى الخير ينمى والشر يضمحل قال فما وجدت افضل
عملك قال سقى الماء وفى حديث سئل صلى الله تعالى عليه وسلم
اى الصدقة افضل قال سقى الماء۔ عینی ج: ۶، ص: ۲۴

(انظر فى سبيل الماء فى محرم الحرام)

البدعة فى الاصل احداث امر لم يكن فى زمن رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم ثم البدعة على نوعين ان كانت مما
يندرج تحت مستحسن فى الشرع فهى بدعة حسنة وان
كانت مما يندرج تحت مستقبح فى الشرع فهى بدعة مستقبحة۔ عینی
ج: ۵، ص: ۳۵۶

نعم البدعة — قوله بحث التراويح

قلت لا يلزم من عدم وقوعه من احد من الصحابة
عدم جوازه لان ماراه المومنون حسنًا فهو عند الله حسن
ولا سيما اذا فعله قوم من الصلحاء الاخيار۔ عینی۔ ج: ۳، ص: ۶۸

باب موعظة المحدث عند القبر وقعود اصحابه حوله —
وكانه اشار بهذه الترجمة الى ان الجلوس مع الجماعة عند القبر
ان كانت لمصلحة تتعلق بالحى او الميت لا يكره ذلك فاما مصلحة
الحى فمثل ان يجتمع قوم عند قبرو فيهم من يعظهم ويذكرهم
الموت واحوال الاخرة۔ واما مصلحة الميت فمثل ما اجتمعوا
عنده لقرآة القرآن والذكر فان الميت ينفع به۔ عینی ج ۴، ص ۲۰۶

عن عمر بن عبدالعزيز رضى الله تعالى عنه انه كان
يشترى اعدالاً من سكرو يتصدق به فقيل له هلا تصدقت
بثمنه فقال لان السكر احب الى فاردت ان انفق مما احب
(عینی ج: ۴، ص: ۳۷۵)

یوم ابی جندل۔ ص: ۱۰۸۷
اقول کذلک یوم العرس — یوم الولادة
الصدقة للمتصدق واهله بنفسه ان كانوا محتاجين۔
فيه سند كل طعام الفاتحة للمتصدق اذا كان محتاجًا

الدعاء لاهل الضیافة فی مکانهم۔ ص : ۸۹۸

رفع الیدین عند الدعاء۔ ص : ۶۲۲

رفع الیدین عند دعاء المغفرة ۔ ص : ۶۱۹

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث الحدیث۔ص: ۲،،،

فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فخرج و خرجت معه لکی یخرجوا ۔ ص : ۶،،

امرنا بسبع و نهانا عن سبع ۔ ص : ،،،

و کان امرأته یومئذ خادمهم وهی العروس۔ص: ۸،،

فاستوصوا بالنساء خیراً فانهن خلقن من ضلع۔ص: ۹،،

لا تصوموا المرأة و بعلها شاهد الا باذنه ۔ ص: ۸۲،

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته ۔ ص: ۹،،

اذا دعاء الرجل امرأته الی فراشه الخ ص: ۸۲،

فضربت التی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی بیتها یدا الخادم فسقطت الصحفة ۔ ص : ۸۶،

فاعطی الاعرابی فضله ثم قال الایمن ۔ص: ۸۳۹

لا اکلمک کذا وکذا (بسبب ترک السنة) ص : ۸۲۳

فان وجدتم غیرا نیتهم (اهل الکتاب) فلا تاکلوا فیها وان لم تجدوا فاغسلوا۔ ص: ۸۲۵ ، ۸۲۶

باب الغیبة ـــ قوله تعالیٰ لا یغتب بعضکم الآیة۔ص: ۸۹۳

من مسح راس یتیم لا یمسحه الا للہ کان له بکل شعر یمر یدیه علیها حسنه ۔

ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قسوة قلبه فقال اطعم المسکین وامسح راس الیتیم۔ص: ۹۳۰، حاشیہ: ۳

ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام و تقرء السلام علی من عرفته وعلی من لم تعرف۔ ص : ۹۲۱

فاخذ کانه یتهیا للقیام فلم یقوموا الخ ص : ۹۲۸

واستحی ان یقول لهم قوموا لانه علی خلق عظیم حاشیہ: ۲

وکان یضحک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔ص: ۱۰۰۲

☆ قال القرطبی فی شرح مسلم یجوزان یرادبالخلا ئق من عدانبینا ﷺ یدخل هوفی عموم خطاب نفسه الخ (حاشیه ۸)

☆ فیقول اناعطیکم افضل من ذلک قالوا یارب وایّ شیءٍ افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی (ص۹۶۹)

☆ انماانا قاسم ویعطی الله (ص۱۰۸۷)

☆ فقال اعلموا انما الارض لله ولرسوله وانی اریدان اجلیکم من هذه الارض ...... والافاعلموا انما الارض لله ولرسوله' (ص۱۰۹۱،۱۰۹۲)

☆ ویقضی الله علی لسان رسوله بماشاء (ص۱۱۱۴)

☆ ماری ربک الایسارع فی هواک (ای رضاک) (ص۷۶۶)

☆ یریهم الله کرامة نبیه ﷺ (ص۹۰۰)

☆ فقال ماسمک قال حزن قال انت سهل فقال لاغیراسماسمانیه ابی ......مازالت زالت فیناالخزونة بعد (فیه اختیار) (ص۹۱۴)

☆ قال ابن عیینة ای مع ذلک العسر یسرا آخر (المعرفة المعادة عین الاولی والنکرة غیرها (حاشیه ۳)

☆ کیف تفعل شیأً لم یفعله رسول الله ﷺ قال عمرهذاوالله خیر (ص۴۲۵)

☆ فیه اشعاران من البدع ماهوخیر (طیبی، حاشیه ۵)

☆ واقرء القرآن فی کل شهرقال قلت انی اطیق اکثرمن ذلک' (ص۷۵۵)

☆ لیس فیه مخالفة النبی ﷺ لانه علم ان مراده تسهیل الامروتخفیفه علیه وان الامرلیس للایجاب کذافی الکرمانی

☆ واغرب بعض الظاهریة فقال یحرم ان یقرء القران فی اقل من ثلاث

☆ فاذارجل آدم بسط الشعر' الحدیث (ص۱۴۰) فان قلت مرّفی الانبیاء فی باب مریم واماعیسی فاحمرجعدقلت ذلک لیس فی الطواف بل فی وقت آخراویرادجعودة الجسم وقال فی المجمع احمریاول بالادمة وهی السمرة لتقاربهمالئلاینافی وصفه فی اخری بانه آدم انتهی (حاشیه ۱۰)

☆ عون المرأة زوجهافی ولده' (ص۸۰۸)

☆ قال فی المجمع والامرللارشادلاللوجوب والالم یسمع الانکارمن عمرولم یسلم ﷺ انکاره کیف وقدعاش ﷺ بعده ایامافلوکان فیه مصلحة لم یترکه فظهرانه تبین له ﷺ ان ترکه مصلحة وقیل ارادالنص علی خلافة الصدیق فلماتنازعواواشتدمرضه عدل عنه معولاعلی ماصل فیه من استخلافه فی الصلوة ....قال ابن بطال عمرافقه من ابن عباس حیث اکتفی بالقران ولم یکتف ابن عباس به فان قیل کیف جازبهم مخالفة امره قلناقدظهرمنه من القران مادل علی انه لولم یوجب ذلک علیهم (حاشیه ۸)

☆ باب وشاورهم فی الامر......وان المشاورة قبل العزم ......فاذاعزم الرسول لم یکن بشرالتقدم علی الله ورسوله ......قالوارقم فلم یمل الیهم بعدالعزم' (ص۱۹۵)

☆ یجوزان یکون قول النبی ﷺ فی الحدیث السابق "هلم اکتب لکم کتابا الخ" علی سبیل المشاورة اوعلی سبیل الامتحان لاعلی حقیقة الطلب

☆ امانه قدصدقکم (ص۲۱۲)

☆ واعلم انه ﷺ سئل عمایجوزلبسه فاجاب بعدمالایجوزلبسه لتدل بالالتزام من علی مایجوز وانماعدل عن الجواب الصریح الیه لانه اخصرواخصراولان السوال کان من عما لایلبس لان الحکم العارض المحتاج الی البیان هوالحرمة کذافی الکرمانی (حاشیه ۸۶۳)

☆ ومطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى ﷺ خص النهى بحالتين فمفهومه ان ماعداهماليس منهياعنه لان الاصل عدم النهى والاصل الجوازفيماتيسرمن الهيات والملابس اذاسترالعورة (ص ٩٣٠)

☆ معنى الطاغوت هوالشيطان والصنم، (ص ١٠٦، ١٠٩٧، ح ٢)

☆ لان النبى اذاصدق صارت مقاليدامته وملكهم اليه، (ص ٢٧٧، ح ٣)

☆ البيعة على الاسلام والايمان والجهاد (ص ٦١٦)

☆ عبدالعصاء اى مامور، (ص ٩٧٢) اقول كذالک عبدالنبى اى ماموره

☆ عبدالرجل، (ص ١٠٥٧) اقول كذالک عبدالنبى

☆ الحرام له معنيان النذرله معنيان

☆ ارادةالعرف من الكلام، (النذرالعرفى) (ص ٩٨٨)

☆ فليعلمن الله (ص ٧٠٣) ظاهره بانه لايعلمه فى الماضى وليس كذلک لان علمه ازلى (ح ٥)

☆ ذهاب الصالحين، (ص ٩٥٢)

☆ اذاكان فعل الولى منسوب الى الله عزوجل فالاستعانة من الولى منسوب الى الله عزوجل . فاعطاء النبى والولى هواعطاء الله عزوجل فتدبر

☆ ان اللهقال من عادى لى وليافقداذنته بالحرب وماتقرب الى عبدى بشيءٍ احب الى ممافترضت عليه ولايزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبته فاذااحببته فكنت سمعه الذى يسمع بى وبصره الذى يبصربه ويده التى يبطش بهاورجله التى يمشى بها (ص ٩٦٣) اول حديث عائشة وفوأده الذى يعقل به ولسانه الذى يتكلم به (حاشيه)......

......وعن ابى عثمان احدائمةالصوفيه ماسندعنه البيهقى فى الزهدمعنى اسرع الى قضاء حوائجه من سمعه فى الاسماع وعينه فى النظرويده فى اللمس ورجله فى المشى (حاشيه ٢)

☆ يحشرالله العبادفيناديهم بصوت يسمعه من بعدكمايسمعه من قرب اناالملک انا لديّان (ص ١١١٤)

☆ حمله بعض الائمة على مجازالحذف اى مرمن ينادى الخ (ح ٣)

☆ كان رجلالاباس به صدقا (اى جيدا) الخ (ص ٧٧٠، ح ٧)

☆ شاهداى حاضر (ص ٦١٠، ٦٢١، ٦٣٢، ٦٣٣، ٦٩٥، ٨١١، ١٠٢٣، ٨٠٠، ٨٨٠، ٨٨٦، ٧١٨، ٧٨٢).

☆ لم يشهدكم، لم يحضركم (ص ١٠١٧، ١١٠٩)

☆ عن ابن عباس قال قال النبى ﷺ يوم احد..........الحديث ،هذاالحديث من مراسيل الصحابة رضى الله تعالى عنهم، (ص ٥٨٧)

☆ ماسمعت احداًمنهم يحدث عن النبى ﷺ الاانى سمعت طلحة يحدث عن يوم احد خشية ان يقعوافى قوله ﷺ من كذب على متعمدا (ص ٥٨١، ح)

☆ اهبان بن اوس، (ص ٢٠٠) وقال الكرمانى ويروى وهبان بالواوالمضمومة ابن اوس قلت وهبان هوابن صيفى الغفارى ويقال اهبان نزل البصرة وابتنى بهاداراً ولماحضر الموت قال كفنونى قالت ابنته عديسةفزدناثوباثالثاقميصاودفناه فاصبح ذلک القميص على المشحب موضوعاقال ابوعمرروى هذاالخبر ثقاة اهل البصرة (عينى ج٨ ص ٢٨٨)

☆ لوكان الايمان عندالثريالناله رجال اورجل من هولاء (الفرس) (ص ٢٤٢)

☆ قال القسطلانی عدم معرفة ذلک المعرف لایستلزم نفی معرفة غیره (ص۲۶۵'ح۶)

☆ یحیی بن صالح ' (ص۸۴۰) ابو حاطی ابوزکریاویقال ابوصالح الشامی الدمشقی ویقال الحمصی وهومن جملة الائمة الحنفیة اصحاب الامام ابی حنیفة وکان عدیل محمدبن الحسن الی مکة (عینی 'ج۱۰'ص۱۱۵)

☆ وزادنی احمدای احمدبن حنبل الامام رضی الله تعالی عنه ' (ص۸۷۳)

☆ فقال ای ابوموسی لاتسئلونی مادام هذاالحبرفیکم (ص۹۹۷)

☆ الروایة عمن سمع النبی ﷺلیست بقادحة اذالصحابة کلهم عدول (ص۱۰۱۲'حاشیه'۱۱)

☆ قال مؤمل ' لم یخرج البخاری عنه الاتعلیقاوهوصدوق کثیرالخطأ (ص۱۰۴۹'حاشیه'۲)

☆ ای لایذکرالدلیل من السنة (حاشیه)

☆ متی الساعة قال مااعددت لها (ص۹۱۱)

☆ انظرایضاالمواهب مع الزرقانی قول حسان رضی الله تعالی عنه ان قال یومامقاله غائب الخ

☆ وبشره بالجنة علی بلوی تصیبه (ص۹۱۸)لعل البلوی یشتمل سقوط خاتم النبی ﷺ من یده فی البئروکان یلعب کمامرونکت النبی ﷺوضربه العودفی الماء والطین یناسبه (حاشیه'۳'ص۹۱۸)

☆ ذکرالنبی ﷺمن یقتل ببدر (وهذامن ابلغ معجزاته ﷺ) (ص۵۶۳)

☆ لعل الله اطلع الی اهل بدر' (ص۵۶۷'۲۶'۷۲) قوله لعل الله قال النووی راجع الی عمرلان وقوعه محقق عندالرسول' قلت الترجی فی کلام الله ورسوله للوقوع ' (عینی 'ج۸'ص۱۵۸)

☆ فکان رسول الله ﷺیقول انی لارجوذلک (ص۵۸۷)

☆ وفی المرقاة والاقرب ان ذکرلعل لئلایتکل الخ ....

☆ انطلقواحتی تاتواروضة خاخ فان بهاامره امرأة المشرکین معهاکتاب حاطب الی المشرکین ' (ص۵۶۷)

☆ وفینانبی یعلم مافی غدٍ (ص۵۷۰)فیه کراهیة نسبة علم الغیب لاحدمن المخلوقین

☆ انهاطیبة تنفی الذنوب ' (ص۵۸۰) ای المدینة والمقصودمن النفی الاظهاروالتمیزومن الذنوب اصحابهاالمدینة الطیبة تمیزالمنافقین

☆ فانتم اعلم (ص۵۹۹)(انتم اعلم باموردنیاکم)لیس علٰی حقیقة وانماهوتحکم '(عینی 'ج۸'ص۲۸۴)

☆ فقالت زینب یارسول الله والله ماعلمت الاخیراوهی التی تسامینی

☆ وکان صفوان بن المعطل السلمی ثم الذکوانی من وراء الجیش (ص۹۵۴)

☆ اقول۔ مولی عزوجل کواپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا' تولباس میں کیسے پسند ہوسکتا ہے' بے شک محبوب خداعزوجل کا لباس شریف نجاست سے پاک وصاف ہے۔

☆ یانبی الله لولاامتعتنابه ......ای بلابقیته لنا......لنتمتع بعامر (ص۶۰۳)

☆ امانه من اهل النار' (ص۶۰۴'۶۰۵)انک لست من اهل النارولکنک من اهل الجنة (ص۶۱۸)

☆ مفاتیح الغیب خمس لایعلمهاالاالله......الامن ارتضی من رسول فانه یطلع علی مایشأ من غیبه (ص۶۸۱'حاشیه)

☆ فماوجه التخصیص بالخمس 'قلت التخصیص بالعددلایدل علی نفی الزائد اوذکر هذاالعددفی مقابلة ماکان القوم یعتقدونه انهم یعرفون من الغیب هذه الخمس او لانهم یسئلون هذه الخمس..........قال ابن ابطال هذایبطل خرص المنجمین فی تعاطیهم علی الغیب الخ (ص۶۸۱'حاشیه'۷) سوره والذاریات

☆ وقال علی الریاح (ص۱۹۷)واخرجه عبدالرزاق من وجه آخرعن ابی الطفیل قال شهدت علیاً رضی اللہ تعالی عنه وهویخطب وهویقول سلونی فواللہ لاتسئلونی عن شی یکون الی یوم القیمة الاحدثتکم به وسلونی کتاب اللہ فواللہ مامن آیة الاو انااعلم بلیل انزلت ام بنهار ام فی سهل ام فی جبل ' (عینی 'ج۹'ص۱۶۷)

☆ یقول اللہ یاتیه علم الغیب 'فلایبخل به علیکم بل یعلمکم ویخبرکم ولایکتمه کما یکتم الکاهن ماعنده حتی یاخذعلیه حلوانا' (بغوی 'ص۱۸۰)وهکذافی الخازن

☆ قالت واحزننی فنمت فرایت لعثمن عیناتجری فاخبرت رسول اللہ ﷺ فقال ذلک علمه ' (ص۱۰۳۷)

☆ انی لارجوله الخیرمن اللہ واللہ ماادری وانارسول اللہ مایفعل به (بی) ولابکم الحدیث (ص۱۰۳۹)

☆ هونفی الدرایة التفضیلیة ....اوزجرلقائله عثمان هنالک الجنة یحکمهابالغیب ' (ص۱۰۳۹'حاشیه'۱۱)

☆ ولانقضی (نعصی)بالجنة ان فعلناذلک (ص۱۰۱۵)

☆ یموت عبداللہ وهو آخذبالعروة الوثقی (ص۱۰۳۸)

☆ انی هززت سیفافانقطع صدره فاذاهوماصیب من المومنین یوم احدثم هززته اخری فعاداحسن ماکان (ص۱۰۴۲)

☆ انماانابشروانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن لحجته من بعض ' (ص۱۰۶۲'۱۰۶۵)

☆ فیه ان البشرلایعلم الغیب الاان یعلمه اللہ (ح'۲)

☆ وانمایعلم الانبیاء من الغیب ماعلموابه بوجه من وجوه الوحی ' (ص۱۰۶۵'ح'۱)

☆ لوبمعنی ان بمجردالملازمة (حاشیه'۷) ای لوعلمت فی اول الامرماعلمت آخراو هو جوازالعمرة فی اشهرالحج ماسقت الهدیٰ (ص۱۰۹۵'حاشیه۲)

☆ فلماسلم قام علی المنبرفذکرالساعة وذکران بین یدیهاامورًاعظامًاثم قال من احب ان یسأل عن شی فلیسأل عنه فواللہ لاتسألونی عن شیءٍ الااخبرتکم مادمت فی مقامی هذاقال انس فاکثرالناس البکاء واکثررسول اللہ ﷺ ان یقول سلونی الخ (ص۱۰۸۳)

☆ انماخطب النبی ﷺ بعدالصلوة وقال سلونی لانه بلغه ان قوماً من المنافقین یسألون منه ویعجزون عن بعض مایسألونه فتغیظ وقال لاتسألونی عن شی الاانبأتکم به ' (ص۱۰۸۳'حاشیه'۷)

☆ سمعت النبی ﷺ یقول ان اللہ لاینزع العلم بعدان اعطاکموه انتزاعاولکن ینتزعه عنهم مع قبض العلماء بعلمهم فیبقی ناس جهال یستفتون فیفتنون برأیهم فیضلون ویضلون (کتاب العلم 'ص۲۰'ص۱۰۸۶)

☆ ولن یزال امرهذاالامة مستقیماحتی تقوم الساعة (ص۱۰۸۷)

(فیه خطاب النبی ﷺ للغائبین 'فتدبر)

☆ باب قول النبی ﷺ لتتبعن سنن من کان قبلکم ......قال لاتقوم الساعة حتی تاخذامتی یاخذالقرون قبلها.

☆ باب قول اللہ عالم الغیب فلایظهرعلی غیبه احداالامن ارتضی من رسول الآیة وان اللہ عنده علم الساعة ......الیه یردعلم الساعة ...... (ص۱۰۹۷)والرسول اماجمیع الرسل اوجبرئیل لانه المبلغ الیهم واختلف فی المراد بالغیب فقیل هوعلی عمومه وقیل مایتعلق بالوحی خاصة وقیل مایتعلق بعلم الساعة ......وفی الآیة ردعلی المنجمین

وعلى كل من يدعى انه يطلع على ماسيكون من حيوة اوموت اوغيرذلك لانه يكذب القرآن (ح۱۰)

☆ مفاتيح الغيب خمس لايعلمهاالاالله الحديث (ص۱۰۹۷)قوله مفاتيح الغيب استعارة مكنية وامامصرحة ولماكان جميع مافى الوجودمحصورافى علمه شبهه الشارع بالمخازن واستعارلهابهاالمفتاح والحكمة فى جعلهاخمساالاشارة الى حصر العوالم فيهاففى قوله ماتغيض الارحام الى مايزيدفى النفس وينقص ......وفى قوله لايعلم متى ياتى المطر اشارة الى امورالعالم العادى ......وفى قوله لاتدرى الى امور العالم السفلى ......وفى قوله لايعلم مافى الغداشارة الى انواع الزمان ومافيهامن الحوادث وفى قوله لايعلم متى الساعة اشارة الى علوم الآخرة فان يوم القيمة اولها واذانفى علم الاقرب انتفى علم مابعده فجمعت الآية انواع الغيوب وازالت جميع الدعاوى الفاسدة (ح۱۱)

☆ اى شهرهذاقلنااللهورسوله اعلم (ص۱۱۰۹)

☆ اختلف الخبرالواردفى قدرمسافةمابين السماء والارض وذكرالترمذى مأة عام وذكرالطبرانى خمس مأة عام ......بين السماء الدنياوالتى تليهاخمس مأة عام وبين كل سماء خمس مأة عام ......وغلظ كل سماء مسيرة خمس مأة عام وبين السابعة وبين الكرسى خمس مأة وبين الكرسى وبين السماء خمس مأة عام (ص۱۱۰۴،ح۳)

☆ انى اعطى الرحل وادع الرحل والذى ادع احب الى من الذى اعطى اعطى اقواما لمافى قلوبهم من الجزع والهلع واكل اقواماالى ماجعل اللهفى قلوبهم من الغنى والخير منهم عمروبن تغلب (ص۱۱۲۵) (فيه اطلاع على القلوب)

☆ اريتك فى المنام مرتين اذارجل يحملك فى سرقه حرير فيقول هذه امرأتك ...... (ص۱۰۳۸)

☆ وقدنذل المرأة ممايقترن فى الرويا على فتنة تحصل للوالى والملبوس كله يدل جسم لابسه لكونه يشمل عليه ولاسيمااذااللباس فى العرف دال على اقدارالناس اوموالهم وثياب الحريريدل عل النكاح ،الخ

☆ فوالله ماعلمت على اهلى الاخيرافذكربرأة عائشة (ص۱۰۹۶)

☆ يردن على ناس من اصحابى .... (ص۹۷۴)

☆ يردن على اقوام اعرفهم ويعرفوننى

☆ بينااناانائم (قائم) اذازمرةجئ اذاعرفتهم خرج رجل من بينى وبينهم فقال هلم فقلت اين قال الى النار واللهقلت وماشانهم قال انهم ارتدوابعدك على ادبارهم القهقرى،الحديث (ص۹۷۵)

☆ انافرطكم على الحوض ليرفعن الى رجال منكم (ص۱۰۴۵)

☆ وجميع اهل البدع والظلم والجورداخلون فى معنى هذاالحديث ، (حاشيه ۴)

☆ فجاء نااللهبهذاالخيرفهل بعدهذاالخيرمن شر الخ (ص۱۰۴۹)

☆ ان يخرج وانافيكم فاناحجيجه فانه محمول على ان ذلك كان قبل ان يتبين له (حاشيه)

☆ هذالايمنعه شرع ولاعقل وهوظاهرالحديث فوجب المصير اليه (ص۸۳۹،حاشيه ۲)

☆ مع ان المال لرسول الله ﷺله ان يعطى من شاء ويمنع من شاء (ص۱۰۶۳،حاشيه ۲)

☆ ماظن فلانافلانايعرفان من دينناشيأوقال الليث كانارجلين من المنافقين (ص۸۹۶)

☆ ثم ترك فتحلل (ص۲۱۸)

☆ قیل کیف فعلهم خیر امماکان فی زمن رسول اللهﷺ
واجیب یعنی هوخیرفی زمانهم و کذاالترک کان خیرافی زمانه
لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلوجمعت بین الدفتین
وسارت به الرکبان الی البلدان ثم نسخ لادی ذلک
الی اختلاف عظیم
(عینی، ج ۱۱، ص ۲۱۷، ۲۱۸)

☆ احسن الحدیث کتاب الله واحسن الهدی هدی محمدﷺ
(ص ۹۰۱)

☆ فیه ان کتاب اللهاحسن من کل حدیث کل المخلوق منفرداومجتمعا
وهوهدی محمدﷺاحسن من هدی کل المخلوق منفرداومجتمعا

☆ با ب الضحک والتبسم
انک لعلی خلق عظیم

☆ البغیض النافع
(ص ۸۴۹)

☆ امرالمعجزة خارج عن الطب (مافوق الاسباب)
(ص ۸۴۹، ح ۲)

☆ للشارع ان یخص من شاء من العموم بماشاء
(ص ۷۲۶، ح ۱۱)

☆ لکن الکسوة فی هذه الامة اهم لان الامورالمتقادمة تتاکدحرمتهافی النفوس وقد صارترک الکسوة فی العرف عضافی الاسلام واضعا فالقلوب المسلمین
(عینی، ج ۴، ص ۶۰۳)

☆ ان الامام احمدسئل عن تقبیل قبرالنبی ﷺوتقبیل منبره فقال لابأس بذلک وقال المحب الطبری ویمکن ان یستنبط من تقبیل الحجرواستلام الارکان جوازتقبیل ما فی تقبیله تعظیم اللهتعالی فانه وان لم یردفیه خبربالندب لم یرد بالکراهة ......

بعضهم کان اذارای المصاحف قبلهاواذارای اجزاء الحدیث قبلها و اذا قبور الصالحین قبلهاقال ولایبعدهذا
(عینی، ج ۴، ص ۶۰۷)

☆ سنةالله فی الانبیاء الماضین ان لایواخذهم بماحل بهم ای نفی الحرج عنهم،
(ص ۷۰۵، ح ۵)

☆ منهم من یلمزک فی الصدقات
(ص ۱۰۲۴)
(نزلت فی الخوارج ای الوهابیة)
الخوارج کانویعیبون للنبی ﷺفی الصدقات، الوهابیة اتباعهم یعیبون العلماء اهل السنة والجماعة باعتبار الصدقات ای الفاتحة والاعراس ومجالس الخیرولکن الوهابیة اشدشرلانهم یاکلون ثم یعیبون الخ فتفکر

☆ الدعاء عندسماع الفتح مرارا
(ص ۶۲۵)

☆ الدعاء والطعام بین یدیه
(ص ۹۸۹)

☆ یکبرویصل ویدعو(بین السطور)(ص ۶۱۴)فیه الدعاء بعدصلاةالنفل

☆ اختلف العلماء فی رفع الیدین عندالدعاء فکرهه مالک فی روایة اجازة غیره فی کل الدعاء
(عینی، ج ۳، ص ۳۲۱)

☆ قال النووی قال جماعة من اصحابناوغیرهم السنة فی کل دعا لدفع بلاء کالقحط یرفع یدیه ویجعل ظهرکفیه الی السماء فاذادعالسوأل شی وتحصیله جعل بطون کفیه الی السماء
(عینی، ج ۳، ص ۴۵۷)

☆ قیل کیف یکون فعلهم خیرامماکان فی زمن رسول الله واجیب یعنی هوخیرفی زمانهم وکذاالترک کان خیرافی زمانه لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو

جمعت بین الدفتین وسارت به الرکبان الی البلدان ثم نسخ لادمی ذلک الی اختلاف عظیم' (عینی' ج ۱۱' ص ۱۷ ۱۸' ۱۹)

☆ وعدة الخوارج عشرون فرقة وقال ابن حزم اسؤهم حالا الغلاة وهم الذین ینکرون الصلوات الخمس ویقولون الواجب صلاة بالغداة وصلوة بالعشی ومنهم من یجوز نکاح بنت الابن وبنت ابن الاخ والاخت وان من قال لااله الاالله فهو مومن عندالله ولو اعتقد الکفر بقلبه' (ص ۲۴۰' ج ۱۱)

انهم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار ...... الحدیث

☆ کان عبدالله بن عمرو ابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوهریرة وعقبة بن عامر واقرانهم رضی الله تعالی عنهم یوصون الی اخلافهم بان لایسلموا علی القدریة ولایعودوهم ولایصلوا خلفهم ولایصلوا علیهم اذاماتوا (عینی' ج ۱۱' ص ۲۴۰)

صحیح مسلم جلد اوّل

☆ انتم شهداء الله فی الارض ص: ۳۰۸

☆ الاطلاع علی وسوسة القلب ص: ۲۷۳

☆ التصرف فی الباطن 〃 〃

☆ ان الله یامرك ان تقرء امتك ...... ان امتی لاتطیق ذلک ص: ۲۷۳
(ای الاختیار فی المامور)

☆ الطلب من جبرئیل وطلب جبرئیل من الله عزوجل ص ۲۷۳

☆ اجمعوا علی من جحد حرفا مجمعا علیه فی القران فهو کافر یجری علیه احکام المرتدین ص: ۲۷

☆ الدلیل علی ان الکافر لا یصیر مومنا الا بالاقرار بالله تعالیٰ وبرسالة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ص: ۲۰۳

☆ وعجبت لها فتحت لها ابواب السماء۔ ص: ۲۲
(علی فتح ابواب السماء فی الصلاة)

☆ التبرک بالصالحین وآثارهم والصلاة فی المواضع التی حلوابها وطلب التبریک منهم۔ ص: ۲۳۳ ، ۱۹۶ ص: ۳۰۵

☆ استحباب اجتناب مواضع الشیطان ص: ۲۳۸

☆ القرآة سبب نزول الرحمة وحضور الملئكة ص : ٢٦٩

☆ استحباب حضور مجامع الخير و دعاء المسلمين فی حلق الذكر والعلم ونحو ذلك . ص : ٣٩١

☆ قرأة سورة الاخلاص فی المجلس ص : ٢٧١

☆ اشتكت النار الى ربها ...... الحديث ص : ٢٢٤

☆ (قلت والصواب الاول لانه ظاهر الحديث ولا مانع من حمله على حقيقته فوجب الحكم بانه على ظاهره.....)

☆ الخطاب للنبی صلى الله تعالى عليه وسلم والجواب لايبطل الصلاة عندنا و عند غيرنا . ص : ٢١٤

☆ فلا ازال اسجد حتى القاه ای النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ص ٢١٥

☆ انی لاراه الاحضو راجلی ص : ٢٠٩

☆ رفع الصوت بالعلم جائز فی المسجد عند ابی حنيفة رضی الله تعالى عنه . ص : ٢١٠

☆ الجلوس على الكرسی ص : ٢٨٧

☆ للشارع عليه الصلاة والسلام ان يخص من العموم ماشاء ص ٣٠٢

☆ سماع صوت فتح باب السماء ص : ٢٧١

☆ الاختيار فی توقيت المسح ص : ١٣٥

☆ عرض اعمال الامة ص : ٢٠٧

☆ الاطلاع على ما فی القلب من الايمان والارادة وتصديق

الصحابة بقولهم الله ورسوله اعلم . ص : ٢٢٣

☆ هل تدری ما احدثوا بعدك الخ . ص : ١٢٦

☆ المراد به المنافقون والمرتدون او اصحاب المعاصی والكبائر او اصحاب البدع وكل من احدث فی الدين فهو من المطرو دين عن الحوض كالخوارج والروافض وسائر اصحاب الاهوأ . ص : ١٢٦

☆ يذكر الله تعالى فی كل احيانه

هذا الحديث اصل فی جواز ذكر الله تعالى بالتسبيح والتهليل والتكبير والتحميد وشبهها من الاذكار وهذا جائز باجماع المسلمين ....كان يذكر الله تعالى متطهرا ومحدثا وجنبا وقائما وقاعدا و مضطجعا وماشيا . ص : ١٦٢

☆ اذا سمعت صوتا فناد بالصلاة ای صوت الشيطان ص ١٦٧

☆ القيام للداخل اذا كان من اهل الفضل والخير فليس من هذا بل هو جائز عند السلف والخلف ص : ١٧٧

☆ تعظيم النبی صلى الله تعالى عليه وسلم ورويته والفرح به واعلان حضوره بالتصفيق فی الصلاة ص : ١٧٩، ١٧٨

☆ اقيموا الركوع السجود فوالله انی لاراكم من بعدی وربما قال من بعد ظهری اذا ركعتم وسجدتم ص : ١٨٠

قال احمد بن حنبل وجمهور العلماء هذه الروية روية

بالعین حقیقة۔

(من بعدی) ای من ورائی .... قال القاضی وحمله بعضهم علی مابعد الوفاة وهو بعید عن سیاق الحدیث۔

☆ کیفیة الصلاة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الصلاة اللهم صل علی سیدنا محمد۔ ص: ۷۵

☆ استحب العلماء قرأة القران عند القبر هذا الحدیث ص: ۱۴۱

☆ شاٴلوه الزاد فقال لکم کل عظم ذکر اسم الله علیه .... وکل بعرة علف لدوابکم الخ ص: ۱۸۴

☆ التصرف فی الصدر وازالة الوسوسة والکبر من القلب ص: ۱۸۸

☆ فرفع یدیه وقال اللهم امتی وبکی الخ ص: ۱۱۳
فیه استحباب رفع الید للدعا۔

☆ انما هی ای المساجد لذکر الله والصلاة وتلاوة القرآن ص: ۱۳۸

☆ التبرک بآثار الصالحین۔ ص: ۱۹۶

☆ اسئالک مرافقتک فی الجنة۔ ص: ۱۹۳

☆ تخصیص المکان للصلاة فی المسجد النبوی ص: ۱۹۷

☆ بینما انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی ص: ۱۹۹، ۲۰۰

☆ ارسلت الخلق کافة ص: ۱۹۹

☆ این الله قالت فی السماء۔ ص: ۲۰۲

☆ النبی اولی بکل مومن من نفسه الخ ۲۸۵

☆ اذا قام وحده فلیطل ماشاء۔ ۱۸۸

☆ قرنی الشیطان۔ قیل القرنان ناحیتا الرأس وانه علی ظاهره وهذا هو الاقوی۔ ص: ۲۷۵

☆ قلت یا رسول الله علیه الصلاة والسلام مرارًا۔ ص: ۲۶۷

☆ الخطاب للنبی علیه الصلاة والسلام والمراد غیره۔ ص: ۳۸

☆ المجتهد لا یقلد المجتهد ص: ۴۰

☆ اللهم افتح .... اللهم بین ص: ۳۹۵

☆ الحکمة فی اذنه ثم ابطاله ان یکون فی ابلغ فی قطع عادتهم فی ذلک وزجرهم عن مثل ذلک کما اذن لهم النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی الاحرام بالحج حجة الوداع ثم امرهم بفسخه وجعله عمرة بعد ان احرموا بالحج وانما فعل ذلک لیکون ابلغ فی زجرهم الخ ص: ۲۹۳

☆ هو (الجمل) لک ای یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله یغفر لک۔ ص: ۳۷۵

☆ انه راهما روية عین .... وازال الحجب بینه وبینهما ص: ۲۹۷ (نووی)

☆ معرفة امور الجنة والنار تفصيلا ص : ٢٧

☆ يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم الخ ص : ٩٦

☆ القيام والصياح عند التوسل ص : ٢٤

☆ السنة فى كل دعاء رفع اليدين ص : ٩٣

☆ استحباب تكرار الدعا ثلثا . ص : ٢٩٣

☆ لو قلت نعم لوجبت . ص : ٣٣٢

☆ الحجر الاسود لا ينفع لذاته . ص : ٣١٣

☆ انا عبد الله ورسوله . ص : ٣٦٥

اى ما اقول لكم حق — نووى — فاعتمدوه واستيقنوه

☆ كثيرا ما يقع فى كلام العرب صورة التشكيك المراد به اليقين . ص : ٣٢٩

☆ جواز تخصيص بعض الايام لمصلحة ص : ٣٠٩

☆ انظروا الى هذا الخبيث يخطب قاعدا ص : ٢٨٤ .

☆ كان لايقتضى التكرار

(كنا نتمتع) وكان التمتع اى تمتع العمرة الى الحج مرة وهى حجة الوداع . ص : ٣٢٣

☆ فعله لبيان الجواز ويكون فى حقه حينئذٍ افضل . ص : ٣٥٣

☆ الحديث ينسخ بعضه بعضا كما ينسخ القرآن بعضه بعضا . ص ١٥٥

النسخ فى الحديث والقرآن .

☆ عادة مسلم وغيره من ائمة الحديث يذكرون الاحاديث التى يرونها منسوخة ثم يعقبونها بالناسخ . ص : ١٥٦

☆ جواز الاجتهاد فى زمن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ١٦١ .

☆ مفهوم العدد باطل عند جمهور الاصولين . ص : ٢٣١

☆ لولا انى رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعله لم افعله . ص : ٢٣٥

☆ مارايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى سبحة الضحى قط وانى لاسبحها الخ ص : ٢٤٩

☆ كان يفعل لا يلزم منه الدوام ولا التكرار عند الاكثرين والمحققين من الاصولين ص : ٢٥٤

☆ واصل بن عبد الرحمن كان يختم القرآن كل ليلتين . ص : ٢٦٢

☆ كانت عائشة رضى الله تعالى عنها اذا عملت العمل لزمته ص ٢٦٦

☆ كان آل محمد اذا عملوا عملا اثبتوه ص : ٢٦٦

☆ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا عمل عملا اثبته . ص : ٢٥٦

☆ الصحابة كلهم عدول ص ٢٨٦

☆ القراة بالاحرف السبعة كانت فى اول الامر خاصة ...... عادت الى قراة واحدة ص : ٢٢٧

(التقليد الشخصى)

☆ فقال فقهاء الانصار اما ذو رأينا الخ — ص: ۲۳۸

☆ يرجع الناس بالدنيا و ترجعون برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم — ص: ۲۳۸، ۲۳۹

☆ يالمهاجرين يا للانصار لبيك يارسول الله — ص: ۲۳۹

☆ الله ورسوله امن — ص: ۲۳۹

☆ ادع الله لهم بالبركة — ص: ۲۳

☆ (الدعا للصحابة رضى الله تعالى عنهم وكذلك الفاتحة لهم) الدعا على الطعام — ص: ۲۲، ۳۲

☆ الاختلاف فى جواز السهو وامتناعه — ص: ۲۱۲

☆ لك بها عذق فى الجنة — ص: ۳۱۱

☆ انا سنر ضيك ولا نسؤك الخ — ص: ۱۱۳

☆ الاتقول يارسول الله — ص: ۱۳۶

☆ كيف انتم يا اهل البيت — ص: ۴۶
اى ازواجه صلى الله تعالى عليه وسلم

☆ ان عاشورا يوم من ايام الله الخ — ص: ۳۵۸

☆ ان الله ينورها (القبور) لهم بصلاتى — ص: ۳۱۰

☆ حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت — ص: ۳۱۱

☆ الدعاء على الطعام — ص: ۳۶۲

☆ عادة المحدثين انهم يذكرون اولا منسوخا ثم يذكرون ناسخا — ص ۱۵۶

☆ انا اشفيكم من ذلك — ص: ۱۵۶

☆ لا يقال ياخالق القردة والخنازير و يا رب الشر ونحو هذا — ص: ۲۶۳

☆ اين الله قالت فى السماء — ص: ۲۰۴

☆ فلما اسن نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اوتر بسبع — ص: ۲۵۶

☆ ينبغى الادب مع الائمة الكبار — ص: ۲۶۳

☆ البدعة خمسة اقسام — ص: ۲۸۵

☆ الدعا على الطعام — ص: ۳۶۲

☆ كل عمل ابن آدم له الا الصيام — ص: ۳۶۳

☆ من صلى صلاة لم يقرء فيها بام القرآن فهى خداج غير تمام — ص: ۱۶۹

☆ لا صلاة الا بقراة — ص: ۱۷۰

☆ من قرأ بام القرآن فقد اجزأت عنه ومن زاد فهو افضل
و فى رواية فهو خير — ص: ۱۷۰

☆ ايكم قرأ او ايكم القارى — ص: ۱۷۶

☆ قال حين قرأ المقتدى فى صلاة الظهر اوالعصر
اذا قرء فانصتوا صحيح عند مسلم — ص: ۱۷۳

☆ اذا قال القارى غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال من
خلفه آمين الخ — ص: ۱۷۶

☆ واذ قال ولا الضالين فقولوا آمين — ص: ۱۷۷

☆ قال زيد بن ثابت لا قراءة مع الامام فى شئ ص: ٢١٥

☆ لا صلاة بحضرة طعام. ص: ٢٠٨

☆ كان يصلى وهو حامل امامة بنت زينب ص: ٢٠٥

☆ الصلاة خلف عبدالرحمن بن عوف رضى الله تعالى عنه ص: ١٣٤

☆ ان صلى (الامام) قائمًا فصلوا قيامًا وان صلى قاعدا فصلوا قعودًا. ص: ١٧٧

(هذا منسوخ بالفعل الآخر)

☆ سماع الميت بكاء اهله ص: ٣٠٢

☆ الموت ليس بافناء ولا اعدام انما هو انتقال وتغير حال و اعدام للجسد دون الروح ص: ٣٠١

☆ الدعاء لانسان معين فى الصلاة ص: ٢٣٧

☆ الدعاء للمستضعفين فى الصلاة ص: ١٧٩

☆ اذا حضرتم المريض اوالميت فقولوا خيرًا ص: ٣٠٠

اى الدعاء والاستغفار الخ

☆ استحباب الدعا للميت عند موته و لاهله الخ ص: ٣٠١

☆ يستحب رفع الصوت بالذكر بعد المكتوبة عندالبعض ص: ٢١٧

☆ رفع الصوت بالعلم والخصومة فى المسجد ص: ٢١٠

☆ كره الناس تغير هيئة المسجد واحبوا ان يدعه على

هيأته الخ ص: ٢٠١

☆ تخصيص المكان للصلاة فى المسجد ص: ١٩٧

☆ المشرك يطلق على كل كافر ص: ٢٦٣

☆ اذا قال القارى غيرالمغضوب عليهم....... آمين ص: ١٨٦

ايكم القارى (اى خلف الامام)

☆ الاینظر المصلی اذا کیف یصلی فانما لنفسه وانی واللہ لابصر من ورأی کما ابصر من بین ایدی (ص۱۸۰)

☆ یرغب الی الخلق حتی ابراهیم علیه السلام (ص۲۷۳)

☆ فتلاعنافی المسجدانا شاهد (ای حاضر) (ص۴۸۹)

☆ مامن شی لم اکن رایته الاقدرایته فی مقامی هذا (ص۲۹۸) حتی الجنة والنار الخ

☆ مامن شی توعدونه الاقدرایته فی صلاتی هذه (ص۲۹۸)

☆ انی رایت الجنة ...... لواخذته لاکلتم منه بقیت الدنیا ورایت النار' الخ (ص۲۹۸)

☆ عرض علی کل شی تولجونه...... ای من جنة ونار وقبر ومحشر وغیرها...... فعرضت علی الجنة وعرضت علی النار الخ (ص۲۹۷)

☆ هذا اولی واشبه بالفاظ الحدیث الخ (نووی) (ص۲۹۷)

☆ رایت فی مقامی هذا کل شی وعدتم (ص۲۹۶)

☆ یاتی قبا کل سبت

☆ شدالرحال والسفر لزیارة قبر النبی علیه الصلاة والسلام الخ (ص۹۴)

☆ ان اللہ تعالی خص جبرئیل بالوحی والغیب (ص۸۹)

☆ التمسک بالعموم ...... ای ما انزل علی فی الحمر شی الا هذه الآیة الفاذة الجامعة (ص۳۱۹)

☆ لست مثلنا یارسول اللہ ﷺ (ص۳۵۴)

☆ وهو ابلغ فی التفهم والتدبر من قراته بنفسه (ص۲۷۰)

صحیح مسلم جلد دوم

الاختلاف فی اطیب المکاسب ۔ ص : ۱۵

الثواب والاجر فی الاخرة مختص بالمسلمین ۔ ص : ۱۵

الکاهن هو الذی یدعی مطالعة علم الغیب ص : ۱۹

التبرک بآثار الصالحین ۔ ص : ۳۰

الاجماع علی التبرک بآثار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔ ص : ۱۶۹ ، ۱۸۰

الدعاء والصدقة یصل ثوابها الی المیت بالاجماع ۔ ص : ۴۱

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم معصوم عن الکذب و من تغییر شی من الاحکام فی صحته و مرضه ۔ ص : ۴۲

الاخبار بطول عمر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه و هو من المعجزات ۔ ص : ۴۰

الاخبار عن الغیب ۔ ص : ۱۰۲ ، ۱۲۷ ، ۱۲۸ ، ۲۱۰ ، ۲۰۵ ، ۱۹۴ ، ۱۶۹ ، ۱۷۸ ، ۱۳۹ ، ۱۴۲ ، ۲۴۴ ، ۲۴۶ ، ۲۶۳ ، ۲۳۷ ، ۲۷۹ ، ۲۹۱

٢٩٠ ، ٣٠٢ ، ٣٠٨ ، ٣٠٩ ، ٣١٠ ، ٣١١ ، ٣٨٣ ، ٣٧٠ ، ٣٣٩ ، ٣٩٠ ، ٣٩٢ ،
٣٩٣ ، ٣٩٤ ، ٣٩٥ ، ٣٩٦ ، ١١٥ ، ٣٨٧ -

البدعة الحسنة والبدعة السئية - ص : ٦٠

سيدنا مولى المسلمين على رضى الله تعالىٰ عنه كان
يعظم لآثار الشيخين ابى بكر وعمر رضى الله تعالىٰ عنهما ص ٦٢

لا امان لمال حربى ص : ٨٠

انواع نخل المدينة مائة وعشرون نوعا - ص : ٨٥

ما انهزم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قط فى
موطن من المواطن - ص : ٨٠

جست الشمس للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مرتين
يوم الخندق وصبيحة الاسراء - ص : ٨٥

الغضب لله و لرسوله - ص : ٨٨

انعقد الاجماع على صحة خلافة ابى بكر
الصديق رضى الله تعالىٰ عنه - ص : ٩٢

رفع اليدين فى الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٢٣

و عند دعاء المغفرة ص : ٣٠٣

لا باس برفع الصوت فى الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٠٨

و كان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا ص ١٠٨

استحباب الذكر والدعاء بعد صلاة الصبح - ص ٢٥٥

يستحب القيام لاهل الفضل اذا اقبلوا عند
جماهير العلماء - ص : ٩٥

يبلغ صوت عباس رضى الله تعالىٰ الى ثمانية اميال ص ١٠٢

يستحب بيان احوال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم و اصحابه و غزواتهم عند اجتماع المسلمين - ص : ١٠٣

و اجتماعهم على الطعام و جواز دعائهم اليه قبل
اداركه الخ - ص : ١٠٣

يستحب تكرير الدعاء ثلاثا ص : ١٠٨

انما ملك الجبال و قد بعثنى ربك اليك لتامرنى
بامرك بما شئت - ص : ١٠٩

والله لحما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
اطيب ريحا منك - ص : ١١٠

كان عامر رجلا شاعرا - ص : ١١١

وجبت يا رسول الله لولا امتعتنا به - ص : ١١٢

ما استغفر رسول الله لا نسان يخصه الا اشتهد - ص : ١١٥

الصحابة كلهم عدول قدوة لا نخالة فيهم رضى الله
تعالىٰ عنهم - ص : ١٢٢

اغثني يا رسول الله — فى يوم القيامة - ص : ١٢٣

لا املك لك من الله شيئا اى الا باذن الله تعالى
ص : ١٢٣

ختم النبوة ـــ انه لا نبى بعدى ـ ص : ١٢٦ ، ٢٤٨

انا اللبنة ـ ص : ٢٦١ ، ٢٧٨

خروج دجالين كذابين مدعى النبوة الكاذبة ـ ص ٣٩٧

الخوارج والقرامط من الفرق الضالة دعاة على

ابواب جهنم ـ ص : ١٢٧

ما سرتم ميسرا ولا قطعتم واديا الا كانوا معكم ـ ص ١٤١

المراد بما ذبح على النصب وما اهل به بغير الله

ماذبح للاصنام ـ ص : ١٤٥ ، ١٦٠

فليذبح على اسم الله ـ ص : ١٥٣

حرّم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلّم

الحمر الاهلية ـ ص : ١٣٩

ان الله و رسوله ينهيانكم ص : ١٥٠

اجمع المسلمون على تحريم شحمه و دمه و سائر

اجزائه ـ ص : ١٥٠

الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزهون عن النقائص

فى الخلق والخلق ونزههم الله تعالى من كل عيب ومن

كل ما يغض العيون و ينفر القلوب ـ ص : ٢٢٧

ما بعث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الا محللا

ومحرما ـ ص : ١٥١

هجر ان اهل البدع والفسوق ـ ص: ١٥٢، ٣٦٣ ، ٣٦١

اسم ام الحسن البصرى خيرة رضى الله تعالى عنهما ـ ص: ١٦٨

شرب من زمزم وهو قائم ـ ص : ١٧٣

بسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمّد

ومن امة محمّد ـ ص : ١٥٦

يكره ان يوثر غيره بموضعه من الصف الاوّل ـ ص: ١٧٢

ثبت باحاديث صحيحة ان النبى صلى الله تعالى

عليه وسلّم تكلم بالفارسية غير العربية ـ ص : ١٧٨

فذبح لهم ـ ص : ١٧٧

الدعاء على الطعام بالبركة ـ ص : ١٧٩

كرامة ظاهرة لابى بكر الصديق رضى الله

تعالى عنه ـ ص : ١٨٥

المحققون لا يعتدون بقول داؤد فى الاجماع

والخلاف ـ ص : ١٨٧

نغلسها للمرضى لنستشفى بها ـ ص : ١٩٠

لم يورث النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ـ ص: ١٩٦

انما بعثت قاسما اقسم بينكم ـ فانما انا قاسم

اقسم بينكم ـ ص: ٢٠٧

بيعة الصبى بيعة تبريك و تشريف لا بيعة

هجر ان اهل البدع والفسوق ـ ص: ١٥٢، ٣٦٣ ، ٣٦١

اسم ام الحسن البصرى خيرة رضى الله تعالى عنهما ـ ص: ١٦٨

شرب من زمزم وهو قائم ـ ص : ١٧٣

بسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمد
ومن امة محمد ـ ص : ١٥٦

يكره ان يوثر غيره بموضعه من الصف الاوّل ـ ص: ١٧۴

ثبت باحاديث صحيحة ان النبى صلى الله تعالےٰ
عليه وسلّم تكلم بالفارسية غير العربية ـ ص : ١٧٨

فذبح لهم ـ ص : ١٧٧

الدعاء على الطعام بالبركة ـ ص : ١٧٩

كرامة ظاهرة لابى بكر الصديق رضى الله
تعالےٰ عنه ـ ص : ١٨٥

المحققون لا يعتدون بقول داؤد فى الاجماع
والخلاف ـ ص : ١٨٧

نغلسها للمرضى لنستشفى بها ـ ص : ١٩٠

لم يورث النبى صلى الله تعالےٰ عليه وسلم ـ ص: ١٩٦

انما بعثت قاسما اقسم بينكم ـ فانما انا قاسم
اقسم بينكم ـ ص: ٢٠٧

بيعة الصبى بيعة تبريك و تشريف لا بيعة

تكليف ـ ص : ٢٠٩

استحباب الدعاء للمولود عند تحنيكه ومسحه بل
لتبريك ـ ص : ٢٠٩

بقول المسلمين كلهم فى التشهد السلام عليك ايها
النبى و رحمة الله و بركاته ـ ص : ٢١٢

يجب توقير النبى صلى الله تعالےٰ عليه وسلم بما
تقتضى مرتبة كما امرالله تعالےٰ ـ ص: ٢۴٥

العلم بما فى الغد ـ ص: ٢۴٦ ، ٢٧٩

الاخبار عن ما فى الغد و باى ارض تموت ـ ص: ٢٧٩

انا آخذكم عن النار ـ ص : ٢۴٨

اما شعرت ما عملوا بعدك ـ ص: ٢۴٩

استفهام انكارى كما فى او ما عملت ـ ص : ٣٢٣

المراد بهم الذين ارتدوا عن الاسلام ـ ص : ٣٨۴

انى والله لانظر الى حوضى آلان ـ ص : ٢٥٠

انى قد اعطيت مفاتيح خزائن الارض ـ ص : ٢٥٠

اعطيت الكنزين الاحمر والاسود ـ ص : ٣٩٠

كان النبى صلى الله تعالےٰ عليه وسلّم احسن الناس
واجود الناس واشجع الناس ـ ص : ٢٥٢

الملئكة يراهم الصحابة والاولياء ـ ص : ٢٥٢ ، ٣١٧

فيه فضيلة زيارة الصالحين والاصحاب.

يستحب تقليد السيف فى العنق - ص: ۲۵۲

للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم الف اسم - ص: ۲۶۱

التنزه عما رخص النبى عليه الصلاة والسلام ليس بتقوى . ص: ۲۶۱

لو صدر مثل هذا الكلام فى شان النبى صلى الله عليه وسلم اليوم كان كفرا وجرت على قائله احكام المرتدين - ۲۶۲

لا تسئالونى عن شى الا اخبرتكم به ما دمت فى مقامى هذا. ص: ۲۶۳

سلونى عما شئتم - ص: ۲۶۳

يستحب الدفن فى المواطن المباركة والقرب من مدافن الصالحين - ص: ۲۶۰

الخضر حى موجود عند جمهور العلماء - ص: ۲۶۹

وهو الصحيح - ص: ۲۷۲

سيدنا موسى عليه الصلاة والسلام قائم يصلى فى قبره - ص: ۲۶۸

الادب مع العالم وحرمة المشائخ وترك الاعتراض عليهم وتاويل مالا يفهم ظاهره من افعالهم وحركاتهم واقوالهم - ص: ۲۷۰

سيدنا معويه رضى الله تعالى عنه من العدول الفضلاء والصحابة النجباء - ص: ۲۷۲

وغاية محبة الله تعالى لعبده كشف الحجب عن قلبه حتى يراه ببصيرته - ص: ۲۷۲

الصحابى يحسن فى حقه الانقطاع الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ۲۷۲

اذكركم الله فى اهل بيتى - ص: ۲۷۹

لم يقبض نبى قط حتى يرى مقعده فى الجنة ثم يخير - ص: ۲۸۶

جواز النوم فى المسجد - ص: ۲۸۰

عند الشافعية لاكراهة بالنوم فى المسجد - ص: ۲۹۸

زيارة الصالحين و فضلها - ص: ۲۹۱، ۳۱۲

معانقة الرجل للرجل القادم مستحبة وهو الصحيح - ص: ۲۸۳

يجوز امارة المفضول و توليته على الفاضل للضرورة ص ۲۸۳

الغيرة مسامح للنساء لاعقوبة عليهن فيها لما جبلن عليه من ذلك - ص: ۲۸۳

يحرم ايذاء النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بكل حال و على كل وجه - ص: ۲۹۰

عدم اظهار سر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

على احد . ص : ٢٩٦

كتمان الاسرار الالهية طريق العارفين وخواص الاولياء والصحابة رضى الله تعالے عنهم . ص : ٣١١

يستحب انشاد الشعر فى المسجد اذا كان فى مدح الاسلام واهله او هجاء الكفار . ص : ٣٠٠

فشفى واشتفى ـــ نسبة الشفاء الى حسان بن ثابت رضى الله تعالے عنه . ص : ٣٠١

الجهر بالقرآن فضيلة اذا لم يكن فيه ايذء النائم او مصل او غيرهما او رياء . ص : ٣٠٣

ان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسه وان ذكرنى فى ملاء ذكرته فى ملاء هم خير منه . ص ٣٢١،٣٢٢،٣٢٤ ٣٢٥

الله ورسوله مولاهم . ص : ٣٠٦

الاخبار عن الفتن والحروب وارتداد من ارتد العرب معجزات . ص : ٣٠٨ ، ٣٨٩

لو اقسم على الله لابره . ص : ٣١١

نعم وابيك لا تراد به حقيقة القسم . ص : ٣١٢

رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم على الله لابره . ص : ٣٢٩ .

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل

من الفارس : ٣١٢

السّلام على الميت فى قبره وغيره وتكرير السّلام ثلثا . ص : ٣١٢

الكلام مع الميت ايضا

اثبات كرامات الاولياء ـــ الصواب جريان الكرامات بقلب الاعيان واحضار الشى من العدم ونحوه ٣١٣

كرامات الاولياء تقع باختيارهم وطلبهم وهو الصحيح ٣١٤

البهائم تحشر يوم القيامة . ص : ٣٢٠

ما تواضع احد لله الا رفعه الله . ٣٢١

التفصيل فى مسئلة الغيبة . ص : ٣٢٢

او ما عملت استفهام انكارى (ومثله اما شعرت) ٣٢٣ وجب حمل اللفظ على ظاهره شرعا اذا (لا) يمنعه عقل ولا شرع . ص : ٣٢٠

معنى حديث فان الله تعالے خلق آدم على صورته . ٣٢٠

غفران الذنوب بلا توبة اذا شاء الله غفرانها . ص: ٣٢٩

سوال رجل " متى الساعة " وجواب النبى صلى الله تعالے عليه وسلم له " وما اعددت لها " ص : ٣٣١

اطفال المشركين فى الجنة . ص : ٣٣١

اختلاف المذاهب فى اطفال المشركين باعتبار الآخرة ٣٣٠

ولا يشترط فى الانتفاع لمحبة الصالحين
ان يعمل عملهم اذ لو علمه لكان منهم - ص : ٣٣١
و ليقض الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم ما احب ٣٣٠
لكلام الملك و تصرفه اوقات - ص : ٣٣٢ ، ٣٣٣
ثم يخرج الملك بالصحيفة فى يده فلا يزيد
على امر ولا ينقص - ص : ٣٣٣
العلم بالمتشابهات - ص : ٣٣٩
انت الذى اعطاه الله علم كل شى - ص : ٣٣٥
مناظرة اهل العلم على سبيل الفائدة و اظهار
الحق جائز باجماع المسلمين - ص : ٣٣٩
من سن فى الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده
(الحديث - ص : ٣٣١)
سواء كان ذلك الامر الجديد تعليم علم او عبادة
او ادب او غير ذلك - ص : ٣٣١
تبديل الهيئة - ص : ٣١١
الصحيح ان ذكر اللسان مع حضور القلب افضل
من ذكر القلب وحده - ص : ٣٤٣
الله فى عون العبد ما كان العبد فى
عون اخيه - ص : ٣٤٥

يستحب اجتماع المسلمين لتلاوة القرآن فى
المساجد و غيرها عند الجمهور - ص : ٣٤٥
المصافحة عند الفرح والقيام لاكرام القادم والهرولة
الى لقائه بشاشة - ص : ٣٦٢
يستحب التبشير والتهنية لمن تجددت له نعمة
ظاهرة او اندفعت عنه كربة شديدة سواء كانت
من امور الدنيا او الدين - ص : ٣٦٢
فوالله ما علمت على اهلى الا خيرا - ص : ٣٦٥، ٣٦٧
قال الجمهوران الروح معلومة - ص : ٣٧٢
ليس فى الآية دليل على ان النبى صلى الله
تعالى عليه وسلم لا يعلم الروح - ص : ٣٧٢
الامة مجتمعة على عصمة بالنبى صلى الله تعالى
عليه وسلم من الشيطان فى جسمه وخاطره ولسانه - ص : ٣٧٦
احب العمل الى الله ادومه وان قل - ص : ٣٧٧
سمع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم صوت سقوط
حجر رمى به فى النار منذ سبعين خريفاً - ص : ٣٨١
والصحابة ايضا رضى الله تعالى عنهم - ص : ٣١١، ٣١٩
الظلم مستحيل فى حق الله تعالى - ص : ٣٨١
الخوارج و معظم المعتزلة ينكرون عذاب القبر

(و ثوابه) ص : ٣٨٦

سماع الموتی - ص : ٣٨٧

من كثر سواد قوم جری علیهم حکمهم فی
ظاهر عقوبات الدنیا - ص: ٣٨٩

رؤیة مشارق الارض و مغاربها - ص: ٣٩٠

قول الصحابی والله انی لا علم بکل فتنة المدیث
فاخبرنا بما کان و بما هو کائن - ص : ٣٩٠

لا ان الفتنة ههنا من حیث یطلع قرن الشیطن ص ٣٩٣

ان الله عزوجل یوحی الی الانبیاء علیهم الصلاة
والسلام علم الغیب - ص : ٣٩٧

اظهار المعجزة علی ید الکاذب المدعی للنبوة
لیس بممکن - ص : ٤٠٢

الندا الصلوة جامعة - ص: ٤٠٣ ، ٤٠٥

لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس - ص: ٤٠٦

بعثت انا والساعة کهاتین وضم السبابة والوسطی ص: ٤٠٦

ان الله تعالی حرم علی الارض ان تاکل اجساد
الانبیاء - ص : ٤٠٧

ظن السؤ بالانبیاء کفر بالاجماع - ص: ٢١٦

تجوز حلق العلم والذکر فی المساجد - ص : ٢١٧

الدخول فی مجلس ذکرالله او مجلس رسول الله
صلی الله تعالی علیه واله وصحبه وسلم او مجمع اولیائه یستلزم
القرب من الله عزوجل - ص: ٢١٧

الاجماع علی جواز الرقیة اذا کانت بالایات
و اذکار الله تعالی - ص : ٢١٩

استحباب تکریر الدعاء عند حصول الامور المکروهات ص: ٢٢١

دعا ثم دعا ثم دعا - ص :

الامر بالاستغفار للمیت - ص : ٢٣٥

الاجماع علی استحباب النفث فی الرقیة ص ٢٢٢

ان الذراع تخبرنی انها مسمومة - ص : ٢٢٢

من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل - ص: ٢٢٣

المراد بالارض (فی تربة ارضنا) جملة الارض
اوارض المدینة خاصة لبرکتها - ص : ٣٢٣

یجوز اخذ الاجرة علی الرقیة بالفاتحة والذکر
بالاجماع - ص : ٢٢٤

الناظر نوع من الحیة اذا وقع نظره علی عین
انسان مات من ساعته - ص: ٢٣٥

النهی عن عبدی وامتی اذا استعمل علی سبیل
التعاظم والارتفاع لا للوصف والتعریف - ص : ٢٣٨

الاستجمار بالالوة سنة - ص : ۲۹۳

سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ماته بيت من الاشعار - ص : ۲۳۹

يستحب الطيب للرجال يوم الجمعة والعيد وعند حضور مجامع المسلمين و مجالس الذكر والعلم - ص: ۲۳۹

قد اجمع المسلمون على ان الكلمة الواحدة من هجاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم موجبة الكفر ص: ۲۴۰

قال العلماء كافة الشعر كلام حسنه حسن و قبيحه قبيح و هو الصواب - ص : ۲۴۰

قد يترك البيان لسبب المفسدة - ص: ۲۴۳

يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام ص: ۲۴۵

بينا انا نائم اتيت خزائن الارض - ص: ۲۴۴

يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام ص ۲۴۵

الدعاء على بئر الحديبية - ص : ۱۲۹

كيف يعرف نسخ الحديث - ص : ۱۵۹

متى الساعة يا رسول الله - ص : ۳۳۱

الاصح انها على ظاهرها - ص : ۳۸۰

ما ادرك ، ما يدريه - ص : ۲۲۴

التبرك بشعره عليه الصلاة والسلام ص : ۲۵۶

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته بالاجماع ص: ۲۱۲

القيام والاستقبال اكراما للقادم - ص : ۳۶۳

الاجماع حجة - ص : ۱۳۳

هذا مني وانا منه هذا مني وانا منه - ص : ۲۹۵

فهم مني وانا منهم - ص: ۳۰۳

الحكمة والفضيلة في عدد سبع تمرات - ص: ۱۸۱

اعلم ان الامة مجتمعة على عصمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من الشيطان في جسمه وخاطره ولسانه - ص: ۳۰۶

اللهم اجعل في قلبي نورا - الحديث - قال النور في جميع اعضائه جسمه وتصرفاته وتقلباته وحالاته -

نسائي شريف - ج ۱ / ص : ۱۶۸

اجر الصدقة للميت و للمتصدق - ص : ۳۱

عمر بن يونس الحنفي - ص : ۱۰۱

فيه استشارة الاصحاب و اهل الراى - ص: ۱۰۲، ۲۲۹

كرامة - ص : ۱۱۵

وضع سيدنا جابر رضي الله تعالى عنه غصنين على القبرين لتخفيف العذاب - ص : ۳۱۸

التصرف في الحر والبرد ص : ۱۰۷

من يردهم عنا وله الجنة - ص : ۱۰۷

التصرف على ملك الجبال - ص : ١٠٩

تكثير الماء واباء عين على رضى الله تعالى عنه ص: ١١٦

طلب الدعا لاحياء الميت - ص : ٢٣٥

الاذن لدفع شر الغيلان - ص : ٢٣١

التبرك بمأ بير ناقة صالح عليه الصلاة والسلام ص: ٣١١

فكانوا يسلون الى رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم من البانها فيسقيناه - ص : ٣١٠

استحباب الدعا عند قيام الحرب - ص : ١٠٠

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لم يقصد بكلامه
ذلك الشعر ولا اراده فلا يعد شعرا - ص : ١٠١

المحيا محياكم والممات مماتكم - ص : ١٠٣

سيجعل الله له فرجا مخرجا - ص : ١٠٥

هذا مصرع فلان - ص : ١٠٢

اعلمه الله تعالى ذلك اى فتح خيبر - ص : ١١١

هلا امتعتنا به اى وددنا انك لو اخرت
الدعا بهذا الى وقت اخر الخ

العلم بالكتابة - ص : ١٠٥

رفع الصوت بالاشعار ص : ١١٢

انشاد الاشعار بالجماعة - ص : ١١٣

ان اعطيتها عن مسئالة لشاد وان اعطيتها من
غير مسئالة اعنت عليها - ص : ١٢٠

اقول اذا كان كذلك فالانبياء على نبينا وعليهم
الصلاة والسلام اعطوا نبوة و امارة من غير مسئالة فيعينهو
الله تعالى فى الاحكام ففى كل حكمهم حكمة - فتدبر

اما انا فانام واقوم وارجو فى نومتى ما ارجو
فى قومتى - ص : ١٢١

من اطاع اميرى فقد اطاعنى ومن عصا اميرى
فقد عصانى - ص : ١٢٣

لزوم جماعة المسلمين و امامهم - ص : ١٢٧

دعاة على ابواب جهنم - ص : ١٢٧
كالخوارج والقرامط

اقول وكذلك الوهابية والقاديانية والنيچرية
والخاكسارية

من اتاكم يفرق وامركم جميع على رجل واحد
يريد ان يفرق جماعتكم فاقتلوه - ص : ١٢٨
(اقول مثل الوهابية)

يقول المسلمون كلهم فى التشهد السلام عليك ايها
النبي ورحمة الله وبركاته - ص : ٢١٢

فتكنفه الناس يدعون و يثنون و يصلون
عليه - ص: ۲۷۳

فيه الاجتماع للدعاء والثناء على الميت
وجره يدل على بقاء آثاره الجميلة
و سننه الحسنة (اى سيدنا عمر الفاروق رضى الله
تعالى عنه) فى المسلمين بعد وفاته ليقتدى به - ص: ۲۷۳

تعين اليوم للتذكير والوعظ - ص: ۳۰۰

الصلوة جامعة (تثويب) ص: ۱۲۶

عصمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من الشيطان
فى جسمه و خاطره و لسانه مجمع عليه - ص: ۳۲۶

النسخ يشترط فيه تعذر الجمع بين الحديثين - ص: ۲۳۰

انما الارض لله ورسوله - ص: ۹۴

تبديل الهيئاة لا يورث الحرمة - ص: ۳۱۱

جمهور العلماء على ان الخضرحى موجود بين اظهرنا
(ص: ۲۶۹)

فقال نافع يا جابر لا نرى الدجال يخرج حتى
يفتح الروم - ص: ۳۵۳

خروج المنافق والمنافقة الى الدجال ص: ۳۰۵

اول من يسمع نفخ الصور رجل يلوط حوض ابله -
ص: ۳۰۳

لقاء الخضر و سماعه من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

الخضر عليه السلام حى وهوالصحيح - ص: ۳۰۲

ينزل عيسى بن مريم عليه السلام من السماء. ص: ۳۰۳

انكر نزول عيسى عليه الصلاة والسلام بعض المعتزلة
والجهمية و من وافقهم - ص: ۳۰۳

ان الله ورسوله حرّم - ص: ۲۳

الاستدلال بعدم النهى على الجواز - ص: ۱۳

المباح اذ قصد به وجه الله تعالى يثاب عليه - ص: ۳۹

هذا محمول على نفى علمه - ص: ۵۰

يجوز الاستفتا من المفضول مع وجود الافضل منه. ص: ۶۹

الاستناد بقول الامام الطحاوى - ص: ۸۵

زيادة الثقة مقبولة ص: ۱۹۰

كل ما ثبت فى الحديث كانه فى القرآن ص: ۲۰۵

ابو عاصم الحنفى الكوفى روى عنه مسلم - ص: ۲۲۰

نسيان الراوى للحديث الذى رواه لا يقدح فى صحته
عندجماهير العلماء - ص: ۳۳۰

للعلامة جلال الدين السيوطى اربع مائة و ستون كتابا ص: ۲۴۵ (حاشیه)

الواو لا يقتضى الترتيب - ص: ۲۳۶

اعظم المسلمين جرما من سال عن شى لم يحرم

على المسلمين تحرم عليهم من احل مسئلة - ص : ٢٦٢

النسخ فى الاخبار - ص : ٢٦٥

قد يكون الاخبار على التحقيق فى صورة الشك ص: ٢٨٥

التعليق بكلمة ان الشرطية لاينا فى العلم -ص: ٣٠١

كانما انظر الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ص: ٢٠٥

مجانبة آثار الظالمين والتبرك بآثار الصالحين - ص : ٣١١

ص٣١٣ خلقت الملئكة اولا من نور وخلق الجان من مارج من نار

ص٣١٤ الاختلاف فى كتابة العلم ثم اجماع المسلمين على جوازه

من ناله الضرر من جهته شخص ينبغى له ان يجتنبها
لئلا يقع

كرامات الاولياء قدست اسرارهم - ص : ٣١٥

نعم السلف انا لك - ص : ١٩٠ ، ٢٩١

دخلت الجنة فسمعت فيها نحمة لنعيم الخ - ص: ٥٣

هل انتم تاركونى امرائى - ص : ٨٨

فذكر من اصناف المال لما ذكر حتى رائنا
انه لاحق لاحد منا فى فضل - ص : ٨١

لا يزال معك من الله ظهير عليهم اى الظهير المعين
الدافع لاذاهم - ص : ٣١٥

الاستعانة - ص : ٣١٥

فجعل يفتى ولا يقول قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم - ص : ٢٠٢

زيارة الصالح لمن هو دونه - ص : ٢٩١

(مجئ النبى عليه الصلاة والسلام فى مجلس وعظ
الغوث الاعظم قدس سره)

يكفى فى توثيقه احتجاج مسلم فى صحيحه - ص : ١٣٠

فليس لازما فى صحة الحديث كونه فى الصحيحين
ولا فى احدهما - ص : ١٣٠

من فقهاء اهل الشام - ص : ١٣٠

اختلاف امتى رحمة - (نووى) ص: ٣٣

قال الاكثرون على ان اطفال المشركين فى النار
وقال المحققون انهم فى الجنة وهو الصحيح - ص : ٣٣٠

الادب على الذى اعترض على مسئلة اجتهادية -ص: ٢٢٩

ما بال اقوام يرغبون عما رخص لى فيه فيه ذم التنزه
عن المباح شكا فى اباحته - ص : ٢٦١

ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا ص: ٢٦٢

اتيان جبرئيل فى صورة دحية الكلبى رضى الله
تعالى عنه - ص : ٢٩١

(علم الساعة - الاكثرون نفوا والمحققون اثبتوا)

الکلام مع المخاطب والمراد غیرہ۔ وکذلک قولہ علیہ
الصلاۃ والسلام ان بذنب فاستغفری ذنوبی
الی اللہ عزوجل۔ ص : ۲۱۱ (ح)
الحیوۃ والموت ضدان۔ ص : ۳۸۲
قیل لہ المعمری لانہ کان یتبع احادیث معمر۔ص: ۵۲
علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ ص : ۷۱
امر المومن کلہ خیر۔ ص : ۳۱۳
لا یجوز للکافر (غیر الکتابی) الدخول فی المسجد
عند ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ۔ ص : ۹۳
لن استعین بمشرک۔ ص : ۱۱۸
ابراء عین علی رضی اللہ تعالی عنہ۔ ص : ۱۱۶
تخفیف العذاب بسبب الجرید الرطب۔ ص : ۳۱۸
اکثر ما کان الوحی یوم توفی رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ ص : ۳۱۹
نحن مامورون بحسن الظن بالصحابۃ رضی اللہ تعالی
عنہم اجمعین ونفی کل رذیلۃ عنہم۔ ص : ۹۰

فذبح لہم ای لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
وابی بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما۔ ص : ۱۷۷
واللہ فی عون العبد الخ ص : ۳۴۵
اولی رجل ای اقرب رجل
فلہا اجران تصدقت عنہا ای لی اجر ص : ۳۱
اعطاہ عمامۃ۔ ص : ۳۱۴
معنی الطاغوت۔ ص : ۳۶
الاستغفار بعد یومین وثلاثۃ ایام
تیسرے دن کا فاتحہ کا ثبوت (استغفار) ص ۶۸
شاہد ای حاضر۔ ص : ۱۶۳، ۱۸۵، 219
فانہ حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص : ۲۹۰
علم النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالمتشابہات ۔ص: ۳۹
کن ابا خیثمۃ۔ ص : ۳۶۱
شرب الماء فی سقیفۃ بنی ساعدۃ۔ ص : ۱۶۹
الوتر ثلاث وخمس وسبع۔ اللہ یحب الوتر۔ ص : ۳۴۲
اولی ماخوذ من الولی وہو القرب۔ ص : ۲۶۳
ان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ ص : ۳۱۰
اقول التوسل برحمۃ اللہ لا ینافی (ایاک نستعین)
الامداد منہا۔

الوسيلة بالاعمال الصالحة ۔ ص : ٣٥٣

التوسل ۔ ص : ٤٠٨

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول

ے والله لولا انت ما اهتد يتنا ۔ الخ ص : ١١٢ ، ١١٣

علم الشعر

اظهر المعين 'الدافع لاذاهم (ص٣١٥)

فادعونى اناوليه اى ناصره الخ (ص٣٦)

فالان لايكرسنى ابدا (ص٣٢٥)

امام مسجدداود (ص٣٠٧)

(ياأُخَيَّ) تصغيرتحبيب وترقيق وملاطفة (ص٣٠٤)

ان شاء الله للتبرك (ص٣٠٣)

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (ص٢٧٢)

كل شى خلق الله وملك يده (ص٣٣٤)

ان الله خلق مأة رحمة الخ

بركة الذهاب الى الصالحين ' (ص٣٥٩)

حديث البراء 'هذاصحيح ولم يخرجه البخارى ومسلم (ص١٥٥)

علم الشعر

الاجماع على التبرك بآثار النبى ﷺ (ص١٦٩، ١٨٠، ١٩٠، ١٩٦، ٢٠٩، ٢٥٦)

نسائى شريف

جلد اول مطبوعه مجتبائى دہلى

☆ يستحب وضع كل ما فيه الرطوبة من الاشجار وغيرما على القبور ۔ ص : ١٣، ٢٩١ ، ١٦٢

☆ جميع فضلاته طاهرة صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ ص : ١٤

☆ ان الله ورسوله ينهاكم عن لحوم الحمر ۔ ص ٢٣

☆ لا مرت بهذه الصلاة ۔ ص : ٩٢، ٩٣

☆ السند لخرقة المشائخ الصوفيه الصافيه ۔ ص ٢٦

☆ سند العمامة عند فراغ طالب العلم

كتب الحديث دونت و صنفت نحوا من ثلثمائته ونيف ۔ ص : ٢٦

☆ جعل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رخص .....ص ٣٢

☆ النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان مطهرا عن الوسواس وعن امثال هذا الادناس ص : ٣٣

☆ الوسواس وعن امثال هذه الادناس ۔ ص : ٣٣

☆ كوشف النلبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عالم الارواح

مشاهد الارواح

المجندة السابقين منهم واللاحقين : ص : ۳۵

☆ الخضوع فى الاعضاء والخشوع فى القلب ص : ۳٦

☆ ازواج النبى عليه الصلاة والسلام عصمن من الاحتلام فى النوم ـ ص : ۴۲

☆ وضوءه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا ينقض بالنوم ص: ۵۰

[illegible]

☆ رفع الى البيت اى كشف و قرب منى والرفع التقريب والعرض ـ ص : ۷۷

☆ سدرة المنتهى هى شجرة ينتهى اليها علم الاولين والاخرين ولم يتجاوزها احد سوى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ـ ص : ۸۰

☆ اصل كبير فى تتبع آثارالصالحين والتبرك بهاو العبادة فيها ـ ص : ۸۰ ، ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، ۱۱٦ ، ۱۲۰ ، ۱۲۷

☆ جمهور السلف والخلف على ان الاسرأ كان ببدنه و روحه ـ ص : ۸۰

☆ مشهودا اى يشهده الملئكة ويحضره ص : ۸۴

☆ صلوٰة الوتر على الارض لا على الواحلة ص: ۸۵، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷

☆ اجمع المسلمون على ان الوتر ثلاث لا يسلم الا فى

آخرهن ـ ص : ۱۹۵

☆ كانى انظر الى وبيض خاتمه ـ ص : ۹۳

☆ كانى انظر الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على راحلته ـ ص : ۱۱۴

☆ كانى انظر الى بياض خده صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ۱۹۵

☆ عبد خير ـ ص : ۲۰

☆ الرجوع الى المجتهد ـ ص : ۴۹

☆ الصعيد لكافيك ـ ص : ٦۰

☆ الاسفار بفجر اعظم للاجر ـ ص : ۹۴

☆ ثم حدثنا بما هو كائن حتى تقوم الساعة ص ۱۰۲

☆ مهما يكتم الناس فقد علمه الله عزوجل ص: ۲۸۰

☆ البقعة التى دفن فيها النبى صلى الله تعالے عليه وسلم افضل بقاع الارض بالاتفاق و قيل بل من العرش ص ۱۱۲

☆ تبرك على ثلاث مرات الى دعا ص: ۱۰۳

☆ مسجدنا آخر المساجد اى آخر مساجد الانبيأ ص ۱۱۳

☆ احترام الميت عند زيارته لا سيما الصالحون جائز ۱۲۴

☆ فوالذى نفسى بيده انى لاراكم من خلفى كما اراكم من بين يدى ـ ص: ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱٦۸ ، ۲۰۰

☆ لثم اقراء ماتيسر معك من القرآن دليل على ان الفاتحه ليست بركن الصلوة ۔ ص: ۱۴۱

☆ اذا قرء فانصتوا۔ ص: ۱۴۶

☆ لا قرأة مع الامام فى شئ ۔ ص: ۱۵۲

☆ لا صلاة الحديث ۔ ص: ۱۴۵

☆ اغسلنى من خطاياى۔ هذا تعميم للامة او دعاء لهم او باعتبار حسنات الابرار سيأت المقربين ص: ۱۴۲

☆ دل الحديث على ان اجابة السئوال صلى الله تعالى عليه وسلم لا تبطل الصلاة كما ان خطابه بقولك السلام عليك ايها النبى لا يبطلها۔ ص: ۱۴۵

☆ احيانا يتمثل لى الملك رجلا ۔ ص: ۱۴۸

☆ وضع اليد على القدم ۔ ص: ۱۵۱

☆ السنة فى المنبر ثلاث درجات۔ ص: ۱۲۱

☆ السلام عليك يا نبي الله ۔ ص: ۷۹

☆ الاخفاء بالتامين ۔ ص: ۱۴۸

☆ يسمعنا الآية احيانا فى الظهر والعصر۔ ص:۱۵۳

☆ الوهابية يوقعون التفرقة والفساد فى الدين والمومنين فعليك التجنب عنهم وعما هو مثلهم فى

افسادا الدين ۔ ص: ۱۵۱

☆ خروج الوهابية النجدية۔ ص: ۳۶۰

☆ ترك رفع اليدين۔ ص: ۱۵۸، ۱۶۱، ۱۶۶

☆ ترك رفع اليدين عندالسجود ص: ۱۶۵، ۱۷۲، ۱۸۰

☆ فضيلة سورة الاخلاص ۔ ص: ۵۵

☆ اللهم اجعل فى قلبى نور الحديث ص: ۱۶۸

فقال سلنى فقلت مرا فقتك فى الجنة۔ ص: ۱۷۱

جلس سيدنا الحسن او سيدنا الحسين رضى الله تعالى عنهما على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد: ص: ۱۷۳، ۱۷۲

ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم فواتح الخير وخواتمه اى كناية عن تمام الخير۔ ص

ان لله ملئكة ...... يبلغونى من امتى السلام ص: ۱۸۹

السلام عليك ايها النبى دعاء اى انشا عبر به بلفظ الاخبار۔ ص: ۱۷۳، ۱۹۱

القرينة على انشاء۔ ص: ۱۹۱

لعل الوسيلة فى الجنة عند الله ان يكون كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق و منزلة الاعلى يديه و بواسطته۔ ص: ۱۱۰

سجدتا السهو بعد السلام. ص: ١٧٥، ١٨٢، ١٨٤، ١٩٥

نصب اليمنى و افتراش اليسرى فى القعدہ ص: ١٨٦، ١٨٧

ينبغى للمصلى ان يستحضر جميع الانبياء والملئكة والمومنين فى هذا المحل اى التشهد. ص: ١٨٨

التحقيق فى آل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ص ١٨٩

لا يقال للنبى صلى الله تعالے عليه وسلم عزوجل و ان كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عزيزا جليلا ص: ١٩١

مصرع فلان ص ٩٣

ان الله عزوجل قد حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء عليهم الصلاة والسلام ص: ٢٠٣

يستحب اداء الرواتب فى السفر ص: ٢١٣

رايت موسى وهو يصلى فى قبره. ص: ٢٣٢

الصلاة فى الليلة كلها. ص: ٢٣٣

الدليل على عدم القرأة خلف الامام. ص: ١٦٢، ١٦٥

الامر بالسكوت فى الصلاة ص: ١٨١

منافق ـ معلوم نفاقه. ص: ٣٦

قول النبى عليه الصلاة والسلام اصبت للجنب الذى لم يصل ولم يتيمم وللجنب الذى صلى وتيمم ص: ٦٢

اصابة الاجتهادين. ص: ٦٢

اثبت اصحاب سفين يحيى بن سعيد ثم عبدالله بن المبارك ثم وكيع بن الجراح ثم عبدالرحمن بن مهدى ثم ابو نعيم ـــ احفظ للتقليد. ص: ٢٥٣

اين الله قالت فى السماء ص: ١٨٠

لا نجد صلاة السفر فى القران انما نفعل كما راينا محمدًا صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل. ص ٢١١

خاتمته على الاعجاز. ص: ٨٠

نسخه من حيث كونه سنة الركوع لا يستلزم نسخ كونه جائزًا. ص: ١١٨

البتر تردن الهمزة للاستفهام الانكارى ص ١١٦

اهل الحديث كثيرًا ما يتركون كتابة الالف بعد الاسم فى حالة النصب. ص: ١٢٣

الصحيح ان علقمه سمع من ابيه. ص: ١٦١

العمل بالحديث الضعيف جائز عند الكل. ص: ٢٤٨ ٢٥

الظلم مناف لمنصب الرسالة. ص: ٢٨٧ (ج ٢)

الظلم من الله غير ممكن. ص: ٢٨٧

اصحاب ابى هريرة رضى الله تعالى عنه (تقليد شخصى) ص ١١٣

اللهم اجعل فى قلبى نورا ـ الحديث ص: ١٢٨

فسال النور فى جميع اعضائه جسمه وتصرفاته

و تقلباته وحالاته الخ (زهر الربى) ص: ١٦٨

سيدنا سليمان عليه الصلاة والسلام سال الله عزوجل حكما يصادف حكمه اى يطابق اى التوفيق للصواب. ص: ١١٢

لا يصح دعوى النسخ فى مثل هذا لان النسخ انما يكون اذا تعذر الجمع بين الاحاديث ولم يتعذر (سندهى) ص: ٢٧١

آخر الامرين من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ترك الوضوء مما مست النار. ص: ٤٠

الامام الزهرى و ان كان اماما عظيم الشان والغلط لا يسلم منه بشر الا النبى عليه الصلاة والسلام ص ١٨٣

فليح بن سليمان ليس بالقوى (واعتمده البخارى) ص ٢٥٦ حاشيه ٥

مكحول لم يسمع عن عنبسة شيئا. ص ٢٥٠

الوا ولا تفيد الترتيب. ص: ٥٠ (ح)

لا تحل الصدقة لغنى ولا لذى مرة سوى ٣٦٣

الحكم اثبت من سلمة بن سهيل ص: ٣٤٠

الفرق فى المثل والنحو عند المحدثين. ص: ٢٢

الترجيح لا يصار اليه مع امكان الجمع بين الاحاديث. ص: ٢٢

ان الله ورسوله ينهاكم عن لحوم الحمر ص: ٢٦

صنيع المصنف يشير الى ترجيح الحديث المتاخر ص ٣٧

المرسيل مقبولة وحجة جمهور المحدثين ص: ٣٩

آخر الامرين ترك الوضوء مما مست النار. ص: ٤٠

(لاشى) اى ضعيف. ص: ٣٩

كلمة لا فى لا تطوفى زائدة. ص: ٦٤

النسبة الى مدينة الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم مدنى و الى غيرها مدينى ص: ٨١

القول و الفعل اذا تعارضا يقدم القول و يعمل به. ص: ٩٦

ثم حدثنا ما هو كائن حتى تقوم الساعة ص ١٠٢

قول الصحابى من سنة الصلاة فى حكم الرفع ص ١٤٣

قول الترمذى العمل عليه عند اهل العلم يقتضى قوة اصله و ان ضعف خصوص هذا الطريق. ص: ١٤٣

عن حماد عن ابراهيم اى احد الشيوخ للامام ابى حنيفة فى الحديث والفقه. ص: ١٤٣

التراويح عشرون ركعة سنة. ص: ٢٣٨

الاخذ بالراجح و ترك المرجوح انما يتعين اذا لم يكن الجمع. ص: ٢٣٨

تفصیل الترجیح فی اصحاب سُفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ص: ۲۵۳

کل منہا روت ما رأت و نقلت ما علمت ولا تنا فی بینہما۔ ص: ۳۲۸

الاختلاف فی الہیئات لا یقدح فی المقصود لان مثل ہذا الاختلاف لیس الا فی العوارض۔ ص ۲۷ (ج)

خبر الواحد عن الراوی الذی سمع من فی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قطعی حتی ینسخ بہ الکتاب اذا کان قطعی الدلالتہ۔ ص: ۶۳ (حاشیہ)

نظیر الاختلاف فی الاجتہاد و ان الخطأ فی الاجتہاد لا ینا فی الاجر فی العمل المبنی علیہ۔ ص: ۵۰

شرف المصطفیٰ فی الخصائص لابی سعید النیسا پوری۔ ص: ۳۰

انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب۔ ص: ۳۰

شرف المصطفیٰ لابن سعد۔ ص: ۱۲۰

لا تسالوا الناس ـــ ای طمعا فیما عندہم۔ ص ۸۰

سوال الصالحین ۔ ص: ۳۶۲

مسئالۃ الامام رفع المطر الخ ۔ ص: ۲۲۰

الارواح القویۃ یمکن ظہورہا باذن اللہ تعالیٰ

فی صورۃ کثیرۃ. وا مثلۃ عدیدۃ فی حالۃ واحدۃ الخ ص ۱۴۰ (س)

آخر صلاۃ صلاہا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مع القوم خلف ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ۔ ص: ۱۲۰

اتوب الی اللہ عزوجل و الی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ص: ۳۳۱

قد عفوت عن الخیل والرقیق۔ ص: ۳۳۳

الجمع بین الصلاتین للمستحاضۃ جمعاً صوریاً ص ۶۵

تقبیل المیت ص: ۲۶۰

الوسیلۃ ۔ ص: ۳۶۵

الذکر بالجہر جائزمشروع ۔ ص: ۲۵۱

احب الاعمال الدائم۔ ص: ۲۴۰

ثم دخلت بیت المقدس فجمع لی الانبیاء علیہم السلام .... حتی امتہم۔ ص: ۸۰

آخر صلاۃ صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع الجماعۃ خلف ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ص ۱۲۰

ولعل الوسیلۃ فی الجنۃ عنداللہ تعالیٰ ان یکون کالوزیر عند الملک بحیث لا یخرج رزق و منزلۃ الاعلی یدیہ و بواسطتہ ۔ ص: ۱۱۰

لا یتخلف عنہا الا منافق معلوم نفاقہ۔ ص: ۱۳۶

انی لاراکم من خلفی الخ ص: ۱۳۱

قال المحققون الصواب المختار انه محمول
على ظاهره وان هذا لابصار ادراك حقيقى خاص
به صلى الله عليه وسلم (زہرالربی) ص ۱۳۱

فخلّ نمرة فدرع آلان مثلها من النار (القطع) ص ۱۳۸

حتى القى ابا القاسم صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ۱۵۳

مهما يكتم الناس فقد علمه الله - ص : ۲۸۷

ان الله و كل بقبرى ملكا اعطاه اسماع الخلائق
فلا يصلى على احد الى يوم القيمة الا ابلغنى باسمه
و اسم ابيه الخ زهرالربى - ۲۹۳

فقال الرجل انى سائلك يا محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم ...... قال سل عما بدالك الخ ص : ۲۹۷

والله اعلم اى سبب الباسه صلى الله عليه وسلم
قميصه - ص : ۲۸۳ - ج ۲

رجوع عائشة الصديقة ام المومنين رضى الله تعالى
عنها اى عن انكار سماع الموتى - ص : ۲۹۱ زهرالربى

حديث النور - ص : ۱۶۸

لعلمه بنور النبوة صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ۲۱۷ حاشیہ ۵

ان كنت لارجو ان تكون شهيدا الخ ص ۲۶۱

(اذكر حديث لا ادرى ما يفعل بكم الخ -)

تعين الوقت لزيارة القبور - ص : ۲۸۷

انت البصر - ص : ۳۵۱
(اى انت اعلم)

رفع الاغماء بما وضوء النبى عليه الصلاة والسلام ص ۳۲

(ان يصلى لابى هريرة رضى الله تعالى عنه (مشكوة شريف
من يضمن لى منكم منكم

هما لله و لرسوله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ۳۳۳

سبق درهم مائة الف الخ ص : ۳۵۰

نبش قبور المشركين - ص : ۱۱۵

قتل شهيد انا شهيد على ذلك - ص : ۲۷۷

اين يدفن الشهيد - ص : ۲۸۲

رفع اليدين ثابت فى مطلق الدعا - ص : ۲۵۵ (ج ۲)

السنة فى كل دعاء .... ان يرفع يديه ص : ۲۲۵ (ج ۲)

انت المنان - ص : ۱۹۱

قال النبى عليه الصلاة والسلام للصحابة وهم
صفوف خلف سيدنا ابى بكر رضى الله تعالى عنه - ص : ۱۶۰

حى على الطهور والبركة من الله عزوجل - ص : ۲۵

لو رايتم ما رايت لضحكتم قليلا و لبكيتم كثيرا
قلنا ما رايت يا الله قال الجنة والنار - ص : ۲۰۰

التفاته علیه الصلاة والسلام فی الصلاة کان لمصلحة - ص : ۱۰۸ (حسن)

انما نفعل کما راینا محمداً صلی اللہ علیه وسلم یفعل - ص : ۲۱۱

(لانجد صلاة السفر فی القرآن)

الصوم (الصیام) جُنّة من النار - ص : ۳۱۱

صلی (فی) بکسوف الشمس - ص : ۱۱۴

کیف یصلی لنفسه - ص : ۱۳۹

(ای ان الصلاة تنفعه - سندھی)

(کذلك ثوب الفاتحة و ثواب الصدقة تنفعه ای المیت - فتجوز النسبة)

یا رسول اللہ اجعلنی امام قومی فقال انت امامهم - ص : ۱۰۹

مداد العلماء افضل من دم الشهداء - ص : ۳۰۳ (ض)

عصا سیدنا موسی علیه الصلاة والسلام کانت تارة ثعبانا و تارة شمعة و تارة شجرة مثمرة و سمیرًا یحادثه الخ ص : ۱۴۸ زهر

فقولوا آمین یحببکم اللہ - (دعا) ص : ۳۲

یقرء القرآن علی کل حال - ص : ۵۲

قد اباح السلف البناء علی القبور الفضلاً والاولیاء والعلماً - ص : ۲۸۴

مسئلة الکتابة علی القبور - ص : ۲۸۵

یعطی للمیت الادراك یوم الجمعة اکثر مما یعطی فی سائر الایام - ص : ۲۸۵

ادراك المیت بحاسة البصر - ص : ۲۹۳

رجوع ام المومنین الی سماع موتی - ص : ۲۹۳

تصریح استحباب الصدقة عن المیت بالاتفاق بین اهل العلم - ص : ۲۸۵، ۲۹۰

روح المیت تاتی داره لیلة الجمعة فینظر هل یتصدق لاجله - ص : ۲۸۵

آداب زیارة القبر — رفع الیدین عند الدعا فی المقابر ص : ۲۸۶

من یستمد فی حیاته یستمد بعد مماته ص : ۲۸۶

لا صلی علیهم — المراد بالصلاة الدعاء - ص : ۲۸۷

السراج اذا کان فی القبور للانتفاع کالذکر والتلاوه فلا باس به - ص : ۲۸۷

یکشف للمیت حتی یری النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم - ص : ۲۸۸

فلا ازال اسجد بها حتى التقى ابا القاسم صلى الله
عليه وسلم - ص : ۱۵۳
جميع الارض مكشوف للمنكر والنكير والملك الموت
ص: ۲۸۹
الميت يسمع قرع نعالهم - ص : ۲۸۸
وضع الرياحين والبقول على القبور جائز - ص : ۲۹۱
يستحب قرأه القرآن عند القبر - ص : ۲۹۱
اذا سلم المسلم صاحبه رد عليه السلام وهى فى مكانها.
الوح لا يشغلها مكان عن مكان بل تجوز ان تكون فى
امكنة متعددة - ص : ۲۹۲
شان الوح غير شان الابدان - ص : ۲۹۲
قيل ان نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج
باللباس من قبره فى ثيابه التى دفن فيها - ص : ۲۹۵
مداد العلماء افضل من دماء الشهداء ص : ۳۰۳
لم يامر ابوبكر رضى الله تعالى عنه بالاجتماع
للتراويح لانه كان مشغولاً بما هواهم - ص : ۳۰۷
لايكره افراد الصوم يوم الجمعة - ص : ۳۲۳
اجتهد فى العلم بحيث لا يمنعك عن العمل
واجتهد فى العمل بحيث لا يمنعك عن العلم فخير الامور
اوساطها - ص : ۳۲۵ -

عادات السلف مختلفة فى ختم القرآن المجيد - ص : ۳۲۶
تفصيل اطلاقات لفظ مولى يقع على الرب
والمالك والسيد والمنعم والمعتق والناصر الخ ص : ۳۶۶
كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يحب الحيس ص ۳۱۹
للشارع ان يخص من شاء بما شاء - ص : ۳۶۶(ج)
رايت فى مقامى هذا كل شى وعدتم اى
كفتن الدنيا و فتوحها والجنة والنار وغيرها - ص : ۲۱۵
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم - ص : ۲۶۶
يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم
قليلا و لبكيتم كثيرا - ص : ۲۱۶
قد كشف للنبي صلى الله عليه وسلم الغيب الحقيقى
والغيب الاضافى والارواح والملكوت وحضرة
الملك - ص : ۲۱۶
علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الجنة والنار
و غيرها بالتفصيل - ص : ۲۱۶
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم البرزخ الذى له
التوجه الى الكل كنقطة الدائرة بالنسبة الى الدائرة
ص : ۲۱۶
والذى نفسى محمد بيده لتعداد نبت الجنة منى
الحديث ص : ۲۱۸

فرانى جميع ما فى الجنة - ص : ٢١٨

عرضت على الجنة - ص : ٢٢٢

غلبة الخشية والدهشة و فجاءة الامور العظام يذهل الانسان عما يعلم - ص : ٢٢٣

رفع اليدين فى مطلق الدعاء ثابت ص: ٢٢٥(ح)

الدعاء بعد الذكر - ص: ١٩١

رفع اليدين فى الدعاء -ص: ٢٢٣، ٢٢٥ (ح) زهرالربى ص ٢٢٤، ٢٢٦

الدعاء بالبركة ثلاث مرات - ص: ١٠٣

التوسل بالشفيع عندالدعاء - ص: ٨٩،١

استحباب لبس الاخضر - ص : ٢٣٣

لبس خميصة سوداء - ص: ٢٢٣

ربما اجتمع صلاة العيد وصلاة الجمعة فى يوم واحد - ص : ٢٣٢

كل بدعة ضلالة — المراد بها السيئة لا الحسنة - ص: ٢٣٣ ، ٢٣٥

من سن فى الاسلام سنة حسنة الحديث ص: ٣٥٦

اى الاعمال احب — الدائم - ص : ٢٤٠

و ان كان يسيرا - ٢٣٣ ، و ان قل ٢٣٥

اختفال ذكر ميلاده الشريف بدعة - ص : ٣٥٦

ادأ النفل قاعدا عند العذر - ص : ٢٣٣ ، ٢٣٥

لست كاحد منكم - ص : ٢٣٥

الجهر افضل من السر فى بعض الصور -

الجهرا فضل من وجه والسرّ من وجه وجاءت آثار بفيضلة الجهر و آثار بفضيلة السرّ - ص: ٢٥١

التراويح عشرون ركعة سنة - ص : ٢٣٨

الذكر بالجهر جائز بلا شبة اظهار للدين وتعليما للسامعين و ايفاظا لهم من رقدة الغفلة -

هذا الحديث اصل فى التبرك بآثار الصالحين ص: ٢٦٦

النهى من سب الاموات انما هو فى حق غير المنافقين والكفار - و غير بالفسق والبدعة - ص: ٢٧٣

التفصيل فى اطفال المشركين - ص : ٢٧٦

و انا شهيد اى اشهد عليكم باعمالكم - ص: ٢٧٧

لم يثبت القرأة عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلّم فى الجنازة - ص : ٢٨١

القيام لجنازة والرخصة فى ترك القيام (منسوخ ، ناسخ) ص ٢٧٢

الكلام فى الصلاة منسوخ - ص : ١٨١

ان صلى قائما فصلوا قياما ص: ١٧٨ (منسوخ)

رفع اليدين فى السجود — (منسوخ) ترك ذلك (ناسخ) ص ١٦٥، ١٧٧

الوضوٴ من مس ذکر ــــ (منسوخ) ص : ۳۷

ترك الوضوٴ من ذلك ــــ (ناسخ) ص : ۳۸

الوضوٴ مما غیرت النار ــــ (منسوخ) ص : ۳۹

ترك الوضوٴ مما غیرت النار ــــ (ناسخ) ص : ۴۰

النهی عن الاغتسال بفضل الجنب. (منسوخ) ص : ۴۷

الرخصة فی ذلك ــــ (ناسخ یا رخصة) ص : ۴۷

التطبیق منسوخ بالاتفاق (سندھی) ص : ۱۱۸ ، ۱۵۹

لبس فروج حریر ــــ (المنسوخ) ص : ۱۲۵

قرأة بسم الله الرحمن الرحیم ــــ (منسوخ) ص ۱۴۲

ترکه ــــ ناسخ - ص : ۱۴۴

القنوت ــــ ترك القنوت (منسوخ ، ناسخ) ص : ۱۶۴

سیدنا عمر الفاروق لم یقنع بقول عمار

(خبر الواحد لا یثبت الفرض)

اذکر روایة القرأة خلف الامام عن عبادة

بن الصامت رضی الله تعالے عنه - ص : ۶۱

310

کان یوجدالرائحة الطیبة عندقضاحاجته ﷺوکانت الارض تبلتعه بل تبلتع

مایخرج من کل الانبیاء (ص۷)

القنوت قبل الرکوع فی الوتر (ص۲۵۲)

للصالحین مددظاهرلزوارهم بحسب ادبهم (ص۱۲۴)

یجوزان یکون کلمة اِنْ للتحقیق لاللتشکیک لعلمه ﷺ بحال حسن خاتمته علی

الاعجاز (ص۸۰)

فسأل النورفی جمیع اعضائه جسمه وتصرفاته تقلباته وحالاته (زهرالربی)

النفوس القدسیة لایضعف ادراکهالضعف الحواس (ص۵۷،ح۵)

النجداسم خاص لمادون الحجاز ممایلی العراق (ص۲۲۹)

الجهربالقرآن والسربه فی اللیل (ص۲۴۵)

خرج رسول الله ﷺ کانی انظرالیه الآن (ص۹۲)

311

نسائی جلد ثانی

۱۔ شب چہار شنبہ ۵ رجمادی الاخرہ ۶۵ھ کو خواب دیکھا کہ فقیر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضر ہے اور والدۂ ماجدہ کی قبر پھولوں کی چادر اور پچھج سے مستور ہے۔ کثرت کے ساتھ بہترین پھول قبر پر ہیں۔ اس قدر ہیں کہ قبر کا ذرہ برابر حصہ نظر نہیں آتا۔ پھول ہی پھول اس پر نظر آتے ہیں اور پھول بھی متعدد قسم کے نہایت ہی خوشنما۔ بیدار ہوا، مسرور ہوا۔ صبح فاتحہ پڑھی اور روزانہ فقیر ایصالِ ثواب والدین، ہمشیرگان و بھائی مرحوم و مومنین و مومنات کے لیے کرتا ہے۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ

۲۔ شب جمعہ مبارکہ ۷ رجمادی الاخرہ ۶۵ھ کی صبح صادق کے وقت خواب دیکھا کہ حضرت فیض درجت سیدی سراج السالکین شاہ سراج الحق چشتی صابری قدس سرہ العزیز قصبہ دیال گڑھ میں مسجد کے قریب برآمدہ میں رونق افروز ہیں۔ خادم حاضر ہوا۔ دست بوسی کی۔ پھر قدم بوسی کے لیے جھکا مگر حضرت قبلہ فوراً کھڑے ہوئے اور خادم کو سینہ سے لگایا اور تین مرتبہ معانقہ فرمایا۔ سینہ سے لگایا۔ اس

وقت معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سینہ سے فیض خادم کے سینہ میں آرہا ہے۔ وہ کیفیت فقیر ہی جانتا ہے۔ بیان کے قابل نہیں۔ رحمت حسین مؤذن نے اذان دی۔ فقیر بیدار ہوا اور ذوق کو سینہ میں پایا۔ دیر تک وہ کیف رہا۔ دل مشتاق ہے کہ پھر ایسا پر لطف و ذوق خواب میں نصیب ہو۔ حضرت قبلہ کا جب دیدار کیا تو معلوم ہوتا تھا کہ انوار تاباں ان کے چہرہ انور پر برس رہے ہیں۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ

جمعہ مبارکہ ۷ رجمادی الاخرہ ۶۵ھ

سند اجازت جمیع سلاسل وخلافت امام احمد رضا بریلوی،

بنام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی

محررہ، ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۳۳ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء

سند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ہادی القلوب وغافر الذنوب وساتر العیوب وکاشف الکروب افضل الصلاۃ واکمل السلام علی احب محبوب مصحح الحسنات مقیل العثرات شفیع الحوب وعلی الہ وصحبہ وابنہ وحزبہ عدد الذرور والسنور والطلوع والغروب وبعد فان ربنا تبارک وتعالی ہو الحی الذی لا یموت وکل شیئ سواہ فلابد یوما ان یفوت فسبحن الذی قہر عبادہ بالموت و تفرد بالدوام وکل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام وارى شمس عمری قد تدلت للغروب وآذنت بالرحیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اسالہ متوسلا الیہ بجاہ حبیبہ الاکرم وعبدہ وصفیہ غوثنا الاعظم صلی اللہ تعالی علی المصطفی علیہ وسلم ان یختم لی بالحسنی علی السنۃ السنیۃ والدین الاسنی فاطر السموات والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضہ

[illegible]

واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانا من المسلمین والحمد للہ رب العلمین وقد بقیت فی امر استحلا فی اجاب من احد علی مسند اسلافی اقدم رجلا واؤخر اخری علما منی بان الامر بالتثبت احری انی احب سنۃ ابی بکر وعمر واستعیذ باللہ من سنۃ کسری وقیصر فاستخرت ربی واستشرت اسادات تبین فی حبی فاشاروا الی ما تری فی آخر ہذہ الحجۃ وتایید ذلک برؤیا رایتہا فی ہذا الشہر الکریم ذی الحجۃ فما ہو الا ان شرح اللہ لذلک صدری وارجو ان یکون فیہ انشاء اللہ رشد امری وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیہ ثم علی رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم التعویل فقد کنت اجزت ولدی الاعز محمد ن المعروف بالمولوی حامد رضا خاں سلمہ الرحمن عن بوارق الحدثان ونوازغ الشیطان وجعلہ خیر خلف لسلف الصالحین ووفقہ مدۃ عمرہ لحمایۃ الدین ونکایۃ المفسدین وانہ ولی ذلک وخیر مالک والحمد للہ رب العلمین بجمیع السلاسل والعلوم والاذکار والاشغال والاوراد والاعمال وسائر ما حصلت الی اجازتہ من مشائخی الاجلاء اولی الافضال وکان ذلک بامر شیخنا قمر الکاملین سلالۃ الواصلین سیدنا السید الشاہ ابی الحسین احمد النوری میاں صاحب المارہری قدس سرہ النوری والان منتوکلا علی الرحمن جعلتہ ولی عہدی ووارث السیادۃ القادریۃ من بعدی واجلستہ علی مسند اسلافی وولیتہ امرا وفانی ان اسال ربی وہو حسبی متضرعا الیہ بہذا الحبیب الکریم علیہ وعلی الہ افضل الصلاۃ والتسلیم ثم بغوثہ الاکرم سیدنا ومولانا الغوث الاعظم ان یرشدہ لما یحب ویرضاہ ویزیدہ صورۃ ومعنا ویجعلہ اہلا لما تولاہ واخرتہ خیرا من اولاہ آمین آمین یا مجیب السائلین آمین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالی وبارک وسلم علی ہذا الحبیب المرتجی والنبی المجتبی والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ صلوۃ تحل العقد وتحل المدد وتفرج الکرب وترفع الریب [illegible] وتیسر الامور والحمد للہ العزیز الغفور وکان ذلک یوم عرس سیدی وسندی ومولائی ومرشدی وکنزی وذخری لیومی وغدی سیدنا السید شاہ آل رسول الاحمدی رضی اللہ تعالی عنہ بالرضی السرمدی آمین آمین والحمد للہ رب العلمین ۱۸ ذی الحجۃ

لحرام یوم الخمیس سنۃ ۱۳۳۱ من ہجرۃ النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آلہ ... بقلم احد کلاب الباب القادری عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی عفر اللہ لہ ماجری منہ وما یاتی وحقق املہ واصلح عملہ [illegible] آمین آمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

ترجمہ

ساری خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے جو دلوں کا رہنما گناہوں کا بخشنے والا عیبوں کا پردہ پوش غموں کا دور کرنیوالا ہے اور سب سے بہتر درود اور کامل تر سلام سب پیاروں سے زیادہ پیارے نیکیوں کے [illegible] کرنے والے، غموں کو دور کرنیوالے گناہوں کے [illegible] والے اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے صاحبزادے اور انکے گروہ پر بشمار انوار واشجار وبعدد طلوع و غروب۔

بعد حمد و نعت یقینا ہمارا رب تبارک و تعالیٰ وہی زندہ ہے جسے موت نہیں اور اسکے ما سوا ہر شے کیلئے ایک دن فنا مقدر ہے تو پاک ہے وہ جس نے اپنے بندوں کو موت سے مغلوب کیا اور ہمیشگی سے منفرد ہوا (زمین پہ جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا) میں دیکھ رہا ہوں اپنے آفتاب عمر کو کہ غروب کے قریب پہنچا اور اس نے کوچ کا اعلان کر دیا۔ (اور ہمارے لیے کافی ہے اللہ بہتر کام بنانیوالا) میں اسی سے مانگتا ہوں اس کے حبیب اکرم کی وجاہت کے وسیلے سے [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر ان پر ہمارا خاتمہ خیر و خوبی کے ساتھ روشن سنت اور بہت درخشاں دین پر کرے [illegible] آسمانوں اور زمین کے بنانیوالے تو میرا کام بنانیوالا ہے اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب [illegible] کے لائق ہیں) اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میری ذریت کی اصلاح فرما میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور اس حالت تک کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں) اور ساری خوبیاں ہیں پروردگار عالم کیلئے مجھے اپنی جانشینی اور کسیکو اپنے بزرگوں کی مسند [illegible] بٹھانے کا کام باقی رہا۔ اسمیں میں پس و پیش کرتا رہا اور جلد نہ کر کہ اسمیں پختگی زیادہ بہتر ہے کیونکہ حقیقتاً [illegible] ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت کریمہ کو دل سے پیار کرتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی قیصر و کسریٰ کی روش سے۔ تو میں نے اپنے رب کریم سے استخارہ کیا اور اپنے سچے مخلص احباب سے مشورہ چاہا تو انھوں نے مجھے اس طرف اشارہ کیا جو اس سند کے آخر میں دیکھو گے اور اسکی تائید ہے اس خواب سے ہوئی جو میں نے اسی ماہ ذی الحجہ میں دیکھا

میں دیکھا تو اس کیلئے اللہ نے میرا سینہ کھولدیا میں امید رکھتا ہوں کہ اسمیں انشاء اللہ میرے کام کی پختگی سیدھی راہ ہے (اور ہمارے لیے اللہ کافی اور بہتر کام بنانیوالا ہے) اور اسی پر پھر اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھروسہ ہے۔ بلاشک میں اپنے عزیز تر بیٹے محمد معروف بہ مولوی حامد رضا خاں کو (اللہ تعالیٰ اسے اچانک حادثوں سے بچائے [illegible] سے محفوظ رکھے اور بھائی کریم اسے سلف صالحین کا بہتر جانشین بنائے اور تمام عمر اسے حمایت دین [illegible] کی توفیق عطا فرمائے بلاشبہ وہی مولا ہے اس کا مددگار اور بہتر مالک ہے (پروردگار عالم ہی کیلئے حمد ہے) تمام سلسلوں اور تمام علوم اور سارے اذکار و اشغال اور اوراد و اعمال کی اور ہر اس چیز کی کہ جس کی مجھے اپنے برگزیدہ مشائخ کرام سے اجازت پہونچی اجازت [illegible] علاوہ میرا اجازت دینا اسکے مرشد برحق و شیخ طریقت [illegible] الواصلین سیدنا [illegible] میاں صاحب قدس سرہ النوری کے حکم سے تھا اور اب میں اپنے مہربان اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسے اپنا ولیعہد اور اپنے بعد وارث سجادہ قادریہ بناتا ہوں اور اسے اپنے مشائخ کی مسند پر متمکن کرتا ہوں اور اپنے تمام اوقاف کا متولی بناتا ہوں اور اپنے رب سے گڑ گڑا کر دعا کرتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے بوسیلہ حضور سید [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ولی مکرم سیدنا [illegible] غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ وہ اسکی رہنمائی فرمائے اس چیز کی طرف جو اسے محبوب و پسندیدہ ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو سنوارے اور اس کا اہل کرے جو اسکے سپرد کیا گیا ہے اور اسکی دنیا اور آخرت کو بہتر فرمائے الٰہی یونہی کر یونہی کر اے مانگنے والوں کی التجا قبول [illegible] قبول فرما۔ اور حمد اللہ کیلئے اور صلوٰۃ و سلام اور اسکی برکتیں حضور پر نور حبیب مرتجیٰ شفیع مجتبیٰ اور انکی آل و اولاد و اصحاب اور اس کے گروہ پر صلاۃ و سلام جو گرہ کھولے [illegible] مدد نازل کرے اور غم دور کرے اور رتبہ بڑھائے [illegible] کام بنائے ہمیشہ باقی کرے اور حمد ہے اللہ غالب بخشش فرمانیوالا رہنمائی یہ اجازت میرے سردار و مرشد برحق دریائے [illegible] سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] سراپا قدس کے دن آمین والحمد للہ رب العالمین [illegible] ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ از ہجرت النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ [illegible] سے کہا اپنے منھ سے اور لکھا اپنے قلم سے [illegible] قادری عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں سنی حنفی برکاتی نے اللہ تعالیٰ اسکے گذشتہ و آئندہ گناہ بخشے اور اسکی مرادیں بر لائے اور اسکے کام بنائے آمین آمین یارب العالمین۔

نیاز مند:۔ عنایت محمد خاں غوری غفرلہ فیروزپوری (مجاز و ماذون سلسلہ عالیہ قادریہ)

(برقی الیکٹرک پریس بریلی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فقد سألني مولوة كبدي و
فلذة فؤادي حبي ونور عيني الصوفي الصافي الصفي الوفي الحري الحفي الذكي الفطن
الزكي العالم العامل فخر الاشباه والاقران والاماثل الاسد الامجد والاسعد الارشد مولانا المولوي
محمد سردار احمد صانه المولى الاحد الصمد من شر كل حاسد اذا حسد وبلغه مناه والى ذروة الكمال رقاه بجاه سيدنا
النبي محمد اسمه احمد احامد من كل محمود ومحمد كل حامد احمد صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه الكرام الدهر وابد
الابد اجازة ما في وريقة منيقة فيها من الاعمال الانيقة والاشغال الرشيقة فهاك اياها ببركات الله تعالى
علاه فاني قد اجزتك بها بارك لك وبك وفيك وعليك ربك ووفقه لما يحبك ويرضاك ودله الطريق اليك
وبكل الاوفاق والاعمال والاذكار والاشغال وبالسلاسل العلية القادرية القديمة والجديدة والچشتية القديمة
والجديدة والسهروردية والنقشبندية والعلوية المنامية والمنورية المعمرية وبجميع العلوم العقلية والنقلية و
جميع الكتب الدينية سيما القرآن العظيم والصحاح الستة والمسانيد والمعاجيم ودلائل الخيرات والحصن الحصين
وغيرها من كتب الدين المتين وبكل الادعية سيما الحزب اليماني وحزب البحر والحزب الاعظم ودعاء بشمخ والامير
والمغني والقرشية وبكل ما تجوز لي روايته وتصح لي درايته من العلوم بشرطه المعلوم عند ذوي الفهوم واوصيك
يا حبي بتقوى الله عز وجل في السر والاعلان فان التقوى سنام ذرى الاديان وتجتنب ولي النزغ والشناعة واهل
البدع والخلاعة وان تتمسك ما عشت وتعض بالنواجذ على مذهب اهل السنة والجماعة واياك اياك عن التكاسل
في الطاعة واليك عن اهل الكفر والردة والبدع والضلال وعلماء هتك خيالهم خشيتهم بالردى والنكال فانه في هذا
الزمان من اعظم القرب وارضى مرضاة للنبي والرب وان لا تنساني بالدعوات الصالحة في الخلوات والجلوات وصلى الله
تعالى على خير خلقه ونور عرشه وامام حضرته وعروس مملكته سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمتك يا
ارحم الراحمين ابد الابدين دهر الداهرين آمين وكان ذلك لعشر بقين من الشهر الفاخر ربيع الآخر سنة احد وخمسين وثلثمائة والف
من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحية قاله بفمه وامر برقمه الفقير محمد المدعو حامد رضا القادري النوري الرضوي البريلوي
صانه من ضير منهل كرمه المرئي وحماه من حمي الشر النزوي آمين في بلدة بريلي صانها الله تعالى لاهلها المسلمين من الشرور

سند اجازت جمیع سلاسل وجمیع علوم دینیہ وخلافت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری نوری بریلوی بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الولي الحميد المجيد الرشيد العزيز الوحيد الواحد الاحد لمن ليس له احد وهو السند لمن ليس له سند الفرد الوتر الصمد الذي بسط الارض بلا مدد
ورفع السموات بلا عمد الكلم الطيب اليه يصعد واليه عز وجل يرد وكل الكمال والجلال والجمال اليه يسند معرفته هو الايمان كله والجهل
به هو الكفر جله اعاذنا الله تعالى منه ومن العصيان ورزقنا في كل حين وآن مزيدا من المعارف ومنحنا معارف العوارف ونفحات الانس والالطاف
والصلوة الافضل والسلام الاكمل المتصل المسلسل والانعام المتواتر كالسحاب الماطر والتحيات الطيبات وانمى البركات واحسن القبول وابهى الثناء
الموصول من الرب الجليل البر الجميل العزيز الحكيم العلي العظيم اللطيف الكريم الخبير العليم على جميع الانبياء والرسل خصوصا على هادي السبل اجل مرسل كاشف
كل معضل حبيب القريب الرقيب الحبيب المأذون بالشفاعة يوم القيامة للامة المجاز يومئذ بالاجازة العامة على المعارج حسن المدارج فضل الله وبركت
الله سيدنا وسندنا محمد احمد رضاه مصطفاه ومرتضاه هو المرشد الاول الاجل الاكرم الاعظم الاعلم لجميع مرشدي العالم ختم سيادة آدم سره المخزون
درة المكنون نور الافئدة والعتيق الخليفة الافخم مبدء سلسلة الانبياء الكرام ومنتهاها ثم على آل الرسول وجميع الاصحاب والاحباب ومن والاه لا سيما
للخلفاء اولي الصدق والصفا والنور والبهاء وجميع الاولياء والعرفاء خصوصا قطب الرباني سيدنا الحضرة المحبوب السبحاني الغوث الاعظم محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني
ومعين الحق والشرع والدين سلطان الهند خواجه غريب نواز الاجميري وشيخ الشيوخ شهاب الحق والدين السهروردي وخواجه بهاء الحق والدين نقشبند قدس
الله سرهم النوراني اجل الدلائل على الله واقرب الوسائل الى الله شجرة الاصول الاماجد الفحول شيوخ الطريقة والشريعة والمعرفة والحقيقة ائمة الدين القويم هداة الصراط
المستقيم اما بعد فقد سألني قرة عيني بل قرة عين حبي درة زيني سرور قلبي فلذة فؤادي الولد الاعز الامجد الاسعد الارشد الحبي الحري الرافق غيظ المنافق
كنز الدقائق النهر الفائق بل البحر الرائق الاسد الاسد على الكفار والمرتدين اشد العلامة الفهامة الاوحد الذكي الزكي الصوفي الصافي العالم العامل الفاضل
الكامل الفاصل بين الحق والباطل ذو الشرف الجلي الصفي الوفي الحري الحفي ارشد تلامذة حضرة صدر الشريعة العلامة امجد علي مولانا بالفضل اولنا قرة
الاسلام وقوة الاسلام شيخ الحديث مولوي محمد سردار احمد سلمه ربه ووقاه من الآفات والعاهات الى الابد وصانه من شر كل طارد اذا طرد ومارد اذا
مرد وحاسد اذا حسد اجازة ما صحت لي روايته وحقت لي درايته والسلاسل العلية القادرية والچشتية والسهروردية والنقشبندية والاذكار والاشغال
والاوفاق والاعمال بحسن ظن به بأني اهل لذلك ولست هنالك وانا الفقير لا في العير ولا في النفير مستحق ان هذا الا نعمة ربي وبركته فاجزته بما لكا
اجازني بما الوالد الماجد سلالة الامجاد سيدنا وشيخنا المجدد صاحب الحجة القاهرة مؤيد الملة الطاهرة والحجة الظاهرة شيخ الاسلام والمسلمين محي السنة ناصر
السنين قاطع اساس المرتدين قامع بنيان الوهابيين مجدد هذا الزمان حضرة الشيخ الاعظم الامام الافخم الهمام الاكرم مولانا المولوي الشاه احمد رضا خان رضي
الله عنه مولى الحنان المنان رحمه الرحمن وامطر عليه شآبيب الرضوان بارك الله له وحقق امله واملي واصلح عمله وعملي اجزته بالسلسلة العالية القادرية الجديدة
والقديمة والچشتية القديمة والجديدة والسهروردية والنقشبندية والعلوية المنامية والمنورية المعمرية والقرآن العظيم وبجميع احاديث النبي الكريم عليه الصلوة و
التسليم من السنن والصحاح والمسانيد والمعاجيم ودلائل الخيرات والحصن الحصين والحزب اليماني وحزب البحر وحزب البر وحزب النصر والحزب الاعظم ودعاء بشمخ والامير
والمغني والقرشية والدافعة وغيرها ومجموعة الاعمال الشيخ كثرى وذخيرى ليوى وغدى واوصيه بعض النواجذ على السنن وصرف اوقاته في اعانة اربابها ونكاية الفتن
واهانة البدع واهانة اصحابها فانها اعظم القرب وارضاه للنبي والرب وان لا ينساني من دعواته الصالحات في الخلوات وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم

قاله بفمه وامر برقمه الفقير مصطفى رضا القادري
غفر الله له ولوالديه واحسن اليهما وزينه بكمال الحسن والصورة
آمين آمين آمين
۲ ربیع الاول

سند اجازت جمیع سلاسل وجمیع علوم دینیہ وخلافت مفتی اعظم
مولانا محمد مصطفی رضا خان قادری بریلوی
بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
محررہ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

مصطفى رضا خان قادري ۱۳۰۰
محمد آل الرحمن ۱۳۲۸
ابو البركات محي الدين جيلاني

سند اجازت صحاح ستہ و مرویات شیخ العلماء محمد الحافظ التیجانی، بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

محررہ، ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وبعد

فانی قد اجزت الاخ الفاضل الحاج محمد سردار احمد البریلوی فی صحیح البخاری

والصحاح والمسانید والسنن والاجزاء وکل ما ارویہ بسندنا الی

رواتہا الی سید الخلق المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ

وقد اجازنا العلامۃ الامام الشیخ بدر الدین الحسنی شیخ دار الحدیث

بدمشق وھو عن الشیخ ابراہیم السقا عن الشیخ الامیر الصغیر عن

الشیخ الامیر الکبیر وثبتہ مطبوع واجازنا العلامۃ السید محمد عبد الحی

الکتانی الفاسی ولہ ثبت مطبوع والسیدۃ امۃ اللہ عن والدہا

الحافظ الشیخ عبد الغنی الدہلوی وثبتہ مطبوع وغیرہم نفع اللہ

بہم آمین والحمد للہ اولاً وآخراً وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد

وآلہ

کتبہ محمد الحافظ التیجانی

فی یوم الاحد ۱۹ محرم الحرام سنۃ ۱۳۶۵

حرر بالروضۃ الشریفۃ بالمدینۃ المنورۃ

علی ساکنہا افضل الصلوۃ والسلام

نقوش پریس لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم یقول الفقیر الی ربہ عمر حمدان

المحرسی اما بعد فقد طلب منی النجیب الحائز من الحلم [illegible]

محمد سردار احمد ان اجیزہ بجمیع مرویاتی فاجبتہ لما [illegible]

[illegible] اجازۃ عامۃ مطلقۃ تامۃ.

کما اجازنی بذلک شیخنا السید علی ظاہر المدنی

والشیخ محمد حسب اللہ المکی وکتب فی ۳ صفر

۱۳۶۵ھ

سند اجازت جمیع احادیث و مرویات شیخ المحدثین عمر حمدان المحرسی (مجاز امام احمد رضا بریلوی) بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

محررہ، ۳ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ بمطابق ۷ جنوری ۱۹۴۶ء

سند اجازت طریقہ عالیہ قادریہ رضویہ از حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال

محررہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۷۔ھ

الحمد لله الذي جعل العلماء ورثة النبيين، وأدبهم فأحسن تأديبهم فجعلهم كالمعالم للعالمين، فملأهم نشء علومهم، وعرفهم تمام معارفهم، فأمّهم الى منارات علم اليقين، ووفقهم بمعرفة لوازم التوفيق في بيانهم واعمالهم، وانما الهمهم تقواهم حتى تزكوا وزكوا من كان في مثوى مبين، وشرح صدورهم وأكمل نورهم، وزين سرورهم حتى صاروا كالمشكوة فيها مصابيح فاستفاد منهم من شاء من المستفيدين، ورفع مقامهم، ... فصعدوا في مناهج الصدق وبلغوا معارج حق اليقين، واسس بهم عمارات الدين الى الهدى، واتى بهم انوار البدر الذي طلع من البطحاء في ليلة ... فرفع الظلمات كأنه وضع سراجا منيرا امامه كل عين ترى، فهم من آيات ربهم الكبرى، واسرار الشرع المتين، واخرج بهم الناس عن ظلمات البدعة التي احاطت بالبحر والبر والعمرانات والصحراء، ويبقى الاطفاء نوره الاشرار من اهل الهوى واعداء الدين، فاصطفاهم بالاجتباء لنصب الدلائل الاسلامية، واستأصلوهم باقامة البراهين الايمانية، وتجدعوا انافهم البطلانية، فهم من اصحاب الحكمة اليمانية، وارباب الشمائل الايمانية، وهم من ... والصلاة على رسوله الكريم الجليل الجميل خاتم الانبياء، فخر المرسلين، الذي سبق الاولين والآخرين في الاصطفاء والاهتداء والاجتباء حتى سمي ببعض اسماء رب العالمين، الذي تحدى باقصر سورة مصاقع الفصحاء والبلغاء فعجز واعجز آخرهم وقد كانوا في البيان من الساحرين، وعلى آله واصحابه الذين سبقوا الى الايمان واليقين، وجعلهم الله غرس الارض وحجج الدين، والهمهم نكات واسرار وعلوما هي دقائق ... وجعل اعداءهم كالفراش المبثوث ومخالفيهم كالعهن المنفوش والبغاة عليهم كعصف مأكول الوحوش وجعلهم اسعد الناس لا ترهقهم ذلة ولا يغشاهم دخان ولا يضرهم طعن الطاعنين، قد هاجروا الاوطان، وجاهدوا في سبيل الرحمن لتخليص الناس من نعاس الغفلة وايدي الشيطان، فهم من الراضين والمرضيين، اما بعد فان المولوي الشاه محمد ... صانه الله من الضلالة والعصيان سالك مسلك ... قد سبق بعض الاقران في العلم ونيل الفهم والاذكان، صانه الله تعالى عن الجهل والضلال، وانزل النكال، اذا اراد الله به خيرا ووفقه لتفقه الدين، وقرع اذنه اطلبوا العلم ولو كان بالصين، توقع في نفسه ما وقع وتبتل الى ما تبتل المدخل المدرسة الواقعة ببلدة بريلي لاهل السنة والجماعة المسماة بمظهر الاسلام ... فاستفاد العلوم والفنون بفضل المعين واقترأ من الكتب الدرسية المذكورة في الذيل في درجات اعلى المدرسين، واوصيه بان الدنيا خضر انها كالسراب، ومالها الزوال كالضباب، فاليها لا تجنف، بل الى الله مل ولا تحرف، والنفسات خف، واصرف الحيوة في اظهار الدين، واعلى له هذا السند ليكون له نصيحة وتاكرة في اثناء احتمام الدين واعلاء كلمة حق اليقين، وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، محمد وآله وصحبه اجمعين.

فهرس ما اقترأ الفاضل المذكور في هذه المدرسة

١	التفسير		٦	اصول الفقه		١١	المنطق
٢	الحديث	صحيح البخاري ...	٧	المعاني والبيان		١٢	المناظرة
٣	العقائد والكلام	شرح عقائد الامام النسفي ...	٨	الادب		١٣	الجبر والرياضي
٤	الفقه		٩	النحو		١٤	الهيأة
٥	اصول الحديث		١٠	الصرف		١٥	الفلسفة

خواتيم العلماء الذين حضروا هذا المحضر

المفتقر الى الله الصمد الفقير محمد ... غفر له الاحد خادم الطلبة بالمدرسة الرضوية الموسومة بمظهر الاسلام الواقعة في ... بلدة بريلي ...

الحمد لله الذي جعل العلماء ورثة النبيين، وأدبهم فأحسن تأديبهم فجعلهم كالمعالم للعالمين، فملأهم نشء علومهم، وعرفهم تمام معارفهم، فأمّهم الى منارات علم اليقين، ووفقهم بمعرفة لوازم التوفيق في بيانهم واعمالهم، وانما الهمهم تقواهم حتى تزكوا وزكوا من كان في مثوى مبين، وشرح صدورهم وأكمل نورهم، وزين سرورهم حتى صاروا كالمشكوة فيها مصابيح فاستفاد منهم من شاء من المستفيدين، ورفع مقامهم ... فصعدوا في مناهج الصدق وبلغوا معارج حق اليقين، واسس بهم عمارات الدين الى الهدى، واتى بهم انوار البدر الذي طلع من البطحاء ... فرفع الظلمات كأنه وضع سراجا منيرا امامه كل عين ترى، فهم من آيات ربهم الكبرى، واسرار الشرع المتين، واخرج بهم الناس عن ظلمات البدعة التي احاطت بالبحر والبر والعمرانات والصحراء، ويبقى الاطفاء نوره الاشرار من اهل الهوى واعداء الدين، فاصطفاهم بالاجتباء لنصب الدلائل الاسلامية، واستأصلوهم باقامة البراهين الايمانية، وتجدعوا انافهم البطلانية، فهم من اصحاب الحكمة اليمانية، وارباب الشمائل الايمانية ... والصلاة على رسوله الكريم الجليل الجميل خاتم الانبياء، فخر المرسلين، الذي سبق الاولين والآخرين في الاصطفاء والاهتداء والاجتباء حتى سمي ببعض اسماء رب العالمين، الذي تحدى باقصر سورة مصاقع الفصحاء والبلغاء فعجز واعجز آخرهم وقد كانوا في البيان من الساحرين، وعلى آله واصحابه الذين سبقوا الى الايمان واليقين، وجعلهم الله غرس الارض وحجج الدين ... وجعل اعداءهم كالفراش المبثوث ومخالفيهم كالعهن المنفوش والبغاة عليهم كعصف مأكول الوحوش وجعلهم اسعد الناس لا ترهقهم ذلة ولا يغشاهم دخان ولا يضرهم طعن الطاعنين، قد هاجروا الاوطان، وجاهدوا في سبيل الرحمن لتخليص الناس من نعاس الغفلة وايدي الشيطان، فهم من الراضين والمرضيين، اما بعد فان المولوي ... صانه الله تعالى من الضلالة والعصيان ... قد سبق بعض الاقران في العلم ونيل الفهم والاذكان، صانه الله تعالى عن الجهل والضلال ... اذا اراد الله به خيرا ووفقه لتفقه الدين، وقرع اذنه اطلبوا العلم ولو كان بالصين، توقع في نفسه ما وقع ... المدخل المدرسة الواقعة ببلدة بريلي لاهل السنة والجماعة المسماة بمظهر الاسلام ... فاستفاد العلوم والفنون بفضل المعين واقترأ من الكتب الدرسية المذكورة في الذيل في درجات اعلى المدرسين، واوصيه بان الدنيا خضر انها كالسراب، ومالها الزوال كالضباب، فاليها لا تجنف، بل الى الله مل ولا تحرف، والنفسات خف، واصرف الحيوة في اظهار الدين، واعلى له هذا السند ليكون له نصيحة وتاكرة في اثناء احتمام الدين واعلاء كلمة حق اليقين، وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، محمد وآله وصحبه اجمعين.

فهرس ما اقترأ الفاضل المذكور في هذه المدرسة

١	التفسير	×	٦	اصول الفقه		١١	المنطق
٢	الحديث	الصحاح الستة وشرح معاني الآثار ...	٧	المعاني والبيان		١٢	المناظرة
٣	العقائد والكلام	شرح عقائد الامام ابي البركات النسفي	٨	الادب		١٣	الجبر والرياضي
٤	الفقه		٩	النحو		١٤	الهيأة
٥	اصول الحديث		١٠	الصرف		١٥	الفلسفة

خواتيم العلماء الذين حضروا هذا المحضر

المفتقر الى الله الصمد الفقير محمد ... غفر له الاحد خادم الطلبة بالمدرسة الرضوية الموسومة بمظهر الاسلام ...

سند اجازت احادیث وتذکرہ خصوصی امتیاز،
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
بنام مولانا محمد سعید، مانگٹ، ضلع گجرات
محررہ، ۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المسلسل احسانہ، المتصل انعامہ، غیر منقطع ولا مقطوع فضلہ واکرامہ، فکرہ مسند من لا سند لہ، واسمہ احد من لا احد لہ، وافضل الصلوات العوالی النزول واکمل السلام المتواتر الموصول، علی اجل مرسل، کشاف کل معضل، العزیز الاعز المعز الحبیب المفرد فی وصل کل غریب، فضلہ الحسن مشہور مستفیض، وبالاستناد الیہ یعود صحیحا کل مریض، قد جاء جود المن یبد [illegible] الاسانید بل کل فضل الیہ مسند، سندہ یروی والیہ یرد، فسمو طاقات العلیۃ مسلسلا بالاولیۃ، وبکل درجۃ من بحرم [illegible] فہو المخرج من کل حرج، وہو الجامع ولہ الجوامع، علمہ مرفوع، وحدیثہ مسموع، ومتابعہ مشفوع، والامر عنہ موضوع [illegible] الامور المداہمۃ، سند اسانید الجود والاکرام، منتہی سلاسل الانبیاء الکرام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم، ملأ آفاق السماء [illegible] العالم، وعلی آلہ وصحبہ رواۃ علمہ ووعاۃ ادبہ **وبعد** فلما سألنی الاخ السعید الحمید الرشید مولانا محمد سعید بن [illegible] الوطن مانگٹ من مضافات گجرات، بعد الفراغ من الدرس فی المدرسۃ العالیۃ لاہل السنۃ والجماعۃ "مظہر الاسلام" جعلہا اللہ تعالیٰ کاسمہا [illegible] الاسلام، ومرجعا للخاص والعام، ومنبع الفضل والفیض للانام، فاجزتہ علی برکۃ اللہ ثم علی برکۃ رسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بالاشتغال [illegible] العظیم، واحادیث النبی الکریم، وبکل ما یجوز لی روایتہ وتمت لی درایتہ من شیوخی الاکملین، رحمہم المولیٰ تعالیٰ اجمعین، کما اجازنی شیخی ومرشدی [illegible] ذخری لیومی وغدی، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد الدین المتین، ناصر السنۃ، کاسر الفتنۃ، مولانا الشاہ **احمد رضا خان** ادخلہ اللہ تعالیٰ [illegible] الجنان، وامطر علیہ شآبیب الرحمۃ والرضوان، ولنا بفضل اللہ اجازۃ متینۃ **عن** ابیہ خاتم المحققین وامام المدققین مولانا المولوی **محمد نقی علی خان** [illegible] القوی، **عن** ابیہ الکریم، العارف العلیم، مولانا المولوی **محمد رضا علی خان** رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی غرفات الجنان، **عن** المولیٰ **خلیل الرحمٰن** [illegible] **عن** الفاضل الکامل المولیٰ **محمد اعلم السندی** **عن** ملک العلماء بحر العلوم ابی العیاش **محمد عبد العلی** اللکنوی **عن** ابیہ الی آخر سندہ المرفوع الی [illegible] الرسالۃ، والخلیفۃ الاعظم لذی الجلالۃ، ولشیخنا المجدد المشہور الاجازۃ المبارکۃ **عن** شیخہ الکریم زبدۃ العارفین، قدوۃ الواصلین، مولانا السید الشاہ آل الرسول المارہروی رضی اللہ عنہ بالرضا السرمدی **عن** العارف باللہ مولانا **نور** بن مولانا **انوار** **عن** ملک العلماء بحر العلوم المذکور رضی اللہ تعالیٰ عنہم واجازات [illegible] المشائخ الکرام، والعلماء الاعلام، **واوصیتہ** بعض النواجذ علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ، واجتناب اہل البدعۃ والشناعۃ، کالکفار النیچریۃ والرافضیۃ، والوہابیۃ والدیوبندیۃ، والقادیانیۃ والبابیۃ، والمتصوفۃ المبطلۃ الاتحادیۃ الحلولیۃ والندویۃ، وبالتوجہ حسب الاستطاعۃ الی سد [illegible] مفاسدہم، واوصیتہ ان یحلی ظاہرہ وباطنہ بحلی اتباع السنۃ السنیۃ، ویخلیہا عن دنس الفسوق والرذائل الدنیۃ، وان لا ینسانی من دعائہ الصالح فی الملوین بالعفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ، وتمام العافیۃ، والشکر علی العافیۃ، وان تکون رحمتہ لنا کافیۃ، والسماسا [illegible] الظاہرۃ والباطنۃ شافیۃ، ولاعمالنا نافعۃ نافیۃ، وان یتقبل منا ویتقبل [illegible] من درک الشقاء، وجہد البلاء، وشماتۃ الاعداء، وسوء القضاء، وان یجعلنی وایاہ [illegible] العلماء العاملین، والحافظین حوزۃ الملۃ البیضاء، والسنۃ الغراء، وان یختم لنا جمیعا بالحسنیٰ، ویقضی لنا بالقضاء الحسن المبنی، وآخر دعوانا ان الحمد للہ [illegible] وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی سید الانام، محمد والہ وصحبہ الکرام، الی یوم القیام، آمین، قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ الفقیر [illegible] [illegible] لیالی للعاشر من شہر جمادی الاخریٰ سنۃ الف وثلثمائۃ واحدی وستین من ہجرۃ سید الختم المؤید بالنصر صلی اللہ تعالیٰ [illegible] وصحبہ وسلم [illegible]

خواتیم العلماء الذین حضروا ہذا المحضر

[illegible]

مہیا فرمودہ مولانا عبد الجلیل علی احمد سلیمانی رضوی - مانگٹ (پھالیہ)

سند اجازت وامتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،
بنام مولانا عبد القادر، مانگٹ، ضلع گجرات
محررہ، ۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المسلسل احسانہ، المتصل انعامہ، غیر منقطع ولا مقطوع فضلہ واکرامہ، ذکرہ سند من لا سند لہ، واسمہ احد من لا احد لہ، وافضل الصلوات العوالی النزول واکمل السلام المتواتر الموصول، علی اجل مرسل، کشاف کل معضل، العزیز الاعز المعز الحبیب المفرد فی وصل کل غریب، فضلہ الحسن مشہور مستفیض، وبالاستناد الیہ یعود صحیحا کل مریض، قد جاء جود المن یبد [illegible] الاسانید بل کل فضل الیہ مسند، سندہ یروی والیہ یرد، فسمو طاقات العلیۃ مسلسلا بالاولیۃ، وبکل درجۃ من بحرم [illegible] فہو المخرج من کل حرج، وہو الجامع ولہ الجوامع، علمہ مرفوع، وحدیثہ مسموع، ومتابعہ مشفوع، والامر عنہ موضوع [illegible] الامور المداہمۃ، سند اسانید الجود والاکرام، منتہی سلاسل الانبیاء الکرام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم، ملأ آفاق السماء [illegible] العالم، وعلی آلہ وصحبہ رواۃ علمہ ووعاۃ ادبہ **وبعد** فلما سألنی الاخ السعید الحمید الرشید مولانا عبد القادر بن [illegible] الوطن مانگٹ من مضافات گجرات، بعد الفراغ من الدرس فی المدرسۃ العالیۃ لاہل السنۃ والجماعۃ "مظہر الاسلام" جعلہا اللہ تعالیٰ کاسمہا [illegible] الاسلام، ومرجعا للخاص والعام، ومنبع الفضل والفیض للانام، فاجزتہ علی برکۃ اللہ ثم علی برکۃ رسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بالاشتغال [illegible] العظیم، واحادیث النبی الکریم، وبکل ما یجوز لی روایتہ وتمت لی درایتہ من شیوخی الاکملین، رحمہم المولیٰ تعالیٰ اجمعین، کما اجازنی شیخی ومرشدی [illegible] ذخری لیومی وغدی، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد الدین المتین، ناصر السنۃ، کاسر الفتنۃ، مولانا الشاہ **احمد رضا خان** ادخلہ اللہ تعالیٰ [illegible] الجنان، وامطر علیہ شآبیب الرحمۃ والرضوان، ولنا بفضل اللہ اجازۃ متینۃ **عن** ابیہ خاتم المحققین وامام المدققین مولانا المولوی **محمد نقی علی خان** [illegible] القوی، **عن** ابیہ الکریم، العارف العلیم، مولانا المولوی **محمد رضا علی خان** رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی غرفات الجنان، **عن** المولیٰ **خلیل الرحمٰن** [illegible] **عن** الفاضل الکامل المولیٰ **محمد اعلم السندی** **عن** ملک العلماء بحر العلوم ابی العیاش **محمد عبد العلی** اللکنوی **عن** ابیہ الی آخر سندہ المرفوع الی [illegible] الرسالۃ، والخلیفۃ الاعظم لذی الجلالۃ، ولشیخنا المجدد المشہور الاجازۃ المبارکۃ **عن** شیخہ الکریم زبدۃ العارفین، قدوۃ الواصلین، مولانا السید الشاہ آل الرسول المارہروی رضی اللہ عنہ بالرضا السرمدی **عن** العارف باللہ مولانا **نور** بن مولانا **انوار** **عن** ملک العلماء بحر العلوم المذکور رضی اللہ تعالیٰ عنہم واجازات [illegible] المشائخ الکرام، والعلماء الاعلام، **واوصیتہ** بعض النواجذ علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ، واجتناب اہل البدعۃ والشناعۃ، کالکفار النیچریۃ والرافضیۃ، والوہابیۃ والدیوبندیۃ، والقادیانیۃ والبابیۃ، والمتصوفۃ المبطلۃ الاتحادیۃ الحلولیۃ والندویۃ، وبالتوجہ حسب الاستطاعۃ الی سد [illegible] مفاسدہم، واوصیتہ ان یحلی ظاہرہ وباطنہ بحلی اتباع السنۃ السنیۃ، ویخلیہا عن دنس الفسوق والرذائل الدنیۃ، وان لا ینسانی من دعائہ الصالح فی الملوین بالعفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ، وتمام العافیۃ، والشکر علی العافیۃ، وان تکون رحمتہ لنا کافیۃ، والسماسا [illegible] الظاہرۃ والباطنۃ شافیۃ، ولاعمالنا نافعۃ نافیۃ، وان یتقبل منا [illegible] من درک الشقاء، وجہد البلاء، وشماتۃ الاعداء، وسوء القضاء، وان یجعلنی وایاہ من العاملین العلماء، والحافظین حوزۃ الملۃ البیضاء، والسنۃ الغراء، وان یختم لنا جمیعا بالحسنیٰ، ویقضی لنا بالقضاء الحسن المبنی، وآخر دعوانا ان الحمد للہ [illegible] وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی سید الانام، محمد والہ وصحبہ الکرام، الی یوم القیام، آمین، قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ الفقیر [illegible] وکان ذلک فی العاشر من شہر جمادی الاخریٰ سنۃ الف وثلثمائۃ واحدی وستین من ہجرۃ سید الختم المؤید بالنصر صلی اللہ تعالیٰ [illegible] وصحبہ وسلم [illegible]

خواتیم العلماء الذین حضروا ہذا المحضر

[illegible]

مہیا فرمودہ مولانا عبد الجلیل علی احمد مرظلہ سلیمانی رضوی - مانگٹ - تحصیل پھالیہ

سندِ اجازت احادیث وجمیع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ،
بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات
محررہ، ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ

[illegible]

والعيمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه اجمعين.

فهرست ما قرأ الفاضل المذكور في هذه المدرسة

#	الفن		#	الفن		#	الفن	
۱	التفسير	[illegible]	۶	اصول الفقه		۱۱	المنطق	[illegible]
۲	الحديث	الصحاح الستة	۷	المعاني والبيان	[illegible]	۱۲	المناظرة	[illegible]
۳	العقائد والكلام	[illegible]	۸	الادب	[illegible]	۱۳	الهندسة والرياضي	[illegible]
۴	الفقه	السراجي في الميراث	۹	النحو	[illegible]	۱۴	الهيئة	[illegible]
۵	اصول الفقه	مقدمة مشكوة للشيخ المحقق	۱۰	الصرف	[illegible]	۱۵	الفلسفة	[illegible]

خواتيم العلماء الذين حضروا اهل المحضر

[illegible]

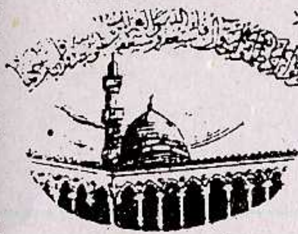
بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

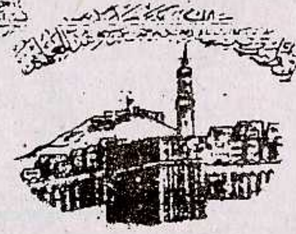
خواتيم العلماء الذين حضروا اهل المحضر

[illegible]

سندِ اجازت احادیث وامتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،
بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات
محررہ، ۱۷ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ







سندِ اجازت احادیث ومرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام محمد جلال الدین قادری ، چوہدو، ضلع گجرات (مولف اوراق ہذا)

محررہ، ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ

"محمد سردار احمد، خادم ۲۱ سنت"، کی مہر مدہم ہونے کی وجہ سے نہ پڑھی جاسکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین

امابعد فقد اجزت الفاضل العزیز مولانا المولوی عبد الرشید سلمہ المولی الحمید لقراءۃ دلائل الخیرات وقصیدۃ البردۃ والقصیدۃ الغوثیۃ وحزب البحر والاعمال والاوراد المشہورۃ والمقبولۃ عند مشائخ الطریقۃ وارباب الشریعۃ واہل المعرفۃ والحقیقۃ بحسب الاداب والشرائط واوصیہ بالثبات والاستقامۃ علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ والاجتناب عن اہل البدعۃ والضلالۃ

راقم الفقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہ

خادم اہل سنۃ والجماعۃ

سنداجازت قرات دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،

بنام مولوی عبد الرشید

محررہ، ۵ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ

الفقیر محمد سردار احمد

۲۲ ذی الحجہ

محلہ رستبیلیہ

حررہ المرحوم العلامۃ السید محمد رضوان المدنی شیخ دلائل الخیرات ومسند السادات عبدہ احمد ...

سنداجازت قرات دلائل الخیرات شیخ الدلائل احمد بن محمد رضوان المدنی،

بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

محررہ، ۲۲ ذوالحجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد فقد اجزت العزیز المولوی محمد ریاض السنی القادری الرضوی سلمہ المولی القدیر القوی علی رأیۃ اللہ ثم علی رایۃ رسولہ ... لقراءۃ دلائل الخیرات وحزب البحر وقصیدۃ البردۃ والقصیدۃ الغوثیۃ ... والاوراد ... واوصیہ بالثبات والاستقامۃ علی ... اہل السنۃ والجماعۃ وارجو منہ ان لا ینسانی فی دعواتہ الصالحۃ فی الاوقات المبارکۃ والامکنۃ المقدسۃ ... الفقیر ابوالفضل محمد سردار احمد ...

سنداجازت قرات دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،

بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال

محررہ، ۶ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ

سند اجازت مرویات وسلاسل طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
بنام مولانا ابوالمعالی معین الدین شافعی
محررہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد فقد سالنی الفاضل الجلیل والعالم النبیل المحب السعید الرشید مولانا المولوی
ابو المعالی معین الدین سلمہ المولی المعین الاجازۃ فاجزتہ علی برکۃ اللہ
ثم علی برکۃ رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالسلاسل العلیۃ العالیۃ القادریۃ
والچشتیۃ والسہروردیۃ والنقشبندیۃ القدیمۃ و ... والقراءۃ [illegible]
والقصیدۃ [illegible] والقصیدۃ الغوثیۃ والاوراد والاذکار والوظائف
المعروفۃ و [illegible] المشہورۃ بالاذن [illegible] والمروجۃ عند [illegible]
والصوفیاء الکرام واجزتہ ایضا بسائر المرویات المعتبرۃ عند [illegible]
کما اجازنی بہا المشائخ العظام والعلماء الکرام ... و [illegible]
مذہب اہل السنۃ والجماعۃ وعلی طریق اہل الطریقۃ المقبولۃ [illegible]
ان یبلغ [illegible] اہل السنۃ والجماعۃ [illegible]
[illegible] المحصور [illegible] انا الفقیر [illegible]

[illegible]

ہدیہ کردہ: مولانا محمد معین الدین فیصل آباد

سند اجازت اوراد برائے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محررہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

۷۸۶
۹۲

(۱) سورۂ واقعہ شریف پ ۲۷ بعد نماز عشا
کے بعد ہر روز ایک مرتبہ پڑھیں۔ روزی
میں برکت ہوگی۔

(۲) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔
ایک تسبیح صبح ایک تسبیح شام
اول و آخر تین تین بار درود شریف۔

(۳) یَا رَزَّاقُ۔ تین تسبیح روزانہ جس
وقت چاہیں۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف

(۴) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ ایک تسبیح صبح ایک
تسبیح شام اول و آخر تین تین بار درود شریف

یہ چاروں وظیفے روزی میں برکت کے لیے
ہیں۔ فقیر قادری چشتی عفی عنہ
۱۵ رمضان مبارک ۶۹ھ

سند طریقہ بیعت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا ابوداؤد محمد صادق، گوجرانوالہ محررہ (غالباً) محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

استغفر الله العظيم ثلاثا
سبحان الله والحمد لله ثلاثا
حسبي الله ونعم الوكيل ثلاثا
الاخلاص باعوذ مع البسملة ثلاثا
معوذتين مع البسملة الفاتحة
مع البسملة

سند اجازت قرأت دلائل الخیرات والاوراد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام مولانا محمد عبدالغفار ظفر محررہ، ۲ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ

سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام صوفی اللہ رکھا صاحب سراجی، دیال گڑھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمال و اوراد و وظائف و تعویذات قادریہ چشتیہ

الرحیم	الرحمن	بسم اللہ
	محمد	اللہ
	عمر	ابوبکر
	علی	عثمان

برکات هؤلاء الاسماء

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

۷۸۶

۴	۱۰	۱
۲	۵	۸
۹		۶

۷۸۶

۸	۳	۴
۱	۵	۹
۶	۷	۲

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

۷۸۶

عما	علسا	جلسا

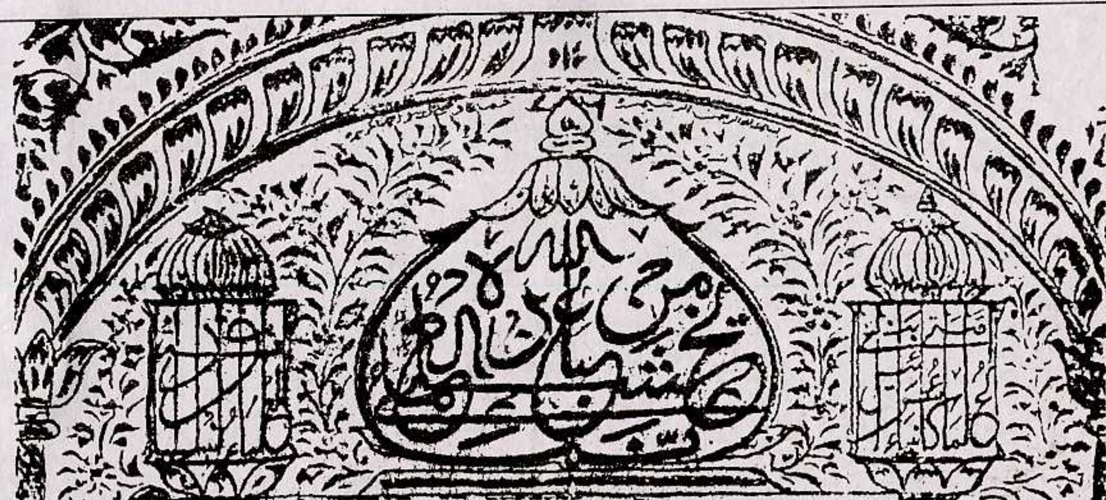
مہیا فرمودہ: صوفی اللہ رکھا، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم

سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی، بنام مولانا محمد سعید، مانگٹ، ضلع گجرات

محررہ، ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ



فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم اعدها اماتعلما اوسامعا

سنداجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی، بنام مولانا عبدالقادر، مانگٹ، ضلع گجرات

محررہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ



